TIGHT BINDING BOOK

text cut

TOTAL DAMAGE BOOK

The Drinched Book

UNIVERSAL LIBRARY
OU_222529
UNIVERSAL LIBRARY

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

بفضل خداوند مطلق دیوان نعت نبی برحق و نسخہ مدح خاتم انبیاء مسمی بنام تاریخی

منظور حق

۱۳۰۲ھ

باہتمام ... محمد عبدالرحمن بن حاجی محمد روشن خان تربیت یافتہ خدمت برادر اعظم محمد ...

مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع ...

ما شاء الله لا قوة الا بالله

بفضل خداوند مطلق دیوان ... برحق ... خاتم انبیاء ... صلی اللہ علیہ وسلم

1975

منظوم

۱۳۰۴

باہتمام ... عبد الرحمن ... محمد روشن خان تربیت یافتہ خدمت ... مصطفیٰ خان

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۳۰۴

۱۲۳۰۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لکھون سپہلے مین حمد پروردگار
کہ ہی حکم مین جسکے لیل و نہار

ہین تابع اوسی کے بشر اور ملک
اشارے سے پھرتے ہین اوسکے فلک

وہی ایک عالم مین ہی لایزال
اوسیکے لیے ہی جمال و جلال

مقرر وہ ہر عیب سے پاک ہی
بیان کیا کرون قاصر ادراک ہی

حبیب اوسکے ہین سرور انبیا
زمانے مین مشہور ہین مصطفا

حقیقت مین وہ حق کے محبوب ہین
کہ ہر اک نبی سے بہت خوب ہین

خدا سے یہی ہی مری التجا
کہ ہو ساتھ احمد کے محشر مرا

امام الوری یا شفیع الامم
سہارا شفاعت کا رکھتے ہین ہم

ہماری دم حشر لینا خبر
کہ مین نہین کچھ بھی زاد سفر

اسی وجہ سے نعت کی ہی رقم
کہ اسباب ہون مغفرت کے بہم

پڑھا اس سے کچھ علم بھی بیشتر
کہ تا ہو سفید و سیہ کی خبر

بہت عالمون سے جو صحبت رہی
شریعت کے تابع طبیعت رہی

کتب جو تھے درسی پڑھے وہ تمام
یہی شغل اپنا رہا صبح و شام

سو نظم مائل طبیعت ہوئی
لکھون وصف احمد یہ نیت ہوئی

گیا پاس مین حضرت ہوش کے
کہ ہون خوشہ چین خرمن فیض سے

ملا پھر تو مجھکو معانی کا گنج
بدولت ہوا اونکے مین نکتہ سنج

گنہگار مجسا نہ تھا دوسرا
تخلص اسی وجہ آثم رکھا

جو کچھ تیرہ سو چار تک تھا کہا
کیا جمع محنت سے سب ایکجا

جو اس سن مین دیوان پایا تمام
تو منظور حق رکھدیا اسکا نام

توقع ہی محشر مین اسکا صلا
کرینگے جناب محمد عطا

وہی ہین حبیب خدا لا کلام
علیہ الصلوۃ علیہ السلام

تاریخ از جناب مولوی محمد محسن صاحب کاکوروی

زیبا نعت جناب اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ۱۲

قصائد

لکھون مین نعت احمد مین جو مطلع اپنے دیوانکا　　تو ہو کیونکر نہ خامے کی زبان پر شکر یزدانکا

ازل سے ہو نہین عاشق جلوۂ محبوب یزدانکا　　مری آنکھون کے آگے پھر رہا ہی نور عرفانکا

مجھے سودا ہی یارب شانۂ گیسوی پیچانکا　　غبار آنکھونمین پڑ جائے مدینے کے بیابانکا

فراق مصطفے مین کیا بیان ہو سوز پنہانکا　　کہ خورشید قیامت بنگیا ہی داغ ہجرانکا

گمان پایا گہر نے مرتبہ حضرت کے دندانکا　　ہوا ہمرنگ لب کے رنگ کب یاقوت رمانکا

یقین ہو یہ کہ لیجائے مقدر جلد طیبہ کو　　نظر آیا ہی رویا مین مجھے گلزار رضوانکا

دکھا دو تم خدارا مجکو اپنے حسن کا جلوہ　　کہ اک مدت سے ہون مشتاق دیدۂ تابانکا

اگر آجائے آگے چہرۂ پر نور حضرت کے　　تو ہو انداز آئینے مین پیدا چشم حیرانکا

خیال مصحف روی نبی ہر وقت رہتا ہی　　نہ کیون موزون کرون مین انکے نون مضمون قرآنکا

پڑے ہین داغ یاد قامت دلجو مین کثرتسے　　مرے تن پر گمان ہی آجکل سرو چراغانکا

تصدق روضۂ انور پہ پھر پھرتے ہو جائے　　نظر آتا ہی گردش سے یہ مقصد چرخ گردانکا

بیان رنگینی لب کا حضرت ہو سکے کیونکر　　جگر ہو خون جسکے سامنے لعل بدخشانکا

۱۲ چونکہ اس تاریخ مین درود شریف شامل ہی اسلیے بخیال برکت اپنی محل سے خلاف مقدم سب سے لکھی گئی ۱۲ منہ

عنایت عام ہی ہو رحمۃ للعالمین شاہا
ہر اک مرہون رہتا ہی ترا لطف احسانکا

کہان سنبل مین یہ طاقت کہ ان بالونکا ہمسر ہو
مقابل رخ کے ہو یہ منہ کہان مہر درخشانکا

ذرا بھی سونگھ لے جو کوئی بوے گیسوے حضرت
رہے نظرون مین اوسکے پھر نہ رتبہ سنبلستانکا

رہا کرتی ہی صورت شاہ کی پیش نظر ہر دم
ہی بڑھکر آئنیے سے اب تو عالم چشم حیرانکا

اسی سے آرزو کا مین گریبان گیر رہتا ہون
کہ مجھپر سایہ پڑ جائے کبھی تو شہ کے دامانکا

نہو حورون کا جوبن مثل اوسکی خوش طرازی کے
نہو باغ ارم ہمسر مدینے کے گلستانکا

شفاعت امت عاصی کی چاہی حق تعالی سے
رہیگا حشر تک گردن پہ سبکے بار احسانکا

[illegible] جو کوئی احمد سے احد وہ پھر بیشک
یہی ہی میم مین باریک نکتہ سر پنہانکا

[illegible] مین در دندان حضرت کے جو مین رویا
گہر سے بڑھ گیا ہر اشک میری چشم گریانکا

تصور روے انور کا رہا کرتا ہی آنکھونمین
ٹپکتا ہی مرے چہرے سے ہر دم نور ایمانکا

یہی ہی موجب خلقت یہی محبوب خالق ہی
اسی باعث سے عالم مین فزون رتبہ ہی انسانکا

[illegible] کے چمن کا مرغ جان بلبل جو بنجائے
ہرا ہو جائے نخل آرزو سے برگ و سامانکا

[illegible] فزا ہی اپنا داغ دل عشق محمد سے
ہوا ہی سبز سینے مین ہمارے باغ رضوانکا

غبار راہ طیبہ سے منور پھر تو آنکھین ہون
اگر ہو جائے شامل سرمے کے آثم فضل سبحانکا

نصب ہی خانۂ دل پر علم اللہ کی مدکا
نہ ہوگا دخل اسمین حشر تک شیطان مرتد کا

کرون مین شکر کیا اللہ کے انعام بیحد کا
عطا اوسنے کیا ہی مشغلہ نعتِ محمدؐ کا

سرِ گیسو مین جب ہر دم جپون مین نام احمد کا
عجب کیا پھر جو طائر بول اوٹھے روحِ مقید کا

سیہ کاری ہی پر سودا ہی گیسوے محمد کا
نہین کچھ خوف گو وہ نامۂ اعمال ہی بد کا

یہان ہون نقش پر دلمین ہی نقشہ جاے احمد کا
ہی عالم دامنِ دلمین مرے حرفِ مشدد کا

نظر آدم کے سر پر تاج آیا گو ہمین مدکا
مگر پایا دو عالم مین فزون رتبہ محمد کا

چمکتا تھا ستارہ آپ کے نورِ مجرد کا
نشان جب کچھ زمین کا تھا نہ اس لوحِ زبرجد کا

فرشتے پڑھتے تھے صلِّ علیٰ حورین یہ کہتی تھین
شبِ معراج ہی غل ہی نبی کی آمد آمد کا

خدا دکھلائے وہ دن بھی مشرف ہون زیارت سے
کرون ہر روز ان آنکھون سے مین نظارہ گنبد کا

خدا نے نعمتین بخشی ہین کیا کیا فیض حضرت سے
ہر اک کے ہاتھ مین دامن ہی تیرے اپنے مقصد کا

مین دون تشبیہ کس سے سروقامت کو ترے شاہا
بھلا ہم مثلِ طوبیٰ ہو گا کب تجھسے سہی قد کا

شریعت کی کرو تم پیروی بخشش اگر چاہو
خدا کا عین خوش ہونا ہی خوش ہونا محمد کا

الٰہی ہی دعا میری قضا آئے مدینے مین
مرا ہر عضو طعمہ ہو وہان کے دام کا دد کا

وہ سرسبزی ہی حاصل سبزہ گلزار طیبہ کو
کہ آئے سامنے تو رنگ پھیکا ہو زمرد کا

خدا کا شکر امت مین کیا محبوب کے پیدا
وسیلہ ہاتھ آیا ہمکو قسمت سے محمد کا

جو آنکھیں ہون تو دیکھیں نام ظلمت کا نہین باقی
مثالِ مہر روشن ہی جہان مین نور احمد کا

دو نیم اعدائے دین کے دل نہون کیونکر نعت سن سنکر
مری تیغ زبا نہین کاٹ ہی تیغ مہند کا

خیالِ سینہ پُر داغ بو دیتا رہے یارب
اوٹھاتا لطف عالم مین رہون عیشِ مخلد کا

یہ خواہش ہی رہون مین روضہ پُر نور کو تکتا
مری آنکھون کی پتلی دور ہو مرقد کے گنبد کا

وہی اچھے ہین جنکی عمر کٹتی ہی مدینے مین
کیا کرتے ہین روز و شب نظارہ شہ کے مرقد کا

اگرچہ مین نہین شاعر مگر مداح سرور ہون
لیا ہی کھول فیض شہ سے مین نے قفل ابجد کا

کسی صورت پہونچ جاؤن الٰہی مین مدینے مین
طواف اکدن تو ہو جائے میسر شہ کے مرقد کا

مدینے کی زمین کو ہو شرف کیونکر نہ گردون پر
کہ اوسکے سینے پر تعویذ ہی قبرِ محمد کا

محمد پر فدا ہون مین بچانا مجکو شیطان سے
الٰہی منہ دکھانا تو نہ ہرگز ایسے مرتد کا

عنایاتِ الٰہی پر ہمیشہ تھا گذر اونکا
توکل پھر نہ کیونکر تکیہ اونکے مسند کا

خدا کے فضل سے ہر علم مین اونکو مہارت تھی
پڑھا تھا گو نہ ظاہر مین کوئی بھی حرف ابجد کا

مرا نقشِ تمنا بیٹھے کس صورت نہ کرسی پر
مدینے جا کے جب کھینچون مین نقشہ شہ کے مرقد کا

حلاوت ایسی پاتے ہین کہ خود لب سے لب ملتے ہین
ادا جب نام کرتا ہون زبان سے مین محمد کا

یہ کہدو نغمہ سنجون سے کہ سب تصویر بن جائین
ہوا شہرہ دہر مین اب میرے اشعارِ مجدد کا

فقیران مدینہ بادشاہون سے بھی ہین بڑھکر
حقیقت مین اونھین کو لطف ہی عیشِ مخلد کا

ہو جب باغ جہان مین سرو شہر بند و تجمل کیے
ہو مجہسے نظم کیونکر وصف اوس موزونی قد کا

کرو ذکر خدا یا د محمد مومنو ہر دم
کہ طائر مائل پرواز ہی روح مقید کا

اثر دکھلائیگا عشق نبی جو بعد مرنے کے
اوٹھون کا حشر کو پڑھتا ہوا کلمہ محمد کا

محمد کا اگر نقش قدم ہوتا نہ دنیا مین
نشان پاتا نہ ہرگز کوئی بھی لوح زبرجد کا

فرشتے تک تو آکر چومتے ہین آستانے کو
ملا ہی سنگ در کو شہ کے رتبہ سنگ اسود کا

حبیب حق تعالی کون ہی اس سے ارفع نبی مین
جو ڈھونڈو بھی تو نکلے کب کوئی ہمسر محمد کا

مین سچ کہتا ہون حضرت کا نہین ہی مثل عالم مین
نہین ہی دخل اسمین مومنو کچھ بھی خوشامد کا

مین جب پڑھتا ہون قرآن مانگتا ہون رب سے دعا یہ
کسی صورت نظر آجائے مجکو جلوہ احمد کا

عجب کیا دیکھلون جو عالم رویا مین حضرت کو
خیال ای مومنو رہتا ہی آنکھون مین محمد کا

صحابہ کے برابر کسکا رتبہ ہی زمانے مین
وہی مقبول حق ہی جو ہوا خادم محمد کا

نکیون ہاتھ آئے اوسکو سلسلہ بخشش کا محشر مین
جو سودائی ہوا اس عالم مین گیسوے محمد کا

مین جان و دل سے ہون قربان حضرت کیا تعجب ہی
جو وقت نزع جاری ہو زبان پر نام احمد کا

جو اونکی چشم رحمت کا ادھر بھی کچھ اشارہ ہو
تو ہو جائے ابھی وا دم مین آثم قفل مقصد کا

رہے سر پر ہمیشہ سایہ الٰہی تیری رحمت کا
کہ دامن حشر مین ہاتھ آئے احمد کی شفاعت کا

دکھا دے مجکو رویا مین الٰہی چہرہ حضرت کا
کرتا مجپر اثر کچھ بھی نہو مہر قیامت کا

نتیجہ دید نور حق ہی حضرت کی محبت کا
ہر اک کی آنکھ پر پردہ پڑا ہی عین غفلت کا

ہی کب تاج شہی درکار کب طالب ہون عزت کا
تمنا ہی یہی جاروب کش ہون شہ کی تربت کا

رہے اونچا نشان کیونکر نہ شہ کی شان و شوکت کا
کہ پھیلا اونکے باعث سے جہان مین نور وحدت کا

تمنا ہی خیال آجاے مجکو مرے حضرت کا
الٰہی سامنا جس وقت ہو مہر قیامت کا

لیا ہی اپنے ذمے کام یارب جس حضرت کا
نکل جاے نہ منہ سے حرف کوئی شرک و بدعت کا

رہا کرتا ہی ہر دم دھیان مجکو عشق کی ... کا
ستارہ آجکل کیا اوج پر ہی اپنی قسمت کا

ہوا اشک صبح محشر کا مرے چاک گریبان تک
پڑا ہی شاہ جب سینے پہ میرے داغ فرقت کا

کرون گر پیروی شرع تو پھر کیا تعجب ہی
دم محشر جو دامن ہاتھ آئے شہ کی قربت کا

پے تعظیم سر جھکتا ہے محراب ابرو مین
... عشق ... مجکو ... کعبے کی طاعت کا

خدا نے اونکو دی رتبہ کیا سارے رسولون مین
... دیا اونھین پر موہر خاتم رسالت کا

طفیل مصطفے دفتر گناہون کا جو دھو جائے
... میری دعا کا ہاتھ مین دامن اجابت کا

یہ جتنے کارخانے ہین طفیل مصطفے سب ہین
دو عالم مین نظر آیا کرشمہ اونکی قدرت کا

فرشتے تک جبین سا ہین در پرنور سرور پر
کسی کا یہ کہان رتبہ ہی جو رتبہ ہی حضرت کا

نبی کی کفش پا کی خاک آنکھون مین لگا لینگے
ہمارے حق مین ... ہوگا ... سعادت کا

چلون کعبے سے مین لبیک جب کہتا مدینے کو — تو ہو جائے سبھون کو شوق طیبہ کی زیارت کا

کرون کیا سخت حیران ہون کوئی تو شکل پیدا ہو — تصور ہر گھڑی رہتا ہی مجکو شہ کی صورت کا

پھرے صحرا طیبہ مین غم ہجر نبی کھائے — نہ رکھے دوست اس عالم مین سامان عیش و عشرت کا

الٰہی جلد مین پہنچون مدینے مین کسی صورت — اوٹھا سکتا نہین ہون اب تو ہرگز بار فرقت کا

جہان مین آفتاب نور احمد جب سے چمکا ہی — ہوا ہی چاندنی اہل صفا مین نام ظلمت کا

جو لایا صدق دل سے سرور کونین پر ایمان — نہ چھوٹا ہاتھ سے اوسکے کبھی دامن شریعت کا

جو ہین بوجہل ثانی دشمنی رکھتے ہین حضرت سے — کھلیگا حشر مین حال اونکو کفر و شرک و بدعت کا

خدا کے سامنے کیا لیکے منہ جاونگا حیران ہون — پسینہ حشر مین ہوگا مرے چہرے پہ خجلت کا

پہن کر بیڑیان دوزخ مین جاوینگے قیامت کو — جنھون نے سلسلہ جاری کیا اونسے عداوت کا

خیال شاہ سے کرتا ہون چپکے چپکے مین باتین — ہوا ہی خانۂ دل مین بھی پیدا طور خلوت کا

ستارہ جو بلندی پر رہے تقدیر کا میری — تو مین ہر دم رہون ہمراہ جان و دل سے حضرت کا

گل رخسار احمد کی تمنا دل مین رہتی ہی — نہین خواہان ہون اے رضوان مین گلشن جنت کا

کسی صورت نظر آجائے یارب مجکو وہ جلوہ — بہت مشتاق ہون مین آجکل حضرت کی رویت کا

بیان وصفون کا کیونکر ہو سکے ہی خاتم شہ پر — بلاغت کا فصاحت کا وجاہت کا سخاوت کا

خطر پھر پرسش اعمال کا کیونکر ہو محشر مین — شہا جب آپسا حامی ہو محشر مین اس امت کا

نہ مثل اپنا کیا پیدا نہ احمد کا کیا ثانی — خدا نے کیا دکھایا ہمکو جلوہ اپنی قدرت کا

نکل آئے وہ صورت جو مدینے مین پہونچ جاؤن — بہت مشتاق ہون یارب مین روضے کی زیارت کا

تصور جب ہو انگشت نبی کا وقت مرنیکے — زبان پر میری جاری ہو کہون کلمہ شہادت کا

مجھے ہی دولت عشق نبی کافی زمانے مین — نہین مین مال کا طالب کچھ خواہان ریاست کا

اگر زاہد کو ہی ناز اپنے زہد و تقویٰ پر — تو ہمکو بھی سہارا ہی محمد کی شفاعت کا

بشر ادراک سرّ حق و احمد کر نہین سکتا — یہان کچھ بھی نہین ہی کام اعجاز و کرامت کا

فرشتے جو وہان پر ہون نہین سب حور کی صورت — جو ہو کاخ فلک نقشہ مدینے کی عمارت کا

کیا گویا مجھے پھر خدمت نعت نبی بخشی — کرون کیونکر ادا مین شکر یارب اس عنایت کا

مین آنکھون سے لگاؤن دیکھلون سے حقیقت کی — مجھے ہو جائے خاک پائے شہ سرمہ بصیرت کا

جو ہو محبوب خلاق جہان عالم مین ای گردون — بشر کیا بھر سکے دم کب فرشتہ اوسکی شرکت کا

ہر اک کو اک نہ اک رہتی ہی حاجت دہر فانی مین — کوئی محتاج جنت کا کوئی محتاج دولت کا

مثال مہر گردون آبرو رکھتا ہون عالم مین — پڑا ہی جب سے دلمین داغ شاہا تیری الفت کا

جہان تاریک ہوتا ہی اوسیدم میری آنکھون مین — خیال آتا ہی جب شاہا مجھے مرقد کی ظلمت کا

اونھین کے جلوہ رخسار سے عالم منور ہی — چمکتا صاف ہی اونکی جبین سے نور وحدت کا

بنون عاشق مگر چومون نہ جا کر شاہ کے در کو — تو پھر کیونکر نہ بنجاؤن نشانہ مین ملامت کا

نظر احمد کا جلوہ خواب ہی مین مجکو آجائے
مرے سینے سے مٹجائے الٰہی داغ حسرت کا

مقابل آئینہ ہو کیا رخ پر نور احمد کے
سکندر بھی اگر دیکھے تو ہو آئینہ حیرت کا

درود اخلاص سے بھیجین کیون ہر وقت اونپر ہم
اونھین کے لطف سے جنت مین ساماں ہوگا راحت کا

خدا نے خود یہ فرمایا رہو پیرو محمد کے
بھروسا ذات پر اونکی رکھو ہر دم شفاعت کا

گدا ہین ہم در دولت کے سر پر تاج عزت ہی
گمان ہی جامہ تن پر ہمارے صاف خلعت کا

رہین وہ شاد عالم مین جو قربان محمد ہون
رہے آنکھون سے جاری غم مین انکے اشک حسرت کا

کیا پیرو محمد کا دکھایا چہرہ ایمان
کرون مین کس زبان سے شکر خالق کی عنایت کا

سواد خط سے میرے کیون نہ بوے مشک پیدا ہو
رقم ہر جا کرون جب وصف مین گیسوے حضرت کا

رخ پر نور کی مدحت مین تنہا مین نہین حیران
سخنداں ہین بشکل آئینہ عالم ہی حیرت کا

اطاعت چاہیے حق کی پھر اوسکے بعد حضرت کی
یہی مطلب نظر آیا ہمین قرآن کی آیت کا

کسی مین نور ایمان ہی کسی مین کفر کی ظلمت
کوئی طالب ہی دوزخ کا کوئی مشتاق جنت کا

بہار گلشن رضوان نے پیدا یہان سارا
دکھاؤن مدحت شہ مین جو رنگ اپنی طبیعت کا

گنہ وہ بخشوائینگے خدا سے دن قیامت کے
سیہ کاران امت کو وسیلہ ہی شفاعت کا

نہ ہو کیون موج زن نعت محمد مین مرا مضمون
کہ ہون مین ناخدا قلزم مین ہر دریا فصاحت کا

شفیع روز محشر ہین محمد ہی یقین آثم
نہین کچھ منطقی کی شکل اسمین کام حجت کا

نبی کے عشق مین طرح نہ نکالے نعت کے مضمون — ہوا ہی عمر بھر مین کام یہ مجھسے فراست کا

رسول اللہ محشر مین خدا سے بخشوا لین گے — نہ کیونکر دھیان ہوگا اپنی امت کی سماجت کا

اوٹھون مین ساتھ ایمان کے ملے باغ جنان مجھکو — الٰہی مین پھل پاؤن محمد کی محبت کا

خدا نے معرفت حضرت کو دی تھی جانتے وہ تھے — طریقہ کل شریعت کا طریقت کا حقیقت کا

محمد پر نہ لایا صدق دل سے جو کوئی ایمان — حقیقت مین وہ جو بندہ ہوا راہ ضلالت کا

کیا دین اونکا کامل اور ساری نعمتین بخشین — خدا نے خاتمہ اون پر کیا اپنی عنایت کا

یقین ہے جلد دھو جائیگا میرا دفتر عصیان — ادھر ہی جوش رونیکا ادھر ہی جوش رحمت کا

معطر ہر ورق ہر صفحہ عنبر بیز ہو جائے — ذرا بھی وصف ہو جائے رقم جو زلف حضرت کا

تمنا ہے کہ موت آئے مدینے مین مجھے یارب — کفن مین لطف حضرت سے ہو جلوہ رنگ خلعت کا

ہمیشہ مصحف روئے محمد کا رہون حافظ — الٰہی شغلہ ہر دم رہے اوسکی تلاوت کا

شب معراج حضرت کے شرف تھا یہ آسمانون پر — بندھا ایسا عمامہ کسکے سر پہ ہے فضیلت کا

ہوئی گم عقل شیطان کی محل کسرےٰ کا تھرایا — ہوا شہرہ عرب مین جب محمد کی ولادت کا

نہ پہنچا نا کوئی صدمہ مجھے دنیا و عقبیٰ مین — کہ ہون عادی مین یا رب فرقت شہ کی مصیبت کا

جو ضد کی کافرون نے شق کیا ماہ منور کو — دکھایا آپ نے اعجاز انگشت شہادت کا

ادھر ہی بار عصیان کا ادھر داماں احمد ہے — ادھر ہی جوش رحمت کا ادھر خرمن ندامت کا

ہر اک ذرہ اوسکے نور سے پاتا ہین ہم روشن
ہی جلوہ شرق سے تا غرب اوس مہر رسالت کا

خدا نے ذات حضرت پر کیا ہی خاتمہ سارا
نبوت کا رسالت کا سخاوت کا شجاعت کا

شب معراج یہ اللہ نے کی عزت افزائی
سر اقدس پہ رکھا تاج خوش ہوکر شفاعت کا

مین مثل بید ہو جاتا ہون لرزان خوف کے مارے
خیال آتا ہی جسدم مجکو آفات قیامت کا

ابوبکر و عمر عثمان و حیدر اونکے پیرو تھے
اونھین ہاتھ آگیا تھا سلسلہ کیا خوب بیعت کا

ہزارون نعت احمد کے رقم اسمین مضامین ہین
قبالہ صاف اے رضوان مرا دیوان ہی جنت کا

کہان مین نعت احمد کی کہان ہی یہ عطا یارب
کہ پھیلاؤن نہ دامن مین کسی کے آگے حاجت کا

کمر تو باندھ جا پونہچیگا اے آثم مدینے مین
شریک اللہ ہو جائیگا بیشک تیری ہمت کا

ازل سے مین تو عاشق ہون نبی کے روے انور کا
مجھے کچھ ڈر نہین ہی گرمی خورشید محشر کا

رقم کیا وصف مین شاہا کرون روے منور کا
مقابل ہو سکے یہ منہ کہان خورشید خاور کا

ملے بوسہ مجھے یارب رسول اللہ کے در کا
نکلجائے یہ ارمان اس دل بیتاب و مضطر کا

مین شیدائے نبی ہون خاص اک بندہ ہون داور کا
زمانے مین نہ نکلے گا کوئی ویسے برابر کا

ہوا کوئی نہوگا دہر مین شہ کے برابر کا
مکرم ہی رسولون مین وہ ہی محبوب داور کا

رہا کرتا ہون مین مداح شہ کے روے انور کا
نہوگا تیز میرے روبرو خورشید محشر کا

شب و قت دعا یہ مانگتا ہون گن کے مین تارے | الٰہی خواب مین نظارہ ہو اُس روے انور کا
زبان کو نام احمد بھی نمک کا لطف دیتا ہی | جو پانچون وقت اوٹھتا شور ہی اللہ اکبر کا
رہیگا ایک بھی عاصی نہ پیاسا دن قیامت کے | پلائینگے محمد سب کو پانی حوض کوثر کا
در دندانِ حضرت کی ثنا نے دی ہی یہ قدرت | اگر چاہون تو اک دریا بہا دون آب گوہر کا
خجل ہو جس سے اکثر مشک چین و عنبر سارا | بھلا پھر ہو سکے کیا وصف اوس زلف معنبر کا
بلا کر لے گیے جبریل کسکو پاس خالق کے | جہان مین کون ہمرتبہ ہوا ای چرخ سرور کا
فراق شاہ نے ایسا کیا ہی پر الم مجھکو | قیامت تک تھمے گا اب نہ آنسو دیدۂ تر کا
الٰہی جذب عشق شاہ لیجاے مدینے کو | کہ ہون مشتاق مدت سے ترے محبوب کے در کا
یہی ہی آرزو دل مین مدینے مین ہون جا کر | در دولت پہ ہو جاے ٹھکانا میرے بستر کا
اگر تشبیہ دون اُن گیسوؤن سے ہو خطا ثابت | کہ جنکے سامنے ہی پست رتبہ مشک و عنبر کا
جو ہون ڈوبا ہوا مین بحر عصیان مین تو کیا غم ہی | خدا ہی ناخدا ہر وقت اس کشتی کے لنگر کا
گریبان صبح محشر کیطرح کیون چاک میرا ہو | کسی صورت جو دامن ہاتھ آ جاے پیمبر کا
خطا شاعر کی ہی نسبت جو دے روے مبارک سے | کہان یہ رنگ گلزار جہان مین ہی گل تر کا
فراق سرور دین مین ہون گریان وقت جب | مری نظر وسے گر جاے نہ کیون رتبہ سمندر کا
مری تیغ زبان پر مدحت سرور سے صیقل ہی | جہان مین کون ہی قائل نہین جو اوسکے جوہر کا

کیا کرتا ہون مین مدحِ رخِ پرنور ہر ساعت
ستارہ اوج پر ہے اندنون میرے مقدر کا

الٰہی فضل سے تیرے قضا آئے مدینے مین
ہو مرغِ روح مین انداز گنبد کے کبوتر کا

بیان ہو کیا تیرے اعجاز کا ای سرورِ عالم
کیا کرتا شجر کا بولنا ثابت ہی تیرے در کا

مقابل اُس رخِ پرنور کے کیا ہو سکے کوئی
کہ جسکے آگے ہو حیران آئینہ سکندر کا

زبان پر صدقِ دل سے دمبدم نامِ محمد ہی
او مجھے ہر دم نہ کیون نامے سے شور اللہ اکبر کا

لبون کے وصف سے حاصل ہوئی ہی اسقدر لذت
کہ محشر تک نہ لونگا نام مین قندِ مکرر کا

غلامانِ غلام ان پانچ کا ہون سے دین یارب
محمد کا ابوبکر و عمر عثمان و حیدر کا

ثنا لکھتا ہون مین جسدم درِ دندانِ حضرت کی
گمان ہوتا ہی سبکو پھر تو ہر نقطے پہ گوہر کا

زمینِ گلشنِ رضوان کا دھوکا سبکو ہو جائے
پسینہ ٹپکے جس جا آپ کے جسمِ معطر کا

کیا تھا ہمسری کا گیسوئے خوش رنگ سے دعوی
نہوتا رنگ کالا کسطرح پھر مشک اذفر کا

مرے داغِ جگر کو فوق ہے خورشید گردون پر
رہا کرتا ہون مین مداح جب سے روے انور کا

تعجب کیا اگر مثلِ ملائک مین بھی نوری ہون
تصور جو رہے ہر دم مجھے روے پیمبر کا

محمد کے کفِ پا سے منور سے مقابل ہو
جگر ہی یہ کہان ای پیر گردون مہرِ خاور کا

ثنا کرتا ہون جب چشم و ابروے محمد کی
زبان مین کاٹ پیدا ہو نہ کیونکر تیغ و خنجر کا

وہ رنگینی ہے ای رضوان رخِ رنگین حضرت مین
کہ جسکے سامنے ہی رنگ پھیکا ہر گلِ تر کا

بچانا مجھکو یارب گرمئ خورشید محشر مین
تصور ہو مرے دلمین نبی کے روئے انور کا

مجھے ای مومنو خاک در احمد کی خواہش ہی
خدا کے فضل سے طالب نہین دینار و زر کا

تمنا ہی یہی یارب کہ جب برپا قیامت ہو
ہو میرے ہاتھ مین دامن شفیع روز محشر کا

نہایت تنگ آیا ہون بچا لے مجھکو شیطان سے
کہانتک ظلم ای خالق سہون نہین اس ستمگر کا

کرم کی ہو نظر بہر خدا پونہچے مدینے مین
بہت مشتاق یہ عاصی ہی شاہا آپکے در کا

تمنائے دل مضطر یہی ہی دن قیامت کے
ہو میرے ہاتھ مین اسد دامن آل اطہر کا

کسی سے بھی نہ طی میدان مدحت ہو سکا ہے
یہان پر کند پایا ذہن ہمنے ہر سخنور کا

رقم وصف حبیب خالق اکبر ہو آثم
میسر ہو بھی جائے گر قلم جبریل کے پر کا

دشت مدحت مین بہر جستجو تھکنے لگے قلم
پھر تو شرمندہ نظر آئین غزالان حرم

صدف دلمین وہ آتے ہی گہر بنتے ہین
دیتی ہی طبع رسا جو مجھے مضمون بہم

آپکی شان مین لولاک لما آیا ہی
آپکا وصف تو قرآن مین پاتے ہین رقم

صاحب مہر نبوت ہین سخی ہین بے مثل
ہین دو عالم مین وہ یکتا مجھے خالق کی قسم

چرخ پر دھوم مچی معراج کی شب ہر سو
آج آتے ہین یہان جو ہین شفیع عالم

آتے ہین وہ گل تر جب ہوئی یہ گرم خبر
پھر تو آراستہ رضوان نے کیا باغ ارم

آب گوہر کو پسینے سے وہ نہلاتی تھی | سبزۂ و گل پہ جو اوس رات پڑی تھی شبنم

پھولے جامے مین سماتے تھے نہ کچھ گل ہی فقط | بلبلون کی بھی زبان پر تھا ترانہ ہر دم

کبک و طاؤس بھی شادی سے تھے سرگرم خرام | اور حق سرہ قمری کی زبان پر پیہم

تھے نہ حورون کے پرے اور نہ غلمان کی صفین | آسمانون پہ جلو داری کو حاضر تھے خدم

آمد آمد کی خبر جب شب معراج اوڑی | سر نخوت پے تعظیم کیا چرخ نے خم

شہ نے فرمایا جو جبریل امین لائے براق | میرے خالق نے کیا مجھ پہ بڑا لطف و کرم

جمع تھے مسجد اقصی مین نبی اور رسل | چرخ پر عیسی و ادریس تھے باہم خرم

ہر طرف پھرتے تھے اوس رات فرشتون کے پرے | اور ہر ایک کی تھی گردن تسلیم بھی خم

چل سکا آگے نہ جس وقت براق خوشتر | پھر تو رفرف پہ رکھا شاہ دو عالم نے قدم

منتہی سے ہے جبریل امین تو تنہا | عرش پر لیگئے تشریف شفیع عالم

نور کے پردے بھی طی کر چکے جس دم حضرت | تو میسر ہوا دیدار خداے اکرم

عرش تک جملہ فلک طی کیے لوٹے حضرت | سوے دوزخ بھی نظر کر کے گئے باغ ارم

جسنے تصدیق کی صدیق لقب اوسکا ہوا | جھوٹ بوجہل نے جانا ہوا کافر اظلم

مطلع ثانی و ثالث کو بھی پڑھ تو آثم
کہ طبیعت تری ہم پاتے ہین حاضر اس دم

مطلع ثانی و ثالث

سخت حیران ہون وصف آپکا کیونکر ہو رقم
کہ جگر شق مرا اس کام مین ہی مثل قلم

سچ ہی یہ آئے زمین پر جو محمد کے قدم
قصر کسری کے ہوئے کنگرے درہم برہم

کعبے مین دیکھی تو بتون نے جو نبی کی صورت
یہ محمد ہین محمد ہین پکارے پیہم

آپکا عدل ازل سے ہی ابد تک قائم
یون تو کسری کے زمانے کی عدالت ہی علم

ہو میسر جو مجھے خواب مین بھی نظارہ
ہو کے بیتاب مین آنکھون سے لگاؤن وہ قدم

گل خورشید سے بڑھکر ہی کہین روے حضور
گل سے تشبیہ جو دے کوئی تو مانین کب ہم

حکم اللہ کا ہی حکم محمد ہمکو
بخدا کیون نہ شریعت پہ رہین مستحکم

زر توصیف محمد کے مضامین خوش آب
ہین مرے واسطے ای مومنو دینار و درم

اسطرح حب نبی دل مین مرے جم کے رہے
جیسے خاتم مین ہے نقش نگین خاتم

مین تو ہندی ہون بھلا میری حقیقت کیا ہی
عجز کرتے ہین دم نعت یہان اہل عجم

موج زن کیون نہ دم نعت طبیعت ہو مری
بحر مضمون کے مقابل مین کہان ہی یم

دونون عالم مین برابر مجھے ای عشق نبی
زندگی کی نہ خوشی اور نہ ...

تاب کیا ہی جو محمد کی کرون مدح و ثنا
نطق بیکار زبان بند

کہتے ہین احمد محمود محمد شہ کو
ہی یہ ہر اسم

مین فرقت مین ہو دیدار محمد جو نصیب
زخم دل کے لیے کافور کا ہو وہ مرہم

حکم جو دیتے تھے حضرت وہ بجا لاتے تھے
جو حضوری مین رہا کرتے تھے ارباب ہمم

شکر صد شکر کہ ہی شغل مرا نعت نبی
گرچہ فرقت ہی مگر کچھ بھی نہین رنج و الم

دخل شیطان کا دلمین مرے ہوگا نہ کبھی
نفس اماره سے لڑنے کے لیے ہون رستم

طرفہ کیونکر نہ لکھون مطلع رابع آثم
کہ ہون مداحون مین مشہور مین اعجاز رقم

مطلع رابع

یا الٰہی رہے بند دل ترا فضل و کرم
رہون ہر وقت مین مداح شفیع عالم

مجھ گنہگار کی آسان تو کر ہر مشکل
نعت احمد کا رہے شغل میسر ہر دم

بھیجون لاحول رہے دور یہ شیطان مجھسے
اوسکے حق مین ہو مری تیغ زبان تیغ دو دم

گریہ سے ظلمت عصیان مری مٹجائے تمام
ابر رحمت ہو مجھے صاف یہ چشم پر نم

شہ کے اصحاب ہین جو چار رہون اونپہ فدا
آل اطہر پہ بھی قربان رہون مین ہر دم

بخشدینا تو گنہ میرے طفیل حضرت
اور ماں باپ پہ استاد پہ رکھنا تو کرم

.. محشر مین تو ہاتھ مرے دامان رسول
التجا تجھسے یہی ہو مرے خالق ہر دم

ہون گنہگار مین آثم مجھے سب کہتے ہین
بیسے اللہ ہے مجھپہ ترا فضل و کرم

قصیدۂ ششم مسمٰے بہ مدح خیر الانام مقبول اہل اسلام

کام ہی پیروی شرع جناب مرسل
اہل اسلام ہون کیون ہو مرے یا نہین خلل

حرف پیچیدہ دم نعت نظر آتے ہین
سخت مشکل ہی کسی سے نہ سما ہو یہ حل

سر کے بھل لاکھ چلے خامۂ اعجاز رقم
نعت احمد مین مگر پا نہین سکتا مدخل

فخر ہین سارے رسولون کے ہین کیا مدح کرون
گرچہ آخر ہین حقیقت مین ہین نقش اول

جز خدا کون ہی رتبے سے نبی کے واقف
سب رسولون مین بلا ریب وہی ہین افضل

نئے مضمون مرے ذہن مین یون آتے ہین
جیسے اوڑتے ہوے آتے ہین ہوا پر بادل

پھل ہی انسان کی تخلیق کا توصیف نبی
نخل ہی ذہن رسا اور ہی مدحت کو پھل

ہو در پاک کی جب خاک نصیب ای عیسےٰ
درد سر کے لیے سمجھون نہ اسے کیون صندل

جز محمد کے پڑے اور پہ کسطرح نظر
فضل حق سے نہین رکھتا ہون مین چشم احول

روز شب مجکو نہین شغل کوئی اسکے سوا
نام حضرت ہی کا رہتا ہی یہان مستعمل

جام بھر بھر کے مجھے ساقی کوثر دینگے
جو عقیدے مین پڑے گا نہ مرے کوئی خلل

ہو گیا صاف عیان سورۂ مزمل سے
کہ اونہین کے لیے ہی فقر کا اقترا کمل

سرمگین آنکھ کو رکھتا ہی تصور مجکو
دیدۂ دل مرا ہو جائے نہ کیونکر اکحل

نام لیتے ہی شہا مٹ گئے سارے عصیان
ہو گئی آئینۂ دل ہمارے صیقل

ہو اگر خواب مین دیدار محمد کا نصیب
تو کہے عقل یہ مجھسے پے تعظیم سنبھل

سر بسر گیسوئے سرور کا تصور ہے مجھے
جوش سودا مین پھرون کیون نہ مین جنگل جنگل

ہے یہ وصف لب شیرین محمد مین اثر
شہد کا پائے مزا کھائے جو وصف حنظل

ہون ضیائے رخ پر نور پہ مین پروانہ
شمع کی طرح نہ روشن ہے کیون دل کا کنول

رہ تو گلچین چمن نعت کا ای قلب حزین
کیا تعجب کہ ثمر لائے ترا نخل عمل

نام اللہ و محمد کا زبان پر جو رہے
ہو نہ تکلیف دم نزع ستائے نہ اجل

ہمہ یقین ہے پہنچے نہ صدمہ مجھے حضرت کے طفیل
آفتین آئین دم حشر پڑے گو ہل چل

مدحت شاہ جو کی اوسی سے نکلے جوہر
ہو گئی صاف مری تیغ زبان پر صیقل

زلف حضرت سے اگر مشک کو مین دون تشبیہ
سارا عالم کہے ہے عقل مین کچھ اسکے خلل

یا الٰہی مجھے روضے کی زیارت کا ہے شوق
کیون مدینے کے نہ جانب مین چلون سر کے بل

صورت ظاہری و باطنی مین یکتا ہین
سب رسولون مین محمد ہین ہمارے اکمل

حق جو ہے مدح کا وہ ہو نہین سکتا ہے ادا
جسکو دعوی ہو دماغ اوسکا ہے بیشک مختل

قلب مضطر کا تقاضا ہے یہی ہر ساعت
جو محمد کی زیارت کو تو چلتا ہے تو چل

ایک ہی وہ تو ہے محبوب ہمہ اوسکا یکتا
نہ احد کا کوئی ہمتا نہ محمد کا بدل

پختہ کاران شریعت تو چلے جاتے ہین
خام اس راہ مین آئے تو قدم جائے سنبھل

معرکہ ہجر پیمبر کا مین سر کیون نہ کرون
گولیان نالۂ پیچیدہ کی ہین حلقۂ غل

لب خوش رنگ محمد کی قسم ہی مدحت
کیون نہ دیوان پہ ہو میرے سنہری جدول

شوق حضرت کی زیارت کا یہانتک ہی مجھے
ہو سواری نہ میسر تو چلون مین پیدل

کعبے کی طرح نہ کسطرح ہو جلوہ گر وہ ہی
شمع وحدت کی ضیا بزم رسالت کا کنول

مدحت گیسوے احمد مجھے منظور جو ہو
تو سیاہی کی جگہ مشک کیا جائے گھل

سخت دشوار ہی آسان نہین نعت نبی
لاکھ ہشیار ہو لیکن ہی یہان بے اٹکل

نعت حضرت کی کوئی کر نہین سکتا تحریر
نہ تو سحبان کی یہ طاقت نہ زبان اخطل

حسرت و یاس سے یہ ہجر نبی مین رو دیا
کہ ہوے ساکن دریا بھی نہایت بیکل

تیغ فرقت کا مین زخمی ہون اگر جا نکلون
کہہ اوٹھین چل علے سب شہداے مقتل

منزل شرع وہ ہی کوئی نہین چل سکتا
یہ سفر وہ ہو مسافر کے یہان پانون ہین شل

موے گیسوے محمد کے اگر سامنے آئے
کیا عجب نافۂ خوش رنگ سے بو جائے نکل

شب تیرہ مین کرونگا جو سفر طیبہ کا
آتشین نالے کے ہمراہ چلے گی مشعل

یون مہکتا ہی غلاف آپکے روضے کا ولا
پیرہن مین کوئی جس رنگ سے دے عطر کو مل

در دندان محمد کی جو کرتا ہون ثنا
قالب نور مین مضمون کے گہر جاتے ہین ڈھل

عقل کہتی ہی کہ ہو سرد ابھی سوز نہان
صبر کی برف مین یہ شیشۂ دل جائے جو جل

بحر عصیان کا اگر جوش نظر آ جائے	پانی پانی ابھی ہو جائے جمن اور جل
اور برجستہ وہ پڑھ مطلع ثانی آثم	جس سے سبکا دل مشتاق ابھی جائے اچھل

مطلع دوم

آرزو ہی یہی جسوقت مری آئے اجل	لب پہ احمد ہو کبھی کہہ احد عز و جل
قصر کسریٰ کے گرے کنگرے میلاد کی شب	زلزلہ آیا زمانے مین پڑی اک ہل چل
سارے شیطان ہوے مقہور ہوا فضل خدا	خیل بد دین نے نہ پایا کہین بچنے کا محل
ہو گئی قصر شریعت کی بنا مستحکم	منہدم آئے نظر سارے ضلالت کے محل
جب اڑی سارے زمانے مین ولادت کی خبر	کی رہ شکر فرشتون نے ادا سر کے بل
واہ ری شان کہ ہوتے ہی تولد شہ کے	مورد طعن ہوا دہر مین کسریٰ کا عمل
تیری درگاہ مین یارب یہ دعا ہی میری	سہو تک کو نہ مری نظم مین ہو کچھ مدخل
میرے اشعار کا شہرہ یہ جہان مین ہو جائے	کہ پڑھے کوئی قصیدہ نہ کسیکا نہ غزل
[illegible] اسم خان دے مجھے چاہے دوزخ	لکھ چکا نامہ اعمال مرا روز ازل
کیا ہون محبوب خداوند کے اعجاز بیان	شجر خشک نے کتنے ہی ہزارون دیے پھل
نام حضرت کا لیا ایک عرب نے جسدم	پھر تو آئی شجر کہنہ کی جڑ صاف نکل
دیکھا یہ معجزہ حضرت کا تو خوش ہوکے کہا	ہین یہ محبوب خدا شک کو نہین دخل

جسطرف کرتے جہاد آپ ادھر پاتے ظفر
گرچہ کفار ہوا کرتے تھے بس دل کے دل

معجزے دیکھکے یہ سیکڑون لائے ایمان
نام کو بھی نرہا انکے عقیدے مین خلل

طرفہ تر آپ کے اعجاز تھے اللہ اللہ
موم ہو جاتا تھا پارکھتے ہی سنگ جبل

لائے جب شہ کی نہ اعجاز نمائی کا یقین
کیون نہ بوجہل ہو مشہور جہان مین اجہل

خاک بھی کوچۂ احمد کی اگر مل جائے
پھر تو اکسیر سے بھی مین نہ کرون اسکو بدل

شب معراج کے مانند کوئی رات نہ پائے
آسمان ڈھونڈھتے اگرماہ کی لیکر مشعل

قطرے شبنم کے جو تھے دامن گردون مین بھرے
شب معراج وہ ہر گز [illegible] بدل

آمد آمد جو سنی باغ جہان مین شہ کی
بلبلین شاد ہوئین گل ہوئے سارے بیکل

قمریان چار طرف کرتی تھین کو کو پیہم
بیٹھی تھین شاد کسی شاخ پہ گل تھین بیکل

سارے طاؤس تھے اوس رات مین رقصان باہم
اور چھپائے ہوئے رحمت کے تھے ہر سو بادل

پڑھتے تھے گل چمن دہر کے سب صل علے
غنچے کہتے تھے ہی معراج جناب مرسل

سبز پتون مین نہان تھے گل نسرین ایسے
جیسے مینا مین کرے آب گہر کو کوئی حل

کہین جنت کی فضا اور کہین طوبی کی بہار
کہین تسنیم کے مانند بہرے کل جل تھل

دیکھنے کو جو سواری کے کھڑی تھین حور ریز
ناز تھا اونکا کہ صوفی کا تھا اک حسن عمل

کس زبان سے مین کرون مدحت رفتار براق
وہ خرام اور وہ کنوتی وہ نرالی چھل بل

خوش خرامی سے رواں تھا شب معراج وہ یوں / جیسے اٹھکھیلیوں سے چلتا ہی توسن کوتل
سر بسر نور کی صورت تھا رخ صاف حضور / کحل ما زاغ سے تھیں شاہ کی آنکھیں اکحل
طرف مسجد اقصی جو روانہ ہوے شاہ / قدرت حق سے مہکنے لگے سارے جنگل
شہ نے جب مسجد اقصی میں کیا قصد نماز / ابر رحمت کا وضو کے لیے لایا چھاگل
جب براق نبوی اوڑکے چلا سوے فلک / پڑگئی نور الٰہی کی گلے میں ہیکل
آسمان پر شب معراج جو پونہچے سرور / شرف اندوز ہوا نور سے یہ برج حمل
پیشوائی کو اوسی رات میں مرسل سارے / آگے موجود ہوے تا بہ سپہر اول
شب معراج میں کیوں روشنی ہوتی نہ فزوں / سارے تارے تھے چراغ اور قمر تھا مشعل
چرخ پر فرش وہ اطلس کا بچھا تھا اس رات / کہ نہ قاقم ہی مقابل تھا نہ فرش مخمل
عرش نے شکر کیا اور پڑھا صل علے / کہ قدم رکھتے ہیں اب مجھ پہ نبی مرسل
عرش سے بڑھکے اوٹھا پردہ دوئی کا جس دم / تو محمد پہ ہوا لطف خداوند ازل
گرم بستر تھا جو تشریف وہاں سے لائے / پائی ہلتی ہوئی زنجیر در خاص محل
عین نادان وہ سخنور ہیں کہ جو دیں تشبیہ / کب ہی بوے تن اقدس کے برابر صندل
مست ہوں نشۂ الفت سے چمن کیا جاؤں / گرچہ ہر پھول وہاں کا بھی ہی گویا بوتل
ثمر تازہ وہ بہتر ہی کہ اس باغ میں ہیں / گل مضموں ہیں شگفتہ نہیں نام حنظل

کی ہین منسوخ رسولونکی کتابین تونے / جز ترے کون ہوا ناسخ ادیان و مِلل
واقعی دشمن درگاہ الٰہی ہی بخیل / دل دیا جس نے نہ حضرت کو پڑا دین مین خلل
روز جو باغ محمد کا تصور ہی مجھے / پڑھتی ہی بلبل دل اسلیے ہر دم یہ غزل

غزل

ہین جو عالم مین غلامانِ جنابِ مرسل / دیکھتے ہین وہ گلستانِ جنابِ مرسل
پاس اپنے شب معراج بلایا حق نے / واہ وہ وصل سے علے شانِ جنابِ مرسل
پہلے ہی مغفرت امت عاصی چاہی / کیون نہو سب پہ یہ احسانِ جنابِ مرسل
حشر کے روز جو ہو گرمی خورشید فزون / ای خدا سر پہ ہو دامانِ جنابِ مرسل
سب رسولون پہ دیا فخر خدانے اونکو / کیون نہ یکتائی ہو شایانِ جنابِ مرسل
قصر گلشن نہ برابر نہ مکان جنت / عرش سے بڑھکے ہی ایوانِ جنابِ مرسل
ہوگئے سیکڑون کفار بھی اہلِ اسلام / حق نما دیکھتی ہی شانِ جنابِ مرسل
بڑھکے قرآن سے ہی مصحف رخ احمد / جلوہ نور خدا جانِ جنابِ مرسل
وہ بھی دن ہوگا الٰہی کہ مین مانند بلال / کبھی ہو جاؤنگا قربانِ جنابِ مرسل

کر قبول اسکو الٰہی یہ ہی آتم کی دعا
رہے تا عمر ثنا خوانِ جنابِ مرسل

مناجات

یا الٰہی تو ہی مالک ہے تو ہی عز و جل
ہو ترے فضل سے مجھ مین نہ کوئی نقص و خلل

یا الٰہی تری طاعت مین رہون شام و سحر
احمد پاک کے صدقے سے پڑے کوئی نہ بل

دل مین ہو ذکر ترا ورد زبان نام نبی
تا دم مرگ الٰہی رہے یہ شغل و عمل

یا الٰہی مرے کرنا تو گناہون کو معاف
روز و شب اسکے سبب سے نہین پڑتی مجھے کل

جوش مارے گی اگر رحمت خالق دم بھر
پھر تو آفت یہ مرے سر سے ابھی جائیگی ٹل

بخشنا گرمی خورشید قیامت سے نجات
تا نہ مین موم کے مانند وہان جاؤن پگھل

پیش آئیگی وہان دیکھیے کیا فکر ہے یہ
ہے گناہون کا تو دفتر مرا اک طول امل

حشر کے روز الٰہی ہو رہائی مجھکو
صدقہ احمد کا اوٹھاؤن نہ ذرا زل و زل

قبر مین دفن جو ہون تو یہ نکیرین کہین
حشر تک چین سے سوا نہ ذرا ہو بیکل

حشر مین بعد فنا کے منور کا ہو دھیان
داغ دل ساتھ رہے راہ عدم مین مشعل

رخ پر نور محمد کا تصور ہو مدام
گوشۂ قبر مرے حق مین بنے شیش محل

رخ چمکتا ہے محشر مین مثال خورشید
منہ گناہون سے نہ کالا ہو کبھی مثل زحل

قبر مین ہو نہ عذاب اور نہ محشر مین عذاب
میری عزت ہے ترے ہاتھ اب اے رب ازل

ہو عنایت جو تری تو ابھی ہو جاؤن عقیل
توبہ پھر سارے گناہون سے کرون مین مہل

ق

تیرگی دور ہو منہ مہر سا چمکے یارب — دیکھکر کوئی نہ بولے کہ ملا ہی کا جل

حشر میں دفتر اعمال تو دھونا بالکل — میں صحیح آؤن نظر میں نہ شمال معتل

بعد مرنیکے نہ تکلیف ذرا ہو یارب — خادم احمد کا ہے زیست میں بیچ عمداً قل

یا الٰہی جو مدینے کی زمین پر ہو گذر — شوق ہو دل میں قصیدہ ہو مرے زیر بغل

ہو چکے مجکو زیارت تو قصیدہ پڑھکر — روضۂ پاک پہ ہو زیست کا جھگڑا مفصل

ختم کرتا ہون قصیدہ یہ الٰہی ہی دعا — ہو قبول اب تیرے ذات جناب مرسل

مرے مان باپ اور اُستاد اور احباب عزیز — شاد عالم میں ہون ہو لطف خداوند ازل

آثم اب بک نہ زیادہ کہ سنا کرتے ہین — بیچ ہو وہ مہر میں ہی طول کلام مہمل

قطعات تاریخ اختتام قصیدۂ ہذا مسمےٰ بمدح خیر الانام

از نتیجۂ فکر بلند جناب مولانا محمد محسن صاحب محسن کاکوروی

وکیل عدالت مین پوری مصنف چراغ کعبہ و صبح تجلی وغیرہ

کیا ہی بے مثل قصیدہ بخدا لکھا ہی — ہین حضور آپ بھی اقلیم سخن کے والی

گذرے محسن کی دعا سے بحضور احمد — اور تاریخ ہو مقبول حضور عالی

۱۳۰۳ھ

از فکر عالی جناب سید مہربان علی صاحب فرحان دہلوی

شعر عمدہ لکھے ہین آثم نے — نہین زنہار شاعری میں خلل

کہدے فرحان زروۓ ایان سال
مدح مین یہ قصیدہ ہی افضل

از حکیم اشفاق علی صاحب اشفاق بن حکیم مشتاق علی صاحب وکیل عدالت بریلی

نہے مضمون آثم جانفزا تر
درین اوراق شد منظوم یکسر

بگو اشفاق بس از روۓ آداب
چھپا گلدستۂ نعت پیمبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الالف

لکھا جو مین نے وصف خداے کریم کا
چشمہ مراد ہین ہوا فیض عمیم کا

عشق خدا کی آگ بھڑکتی ہی روز و شب
کسطرح مجکو خوف ہو نار جحیم کا

مہمان اوسکے خوان کرم پر ہر ایک ہی
کیا ہو سکے بیان غفور رحیم کا

سیدھا جنان کو جائیگا اے مومنو وہی
جو راستہ چلیگا رہ مستقیم کا

جس دل مین درد ہجر ہو یارب اے مقیم
عیسے سے ہو سکے نہ علاج اوس سقیم کا

تجھسے تجھی کو چاہتا ہون اے کریم
طالب ہون جاہ کا نہ مین خلد نعیم کا

میرے گناہ اپنے کرم سے تو بخشدے
رہتا ہی مجکو خوف عذاب الیم کا

شیطان کا کچھ فریب نہ اوسپر کبھی چلا
دل سے ہوا جو عبد خداے قدیم کا

گلزار معرفت کا مین بلبل رہون مدام
جھونکا ہون الٰہی وہان کی نسیم کا

گلزار دہر کی کبھی کھاتا نہ مین ہوا
ہوتا نہ اوسمین رنگ جو تیری شمیم کا

انسان نہ کوئی تاب تجلی کی لا سکا
حاصل نہ مدعا ہوا ہرگز کلیم کا

اک لفظ کن مین خلق کیا تونے سب جہان
کیا کر سکون بیان مین شان عظیم کا

ٹھہرائے حق جو دوسرا تیرے سوا کوئی
کیونکر وہ مستحق نہ ہو آب حمیم کا

ادراک تیری ذات کو کیا کر سکے کوئی
بیکار اس جگہہ پہ ہی شور حکیم کا

سیدھا چلایا شرع محمد پہ آجتک
احسان مجھپہ کیون نہو طبع سلیم کا

حامی ہر ایک عاجز و بیکس کا ہی توہی
ہی دستگیر توہی اسیر و یتیم کا

گو کثرت گناہ سے آثم کو ہی حجاب
لیکن ہی ایک بندہ احقر رحیم کا

وصف ای آثم کیا کر صبح و شام اللہ کا
ذکر کرتے ہین زبانسے خاص و عام اللہ کا

واسطے اونکے مراتب عالم باطن مین ہین
عالم ظاہر مین جو کرتے ہین کام اللہ کا

حرف کن سے خلق اوسنے سب کیا ہی جز و کل
دونو عالم مین ہی جاری انتظام اللہ کا

دین و دنیا مین سوا اوسکے کوئی حامی نہین
کیون نہ کھے آسرا عالم تمام اللہ کا

دیدکے قابل ہی یہ رتبہ کہ جبرئیل امین
روز پہونچاتے تھے حضرت کو سلام اللہ کا

دار فانی جسکو کہتے ہین فنا ہو جائیگی
باقی رہ جائے گا بس عالم مین نام اللہ کا

وہ کسی سے ہی نہ پیدا اور نکوئی اوس سے ہی
لم یلد ہی اور ولم یولد کلام اللہ کا

ہر زجان مین نا توان اسکو نکیون ہا دم کرون
اہل باطن جپتے ہین ہر وقت نام اللہ کا

مہر و مہ جن و ملک غافل عبادت سے نہین
نام لیتے رہتے ہین ہر صبح و شام اللہ کا

کیا حسینون کے مین لام زلف کو رکھون عزیز
دل کو میرے ہی بہت مرغوب لام اللہ کا

قبر سے اوٹھتے ہی لعنبخونگا مین ہو کر مضطرب
روز محشر ہوگا جب دربار عام اللہ کا

ہی وہ شان اوسکی کہ عرشی بھی نہ واقف ہو سکے
ہم بھلا پہچانینگے کیا احترام اللہ کا

کانپ اوٹھیگی ساری خلقت زلزلہ پڑجائیگا
تخت پر جب حشر مین ہوگا قیام اللہ کا

کیا تعجب ہی جو ہو مقبول حق میرا کلام
ہون مین جان و دل سے ای آثم غلام اللہ کا

الٰہی تو ہی مالک دو جہان کا
الٰہی تو ہی رب کون و مکان کا

بشر سے زیب و زینت ہی زمین کی
ستارون سے ہی رتبہ آسمان کا

الٰہی معرفت ہو تیری حاصل
کہ ہون عاشق مین شاہ مرسلان کا

نہین ہی حمد کی طاقت کسی مین
یہان دم بند ہی کلک و زبان کا

ترے محتاج ہین اعلیٰ و ادنے
تو ہی یارب ہی حامی انس و جان کا

مین حیران ہون کہ چھوٹا منہ بڑی بات
یہان کیا نطق ہی میری زبان کا

طفیل سید ابرار یارب تماشا دیکھون مین باغ جنان کا

کہانتک حمد روک آثم زبان کو
نہ دکھلا جوش اب طبع روان کا

رزاق ہی خلاق ہی محتاج وغنی کا جز تیرے بھروسہ نہین بندے کو کسی کا
کیا تاب کہ مین ہون ترے فرمان سے باہر ہر حال مین پابند ہون تیری ہی خوشی کا
دے مجکو بھی نعمت کہ تری عام ہی بخشش رکتا ہی کہین ہاتھ سخاوت سے سخی کا
تیری ہی محبت مین مری جان نکلجائے یہ سانس تو جھونکا ہو نسیم سحری کا
پونہچے ترے نکتون کو بھلا کسکی ہی طاقت ہرگز نہ کھلا بھید ترے راز خفی کا
کیونکر نہ کرون حشر مین بخشش کی تمنا رحمت تری پوری ہی نہین کام کسی کا
قدرت کا تری راز بھلا کس پہ عیان ہو مالک ہی الٰہی تو ہی خشکی و تری کا
طاقت نہ زبان کو نہ دہن کو نہ قلم کو کس سے ہو بیان ہی یہ محل بوالعجبی کا

تو آتش دوزخ سے بچانا اے یارب
جز تیرے تو بندہ ہی یہ آثم نہ کسی کا

کیا وصف کر سکون مین خدائے جلیل کا اور اوسکے خاص مرجمیل و نبیل کا
بہر ثنا قلم ہو پر جبرئیل کا پانی دوات کے لیے ہو سلسبیل کا

نمرود نے جو ڈالدیا اونکو آگ مین — تیرے بغیر کون تھا حامی خلیل کا

کیا سنہ مرا کہ حمد مقدس کرون رقم — دعوی قلم کو ہی نہ زبان کو دلیل کا

روز ازل سے ہی مرض عشق بے طرح — سینے سے کچھ علاج نہین اس علیل کا

دل کو مرے ذرا نہین خوف عذاب حشر — ہی آسرا دہان مجھے تیرے کفیل کا

آثم کی آبرو رہے دونون جہان مین
مالک ہی یا الہ تو عبد ذلیل کا

مدت سے ہون الٰہی مین بیمار مصطفے — ہوا اب نصیب شربت دیدار مصطفے

اوسکی نظر مین روشنی مہر کچھ نہین — دیکھا ہی جسنے جلوہ رخسار مصطفے

گلگشت مین وہانکی نکیونکر بہار ہو — جنت سے بڑھ کے ہی کہین گلزار مصطفے

رہتا ہون درد ہجر سے گو بیقرار مین — لیکن پسند دل کو ہی آزار مصطفے

صالح وہ ہین جو شان فضیلت کے ہین مقر — وہ ہین شقی جو کرتے ہین انکار مصطفے

کیا دہوپ مہر حشر کی اونکو ستائیگی — جن پر پڑا ہی سایہ دیوار مصطفے

آثم کی ہی دعا کہ الٰہی قبول ہو
گو نعت یہ نہین ہی سزاوار مصطفے

یارب مین مدح خوان ہون محمد کی ذات کا — عاصی ہون پر نہ کیون ہو وسیلہ نجات کا

کیا شکر ین کہون لب شیرین شاہ کو
کچھ پوچھیے نہ بات مزا کیسا نبات کا

اللہ بخشدیگا گنہ اوسکے سر بسر
پابند دہر مین ہی جو صوم و صلات کا

کیون شاعرو نمین نام نہ میرا بلند ہو
لکھتا ہون وصف اوس شہ عالی صفات کا

پھیلی تھی روشنی شب معراج اسقدر
دن سے بھی ہو گیا تھا سوا جلوہ رات کا

آثم کی یہ دعا ہی کہ ہو خاتمہ بخیر
معلوم اوسکو حال نہین ہی ممات کا

لکھون کیا وصف مین ناچیز سردار دو عالم کا
اوسیکے نام نامی مین ہی عالم اسم اعظم کا

دلا تو صیقل ابرو مین ذرا تیغ قلم چمکا
کہ قبضے مین ترے آجائے میدان نظم عالم کا

تبرک جانکر اوسکو جگہ آنکھو نمین دیتے ہین
ہمین یہ اشک کا پانی ہی شاہا آب زمزم کا

اگر عزت تجھے کونین کی درکار ہی ای دل
تو لازم ہی وظیفہ تجھکو صلی اللہ وسلم کا

عطا کی دولت ایمان اک کو بے کہے تمنے
تمھارے سامنے کیا تذکرہ ہی جود حاتم کا

رہا کرتا ہی کشت دل مرا سرسبز اشکون سے
نہال تازہ فرقت مین جما کرتا ہی اک غم کا

بیان اوس شاہ کے رتبے کا مجھسے ہو سکے کیونکر
وہی ہی فخر عالم کا وہی ہی فخر آدم کا

الٰہی خواب ہی مین صورت سرور نظر آئے
نہایت شوق رویت ہی مجھے حسن مکرم کا

در فیض نبی کے سب گدا ہین دہر مین آثم
کبھی محتاج جنت کا کوئی محتاج درہم کا

پریشان ہون بہت دینا کی مکروہات بیجا سے ۔ زبان پر نام جاری ہو نہ کیونکر رب ارحم کا
خبر ای عیسی دوران خدارا جلد لو میری ۔ تپ فرقت کی شدت سے مین مہمان ہون کوئی دم کا
خدایا شکر یاد شاہ دین ہی اسطرح دل مین ۔ کہ خاتم مین رہا کرتا ہی جیسے نقش خاتم کا
عجب کیا حور جنت جو بٹھائے مجکو آنکھون مین ۔ کہ نعت مصطفی ہی مشغلہ ہی میرا ہر دم کا
لٹا دونگا مین ای جوش جنون یہ نقد جان سارا ۔ بنونگا آج کل ہم مثل ابراہیم ادہم کا
خیال نعت مین بے پر اڑا جاتا ہون مین ایسا ۔ عجب کیا تھام لون جا کر جو پایا عرش اعظم کا
دل خستہ پہ عکس روے انور ڈالیے شاہا ۔ کہ ہر زخم دل ہاتھ آئے پھاہا مجکو مرہم کا
کیسکو نیک اعمالی پہ اپنے ناز ہو شاہا ۔ بھروسا ہی مجھے تو آپ ہی کی ذات اکرم کا
شفیع روز محشر کا ہون مین مداح ای خالق ۔ نگر نا بعد مرنے کے مجھے لقمہ جہنم کا

محمد کی جدائی مین الم رہتا ہی ای آثم
مہ شوال بھی مجکو مہینا ہی محرم کا

خال روے مصطفی پر جب سے دل شیدا ہوا ۔ سب لگے کہنے سویدا کو کہ یہ تارا ہوا
سنبل گلزار رضوان نے بلائین میری لین ۔ گیسوے سرور کا جسدن سے مجھے سودا ہوا
ہاتھ آیا وصف جب رخ کا تو روشن ہو گیا ۔ یہ ید بیضا نیا ای حضرت موسی ہوا
آنکھ سے گر ہی نہین آتا ہی ہر گز ہاتھ یہ ۔ ہی دُر نایاب میرا اشک بھی ٹپکا ہوا

ہوگئی حرفون کی کرسی کرسیِ عرش بریں — نعت کے لکھنے سے یہ حاصل مجھے رتبا ہوا
بنگئین آئینہ سراپا یہ حیرانی بڑھی — نقش پائے شہ کا جب حرفون کو نظارا ہوا
نقطہ نقطہ بنگیا گوہر مرے دیوان کا — وصف دندان محمد مین جو مین گویا ہوا
چشمۂ کوثر کا دھوکا ہوگیا ہر ایک کو — جب مری آنکھون سے جاری ہجر مین دریا ہوا
جذب دل لایا خیال سرور کونین کو — آج مقصد میرے دل کا ای فلک پورا ہوا
آپ کے اعجاز کا مجھ سے بیان ہوتا نہین — جب ہلی انگلی تو سینہ ماہ کا پارا ہوا
دون کی لینے لگا وہ آفتاب حشر سے — چہرۂ انور کا حاصل جسکو نظارا ہوا
اشک کا قطرہ ستارا تھا فراق شاہ مین — ای منجم جب گرا آنکھون سے ستارا ہوا
نرگس شہلا کو چشم شہ نے دی خجلت مدام — زلف سے شرمندہ سارا عنبر سارا ہوا
کیون کھنچا جاتا ہی یہ سوے مدینہ ہر گھڑی — کیا حسین روضہ ہوا کیا دل مرا پارا ہوا

عشق احمد کا مرض ہی اندنون آتش مجھے
باعث درد جدائی غیرت عیسا ہوا

دیکھو تو ذرا تاج گدایانہ ہمارا — انداز ہی کیسا ہجر مین شاہانہ ہمارا
ہم نام محمد پہ فدا کرتے ہین یہ جان — مقبول ہوا اب یا نہ ہو نذرانہ ہمارا
کیا کیا نہ ثنا کی دُرِ دندانِ نبی کی — شہرہ ہوا اس دہر مین کیا کیا نہ ہمارا

سعد دکھا دیجیے اب خواب مین جلوہ
بیتاب بہت ہی دل دیوانہ ہمارا

ہو دھیان نہ کم ساقی کوثر کا خدایا
کہتا ہی یہی اب دل مستانہ ہمارا

جائے نہ کبھی دل سے خیال شہ والا
آباد الٰہی رہے ویرانہ ہمارا

بوے گل مرقد جو اوڑا لائی صبا رات
گلزار ارم ہوگیا کاشانہ ہمارا

آثم ہی عبث پیروی نفس شب و روز
ہوگا نہ کسی طور یہ بیگانہ ہمارا

کے حلیہ مین کرون ایسا بیان مصطفے
سب پڑھین صل علی ظاہر ہو شان مصطفے

سینے مین پہنچ جاؤن تو ہی یہ آرزو
ہو میسر میرے سر کو آستان مصطفے

یہ نہین ممکن کہ حق نعت احمد ہو ادا
ہون اگر جملہ سخندان مدح خوان مصطفے

آپ کے اوصاف مین قرآن مالامال ہی
جز خدا کوئی نہین ہی رتبہ دان مصطفے

اہل ایمان ہین ہمیشہ پیرو شرع شریف
ہین وہی فضل خدا سے دوستان مصطفے

روز و شب رہتا ہی کثرت سے فرشتو کا گذر
عرش اعلی سے کے برابر ہی مکان مصطفے

کیا ضرر پونہچا سکے شیطان کا سنگ جفا
رہتے ہین سارے ملائک پاسبان مصطفے

ہر سینے کا ہر اک گل غیرت باغ ارم
مرتبہ رکھتا ہی کیا ہی بوستان مصطفے

مدحت احمد مین آثم خوب ہی قول فریر
فہم کیا انسان کا سمجھے جو شان مصطفے

کیون نہ اک عالم مین شہرہ ہو مرے اشعار کا
وصف لکھتا ہون جناب احمد مختار کا

کیون نہ ہو تیری شفاعت پر بھروسا ای نبی
ہی دو عالم مین تو ہی محبوب اک غفار کا

یا الٰہی رحم میرے حال پر اتنا تو ہو
جلد دیکھون جا کے روضہ احمد مختار کا

خواب ہی مین جلوہ دیدے منور ہو نصیب
یا رسول اللہ ہون مشتاق مین دیدار کا

گرمی نار سقر سے کچھ ہین دہشت نہین
سرد اک قطرہ کریگا چشم دریا بار کا

اشرفی مہر سا چمکے نہ کیونکر داغ دل
مین ہون بے دامون کا بندہ آپکی سرکار کا

بلبل بستان معنی کہتے ہین آثم مجھے
میرے دیوان مین نکیونکر رنگ ہو گلزار کا

میرے طالع کا نحوست سے جب اختر نکلا
پھر تو ہر وقت مرے منہ سے پیمبر نکلا

جب صفین روز ازل باندھ چکی سب خلقت
سب کا سردار تو ہی ای مرے سرور نکلا

یاد دندان محمد مین جو گویا مین ہوا
نکلا جو لفظ وہ ہم صورت گوہر نکلا

آپ کے جسم مطہر کا پسینا ای گل
کہین عطر گل گلزار سے بڑھکر نکلا

حق کے محبوب کی یہ نعت رقم کرتا ہی
کہین آثم کو نہ کیون ہم کہ سخنور نکلا

جلوہ اللہ کو دکھانا تھا
اسلیے چہرہ پر بلا لکھا

کیا تھی معراج اک بہانا تھا
شہ کا رتبہ فقط بڑھانا تھا

چومتے کیون نہ پاے شہ قدسی
بخت خوابیدہ کا جگانا تھا

امتی امتی نہ کیون کہتے
حق سے امت کو بخشوانا تھا

تھی شب قدر خود ہی وصل کی رات
فرش کیا نور کا بچھانا تھا

زاہدون کو عبث ہی زہد سے انس
زلف سرور مین دل پھنسانا تھا

جان ہی لیتے کاش آثم کی
جو مدینے نہین بلانا تھا

منہ کسلیئے تکون مین رئیس اور امیر کا
بندہ ہون ایک مین بھی تو رب قدیر کا

محتاج تیرے سب ہین بھروسا تجھی پہ ہی
تیرے سوا ہی کون امیر و فقیر کا

ایمان جو نہ لائے خدا کے حبیب پر
ہو مرتکب جہان مین گناہ کبیر کا

کسکی زبان لائق مدح رسول ہی
مدحت لکھے کبیر کی کیا منہ صغیر کا

مداح شاہ دین ہون برابر ہی سیر کون
ہی عرش پر دماغ تو اب اس حقیر کا

یکتاے دہر کیون نہ کہے ہر بشر مجھے
رکھتا ہون دل مین عشق شہ بے نظیر کا

اللہ بعد مرگ یہ ہی آرزوے دل
مجھسے ادا جواب ہو منکر نکیر کا

آثم جمال روے محمد کے وصف سے
مین نے خطاب پایا ہی روشن ضمیر کا

عاشق ہون جان و دل سے خدا کے حبیب کا
اختر ہی کیا ہی اوج پہ میرے نصیب کا

اشعار نعت پڑھنے لگا مین چمن مین جب
صل علے ترانہ ہوا عندلیب کا

ہجر نبی کے درد کی کیا ہو سکے دوا
بے فائدہ یہین تو ہی نسخہ طبیب کا

برسون کتاب عشق کا دانے دیا سبق
احسان ہی میرے سر پہ ضرور اوس ادیب کا

احمد کو خلد دیجیے انعام مین حضور
ہوگا نہ روز حشر کوئی اوس غریب کا

رویا مین مجکو شہ نے جو جلوہ دکھا دیا
سوتے ہوئے نصیب کو میرے جگا دیا

رحمت خدا کی دیکھنا قسمت مین آپکی
اسلام کا مجھے بھی تو پتلا بنا دیا

اوسکو خدا کے فضل سے جنت ہوئی نصیب
جسکو خدا نے شاہ کا روضہ دکھا دیا

اوسپر حرام ہوگئی نار سقر ضرور
کوثر کا جام حشر مین جسکو پلا دیا

دیوانہ مین ازل سے تھا احمد کی زلف پر
میرا وطن نہ کسلیے طیبہ بنا دیا

لون رحمت خدا کی نہ کیونکر بلائین مین
گردن مین طوق عشق نبی کا پہنا دیا

فخر رسل کا کیا اونہین نظارا ہو گیا
حورون نے غل جو صل علی کا مچا دیا

اوس وقت شہ کو لیگئے ہمراہ جبرئیل
جب پہلے فرش نور فلک سے بچھا دیا

زخم جگر ہنسا دیے ابرو کی یاد نے
دندان شہ کی یاد نے فورا رلا دیا

باندھی ہے ہمنے طاعت اللہ پر کمر / مسجد جہان ملی وہین سر کو جھکا دیا

واقف تھے عشق شہ سے ملیگا خدا ضرور / واعظ نے تازہ خلد کا مژدہ سنا دیا

آثم ضرور جائیگا دوزخ مین وہ شقی
جسنے خدا کو اور نبی کو بھلا دیا

ہر وقت مرے لب پہ محمد کا بیان تھا / جز حمد صلے اور نہ کچھ ورد زبان تھا

فرقت مین مری آنکھ سے آنسو جو روان تھا / ہر ایک کو اوسپر دُرِ غلطان کا گمان تھا

کیون داغ مین بوئے گل جنت نہین آتی / بچپن سے گل عشق نبی دلمین نہان تھا

پیدا ابھی تھے نہ جنات نہ آدم نہ فرشتے / اک نور تری ذات مقدس کا عیان تھا

اصحاب وہ کرتے تھے نہوتا جو کسی سے / اسوجہ سے ہر یار نبی فخر زمان تھا

ای فخر رسل نعت تری کیا کوئی کرتا / تعریف کے لائق نہ زبان تھی نہ دہان تھا

کیا منہ مرا آثم جو کرون شہ کا بیان مین
واللہ کہ وہ تاج سر شاہشہان تھا

مجکو آجائے نظر روضہ رسول اللہ کا / منتظر ہون ایک مدت سے تجلی گاہ کا

کیون نہ ہم مرہون احسان ہون بزرگان دین کے / راستا سیدھا بتایا دین حق کی راہ کا

اونکو محشر مین عذابون سے رہائی کیون نہو / جو سخی آفاق مین کرتے ہین کام اللہ کا

آپ کے روی مبارک کے مقابل ہو سکینہ
ای فلک یہ منہ کہان عالم مین مہر و ماہ کا

کیا دکھائے حشر کے دن منہ خدا کو جا کے وہ
ظلمت عصیان سے منہ کالا ہو جس بدراہ کا

آسرا تیری شفاعت ہی کا ہی روز جزا
ہی تو ہی حامی مگر مولے گدا و شاہ کا

روز و شب جن و بشر حاضر ہین خدمت کے لیے
چرخ سے رتبہ فزون ہی آپکی درگاہ کا

اسکو رویا مین ذرا جلوہ دکھا دو ای حضور
ہی بہت مشتاق آثم روئے رشک ماہ کا

تحریر جب سے وصف کیا ہی حضور کا
ہر دائرے مین حرف کے عالم ہی نور کا

جب شغل شعر نعت محمد کا ہو مرا
شہرہ نہ کیون ہو دہر مین میرے شعور کا

موزون ہوے جو معنی بے سایہ سرو قد
مضمون مینے باندھ لیا کیا ہی دور کا

انسان کو چاہیے کہ کرے عجز ہر گھڑی
منہ سے نہ ایک حرف بھی نکلے غرور کا

ہر دم فراق شاہ سے ہی بیقرار جی
مین کیا کرون علاج دل ناصبور کا

شامل رہیگی رحمت حق میرے ہر گھڑی
اک عبد پر خطا ہون مین رب غفور کا

جب آفتاب چرخ رسالت کا ہو گذر
نقش قدم سے سنگ ہو ہم رتبہ طور کا

دعوی برابری کا کف پا سے کر سکے
مقدور یہ نہین ہی کسی طرح حور کا

سدا ہو کرم کی نظر اسکے حال پر
آثم بھی ہی جہان مین خادم حضور کا

گل ہو شگفتہ دیکھے اگر روے مصطفے / سنبل ہو تازہ سونگھے جو گیسوے مصطفے

اتنا تو عاشقون کو محبت کا جوش ہو / دل سوے مصطفے ہو نظر سوے مصطفے

ہر دم ہی میرے ورد مین والشمس اسلیے / تا دیکھ لون مین خواب ہی مین روے مصطفے

واللیل مین کیا ہی خدا نے بھی انکا ذکر / بندے کو کیون پسند نہون موے مصطفے

کیا منہ مرا کہ خُلق نبی کا بیان کرون / اللہ کو پسند ہی خود خوے مصطفے

دیکھون جو خواب مین بھی تو سر کیون نہ خم کرون / کعبے سے کم نہین مجھے ابروے مصطفے

کیا تاب مہر حشر کرے مجھسے گرمیان / دیکھا ہی جلوۂ رخ نیکوے مصطفے

کہتا ہی رات دن دل اثم تڑپ کے یہ
دیکھون الٰہی آنکھون سے مین کوے مصطفے

جس گھڑی وصف نبی کچھ بھی رقم ہو جائیگا / شاخ طوبی کی طرح اپنا قلم ہو جائیگا

خود بخود ہوگی میسر دید روضے کی مجھے / جب مرے اللہ کا مجھپر کرم ہو جائیگا

شوق جب لے جائیگا مجکو مدینے کی قریب / سر مرا پھر تو پے تسلیم خم ہو جائیگا

دل سے اثم وصف طیبہ کا لکھے جا دمبدم
مرتے ہی تو داخل باغ ارم ہو جائیگا

مقبول نقد دل کا جو نذرانہ ہوگیا / جامہ ہمارے جسم کا شاہانہ ہوگیا

آیا خیال چہرۂ انور کا جسگھڑی — روشن ہمارے دل کا سیہ خانہ ہوگیا
صد شکر اسکا ہمکو نتیجہ ہوا حصول — شہرہ ہماری نعت کا کیا کیا نہ ہوگیا
کیا ذکر نور شمع شبستان شاہ کا — جسکا کہ ماہ و مہر بھی پروانہ ہوگیا
میری نجات حشر مین ہو جائیگی ضرور — مقبول جو یہ نعت کا نذرانہ ہوگیا
اللہ و مصطفے کے سوا کون ہی عزیز — دونو جہان سے دل مرا بیگانہ ہوگیا
لائی جو بو سے گلشن طیبہ صبا ذرا — خوشبو مین بڑھکے باغ کا شانہ ہوگیا

ای شاہ اسکو زلف کا جلوہ دکھائیے — آثم کو سنتے ہین کہ وہ دیوانہ ہوگیا

خدا کے نور سے پیدا جو شہ کا نور ہوا — تو دو جہان مین سو سو طرح ظہور ہوا
مین تنگ ہجر سے تھا جب چلا مدینے کو — عوض الم کے میسر مجھے سرور ہوا
خدا کا شکر ہون محسوب اوسکی امت مین — کہ جو حبیب خدا عاشق غفور ہوا
نکیون پسند ہو مخلوق کو سخن میرا — طفیل شاہ کے مشہور دور دور ہوا
جو سر بلند کرے حق تجھے نکر غرور — ہوا وہ پست جسے دہر مین غرور ہوا
غش آیا حضرت موسی کو تاب لا نہ سکے — خدا ے پاک کا نظارہ ذرا جو نور ہوا
تمام عمر تو غفلت مین کٹ گئی میری — ثواب کا نہ کوئی کام بجز قصور ہوا

یہی امید ہی آثم کی نعت ہو مقبول
کہ اب حضور مین حاضر ہوا ہی حضور ہوا

ہر زبان کو کام ہی اس جا لب خاموش کا
تام ہر بحر طبیعت مین نہین ہی جوش کا
تیری رحمت اپنے دامن مین چھپا لے مجھے
سامنا جب ہو الٰہی گور کی آغوش کا
ذکر سنتا ہی رسول پاک کا ہر صبح و شام
کیا کسیکو حال ہی معلوم دل کے گوش کا
کوہ عشق مصطفے سر پر اوٹھا لیتا ہی دل
جانتا ہی ہجر کو بار گران وہ دوش کا

کیون نہ ای آثم ترے دیوان مین ہو ذوق سخن
ہی تو اک ذلہ ربا خوان جناب ہوش کا

شہا چہرے کو دکھلایا تو ہوتا
مرے اختر کو چمکایا تو ہوتا
نہ لاتا تاب ای حضرت نہ لاتا
مگر رخسار دکھلایا تو ہوتا
بلا گردان در اقدس کا رہتا
مدینے مجھکو بلوایا تو ہوتا
گلی کے اپنے ذرّون کو دکھا کر
ذرا انجم کو شرمایا تو ہوتا
غم ہجر مجھے نے رلا کر
سیہ نامے کو دھلوایا تو ہوتا
در مقصد تجھے ای چشم ملتا
ذرا اشکون کو ٹپکایا تو ہوتا

تمنا خاک کی رکھتا ہی آثم
گنہ سے اپنے شرمایا تو ہوتا

حشر کے روز کوئی بھی نہ ہمارا ہوگا
اک شفاعت پہ محمد کے سہارا ہوگا

نعت گوئی کا ہمین شغل رہا کرتا ہے
اوج پر اب تو ہمارا بھی ستارا ہوگا

نظر مہر نہ ہوگی جو ادھر سرور کی
تو مری آنکھ سے جاتا کوئی تارا ہوگا

گرد کس روز مین روضے کے پھرونگا یارب
کون سے روز نصیبا مرا سیدھا ہوگا

لب جان بخش دکھا دو مجھے دنیا مین جناب
ہر مرض کا مجھے حق مین وہی نسخا ہوگا

قبر مین بھی رخ شہ یاد رہیگا مجکو
بعد مردن جو اثر میری دعا کا ہوگا

مرتے دم یہ اثر عشق دکھائیگا مزا
نام حضرت کا مرے منہ سے نکلتا ہوگا

عطر گل کی وہ حقیقت نہ ذرا سمجھیگا
جسکو حاصل رخ رنگین کا پسینا ہوگا

مومنو بیٹھو ادب سے مین غزل پڑھتا ہون
شور اب دم مین بپا محفل مصطفے کا ہوگا

تو ہی مداح رسول عربی ای آتش
تجھسے بڑھکر کوئی دنیا مین بھلا کیا ہوگا

دم تشویش ہوگا قول یہ روز جزا میرا
کہ گھبرا تو نہ ای دل ہے محمد مصطفے میرا

دل و جان سے فدا ہون مین رخ پر نور حضرت کا
نہو کسواسطے ہر دم وظیفہ والضحی میرا

نہین کچھ جای غم جو مبتلا درد فرقت ہون
کبھی تو حال سن لینگے محمد مصطفے میرا

ترا فضل و کرم دیکھا تو کی یہ التجا مین نے
رسول اللہ کے ہو ساتھ خدایا حشر میرا

مین ہون پیرو ترا مجکو بچانا نار دوزخ سے
تو ہی ہی رہنما میرا تو ہی ہی پیشوا میرا

گناہونکا نہین کچھ غم مجھے مل جائیگی جنت
کہ حامی دن قیامت کے ہی فخر انبیا میرا

مصیبت ہجر کی کچھ ہو مگر مین مر نہین سکتا
مسیحا جب ہو تجسا کر سکے گی کیا قضا میرا

محبت سے لکھا کرتا ہون نعت پاک ای آثم
عجب کیا جو سخن ہو جائے مقبول خدا میرا

جب سنا وصف محمد شیفتہ دل ہو گیا
جاے حیرت ہی کہ بے دیدار مائل ہو گیا

جسنے دیکھا اک نظر نور اوسکو حاصل ہو گیا
نقش پا کے عکس سے لو ماہ کامل ہو گیا

جسنے برحق اوس نبی پاک کو سمجھا ترے
ای مرے خالق وہی جنت مین داخل ہو گیا

یہ مقام شکر ہی دلمین تو ہی حب نبی
ورنہ شیطان اور میرا نفس قاتل ہو گیا

معرفت اللہ کی دم مین ہوئی اوسکو حصول
جو تصور مین حبیب حق کے واصل ہو گیا

حشر کی تکلیف کا پھر خوف کیا ہی مومنو
جب رسول حق حبیب رب عادل ہو گیا

آکے اسکندر اگر دیکھے تو ہو حیرت اوسے
کب نبی کے رخ سے آئینہ مقابل ہو گیا

نعت احمد کے سبب سے خوش نصیبی دیکھیے
رحمت خالق کا میری قبر پر ظل ہو گیا

شکر ہی پیدا کیا امت مین حضرت کی مجھے
ہو کے عاصی نیک بندونمین مین شامل ہو گیا

تم درود اخلاص سے ہر دم پڑھو ای مومنو
نعت کے باعث سے مین رحمت کے قابل ہو گیا

یا الٰہی یہ تو اوسکی آرزو پوری تو کر
آتشم اب عشق نبی کا تجھسے سائل ہو گیا

عاشق فقط نہین مین خداے جلیل کا
دیوانہ ہون مین زلف رسول جمیل کا

کیا خوف روز حشر فداے رسول ہون
دامن ہی میرے ہاتھ مین نعم الوکیل کا

لکھنے سے نعت کے مجھے حاصل ہی عز و جاہ
رتبہ جہان مین دیکھنا عبد ذلیل کا

ہین یون تو پر گناہ مگر پائینگے بہشت
اللہ کو ہی پاس ہمارے کفیل کا

دیوان کا ہر ورق ورق آفتاب ہو
ہو نظم وصف کچھ بھی جو اوس خوش جمیل کا

لکھتا ہون وصف ساقی کوثر کا آجکل
پانی دوات مین ہو مری سلسبیل کا

نکلا دہن سے نام خدا وقت مرگ جب
ابلیس کو محل نہ ملا قال و قیل کا

امت یہ ہمنے بخشدی فرمائیگا خدا
کیا ذکر ہی گناہ کثیر و قلیل کا

رویا جو مین فراق محمد مین ای فلک
ہمسر ہر ایک دیدہ ہوا رود نیل کا

دیکھون جو مین مدینہ تو صحت نصیب ہو
مقصد ہی ای خدا یہی اب مجھ علیل کا

شرمندہ مہر حشر ہو آتشم نہ کسطرح
جب دیکھے داغ الفت رب جلیل کا

ثناخوان ہون محمد مصطفےٰ کا
مجھے ہی خوف کیا روز جزا کا

غلام شاہ طیبہ ہون دم حشر
خدایا ساتھ ہو آل عبا کا

تمنا ہی یہ اپنی روز محشر
زبان پر نام آئے کبریا کا

مین ہون بیمار فرقت کیجیے رحم
کوئی نسخہ ملے مجکو شفا کا

رخ پر نور احمد پر فدا ہون
نکیون مین ورد رکھون والضحیٰ کا

جہان مدح رسول حق پڑھونگا
نہو کیون غل وہان صل علیٰ کا

وہی ہی خلقت عالم کا باعث
وجود اوس سے ہوا ارض وسما کا

الٰہی جلد دکھلا مجکو جلوہ
مین ہون مشتاق فخر انبیا کا

اوسی کا مومنو خادم ہی آثم
کہ جو ملجا ہوا شاہ وگدا کا

عاشق ازل سے ہون شہ عالی جناب کا
کچھ دغدغہ نہین مجھے یوم الحساب کا

نعت نبی کے لکھنے سے پہلی ہی روشنی
ہر صفحہ آفتاب ہی اپنی کتاب کا

کیا معجزہ بیان ہو اونگلی کا آپ کی
دو ٹکڑے ہو چکا ہی جگر ماہتاب کا

حضرت نے بخشوا کے جہنم سے دی نجات
کیسا کیا ہی کام ادا یہ ثواب کا

حضرت کے نور سے ہی شب و روز روشنی
یہ مرتبہ کہان ہی مہ و آفتاب کا

گرتے ہی گرتے گوہر نیسان وہ ہوگیا
آنسو جو گر پڑا مری چشم پر آب کا

اتنا فراق سرورِ دین مین ہون بیقرار
ہی رشک برق کو بھی مرے اضطراب کا

اک ایک تشنہ کام کو پانی پلائینگے
پیاسا رہیگا کوئی نہ کوثر کے آب کا

سرتا بہ پا ہون غرق گناہون مین اے نبی
حامی تو ہی ہی حشر مین مجھ سے خراب کا

جسنے خدا کے پاک و نبی کو بھلا دیا
دوزخ کا مستحق ہوا مورد عذاب کا

آثم کے ہر گناہ کو اللہ کر معاف
ہی اسکے مُنہ پہ شرم سے پردہ حجاب کا

کاکل احمد کا جس انسان کو سودا ہوگیا
مثل مجنون وہ پریشان سے صحرا ہوگیا

شکر ہی عشق محمد دل مین پیدا ہوگیا
حشر کے دن کے لیے اچھا وسیلا ہوگیا

کھینچکر لیجائیگا سوے مدینہ ایکدن
طالع واژون مرا جو کچھ بھی سیدھا ہوگیا

روز و شب کرتا ہون مدحت مین رسول پاک کی
پھر تعجب کیا فزون میرا جو رتبا ہوگیا

جب اوٹھایا آپ نے انگشت کو سوے قمر
دیکھیے اعجاز وہ دم مین دو پارا ہوگیا

دین و دنیا مین اوسکی نیکنامی ہوگئی
جو نبی پاک کی الفت مین رسوا ہوگیا

جب مدینے کا تصور بندھ گیا آثم مجھے
گلشن فردوس بھی آنکھون مین صحرا ہوگیا

درشہ پر ہو یارب بسر ہمارا
وہان کی خاک ہو بستر ہمارا

خدا کو پاس ہی ہر وقت منظور
عجب ذیشان ہی سرور ہمارا

جو شہ کی آستان پر جان نکلے
بہت انجام ہو بہتر ہمارا

کیا کرتے ہین ہم وصف محمد
الٰہی ہو مدینہ گھر ہمارا

نہین عصیان کا ہمکو رنج مطلق
شفیع حشر ہی رہبر ہمارا

ہمارے دلمین عشق مصطفےٰ ہی
ہی سب سے مرتبہ بڑھکر ہمارا

ہمین تو بخشوا ہی لینگے آتم
عقیدہ ہی یہ حضرت پر ہمارا

آفاق مین شہرہ ہی بہت طرز بیان کا
جوہر ہی کھلا صاف مری تیغ زبان کا

لاتا تھا وہ اللہ کا پیغام شب و روز
جبریل بھی خدام سے تھا فخر زمان کا

رہتی ہی مدینے مین بہار ایک نئی روز
جھونکا وہان جاتا ہی نہین باد خزان کا

ای کاش پہونچ جاؤن مین روضے پہ کسیطور
خادم مجھے کر دے کہین اللہ وہان کا

اللہ جو چاہے تو کسی روز سنا دے
مشتاق مین رہتا ہون مدینے کی اذان کا

کرتا رہا ابرو کے جو اوصاف تو آتم
قائل ہی ہلالی بھی تری طبع روان کا

لکھون مین کیا وصف شاہ دین کا وہ فخر ہی سارے مرسلین کا
نشان ہی اوس سے فلک زمین کا بنا ہی نقش اولین کا

فراق سرور میں ہوں یہ لاغر کہ سب سمجھتے ہیں تار بستر
کیوں ہو میرا یہ حال ابتر ہو عیان اوس زلف عنبریز کا

عجب ہی خوشبوے زلف حضرت خدا کو جس سے ہوئی ہے الفت
بھلا میں دوں کس سے اوسکو نسبت یہاں نہیں ہی سکا رشک چین کا

بیان ہو اعجاز شاہ کا کیا خدا کے اوٹھانے کا وہ جلوا
ہوا اشارے سے مہ دو پارا یہ معجزہ اک تماشاہ دیز کا

ہوے جو پیدا رسول اکرم تو نور افزا ہوا یہ عالم
کہ بولے آثم یہ جن و آدم فلک سے رتبہ بڑھا زمین کا

فراق شاہ میں اس درجہ میں نزار ہوا
کہ خار دشت کے دلمین بھی میرا خار ہوا

چلا مدینے کو ایسا نہ پھر کہیں ٹھیرا
نبی کے ہجر میں اس درجہ بیقرار ہوا

اونھیں کے دم سے ہوا شمع معرفت کو فروغ
اونھیں کی ذات سے اسلام کو وقار ہوا

کسیطرح ہو سخن میرا اے خدا مقبول
کہ میں حبیب پہ تیرے ہوں جان نثار ہوا

نبی کے بعد ابو بکر نے بڑھایا دین
پھر اونکے بعد عمر کا ہی اختیار ہوا

قسا

ہوے وہ فوت تو عثمان سے بڑھا اسلام
علی پہ ختم پھر اسلام کا وقار ہوا

الٰہی جلد پہونچ جائے اب مدینے میں
یہان پہ آثم غمگین ذلیل و خوار ہوا

بیان انسان سے مشکل ہی شان مصطفائی کا
کہ اونکی ذات میں آیا نظر جلوہ خدائی کا

طفیل ذات احمد کر لیا اقرار خالق نے
عجب کیا روز محشر حال کھلجائے رہائی کا

الٰہی جلد مین پہنچون نظر آجائے وہ روضہ
کہ صدمہ اوٹھ نہین سکتا ہی مجھسے اب جدائی کا

خدا نے اپنی قدرت کا عجب جلوہ دکھایا ہی
نبی کا روے اقدس آئینہ ہی حق نمائی کا

الٰہی مین خلاف شرع اکثر کام کرتا ہون
تجھے کو اختیار اب ہی بھلائی اور برائی کا

مرا عقدہ بھی حل کر دے طفیل مصطفےٰ یا رب
کہ ہی تیرے کرم پر خاتمہ مشکل کشائی کا

ہین جتنے انبیا سب رتبہ احمد کے شاہد ہین
اونھین پر راست ہم پاتے ہین خلعت مصطفائی کا

نکیو نکر سر کو میرے سر فرازی سربلندی ہو
کہ تاج اونکی بدولت سر پہ رکھتا ہون گدائی کا

ہر اک گمراہ کو کیون راہ بتلائین نہ ای آثم
خضر سے بڑھکے تھا اونکا طریقہ رہنمائی کا

لو گل نعت نبی کا خامہ گلچین ہو گیا
ہر ورق دیوان کا میرے باغ رنگین ہو گیا

وصف لبہاے محمد نظم جب مین نے کیا
پھر تو جو نکلا سخن منہ سے وہ شیرین ہو گیا

جو پھرا محبوب خلاق دو عالم سے ذرا
اوسکا سب جاتا رہا ایمان بیدین ہو گیا

گل کی بو آئی جو لکھا وصف روے شاہ دین
زلف کی تعریف سے ہر حرف مشکین ہو گیا

جان لو اوسکو کہ ہی وہ نام احمد پر نثار
مال و زر کو جو تصدق کر کے مسکین ہو گیا

فی الحقیقت ہمکو چارہ کچھ نہین تقدیر سے
جو کہ ہونا تھا وہی روز نخستین ہو گیا

شاد ای آثم حقیقت مین اوسیکو جان لو
جو رسول اللہ کی فرقت مین غمگین ہو گیا

جب مرے پیش نظر شہ کا مدینا ہوگا
پھر تو روضے کی زیارت کا قرینا ہوگا

عشق کامل مجھے دیگا جو خدا احمد کا
داغ الفت سے منور مرا سینا ہوگا

پار ہو جائینگے دریاے الم سے ہم سب
جوش پر رحمت حق کا جو سفینا ہوگا

زندگی مین جو مدینے کو نہ مین جاؤنگا
پھر تو کچھ مرنے سے بڑھکر مجھے جینا ہوگا

شرع احمد پہ تو ہر وقت چلا کر آثم
یہی جنت کا ترے واسطے زینا ہوگا

الٰہی دوست ترا دلبر یگانہ ہوا
یہی ہی وجہ کہ قربان سب زمانہ ہوا

خدا کی راہ مین دیتا ہی جو کوئی منعم
اوسی کے واسطے کُل غیب کا خزانہ ہوا

حبیب حق کی صفت سے یہ روشنی پھیلی
کہ مثل مجلس انجم تمام خانہ ہوا

نکیون ہو روشنی ہر دم نبی کی تربت پر
خدلے پاک کی رحمت کا شامیانہ ہوا

مثال نغمے کے نالہ کیا محبت مین
دہن سے صل علے کا عیان ترانہ ہوا

الٰہی وہ بھی دن آئے کہ سب کہین ملکر
مدینے آثم ناشاد بھی روانہ ہوا

کیا ہو ادا ے جو رجواب اوسکے ناز کا
محبوب جو زمانے مین ہو بے نیاز کا

پابند جو بشر ہو ہمیشہ نماز کا
کیونکر بھرین نہ حورین دم اوس پاکباز کا

اللہ جب بتائے حقیقت کا راستہ
پھر سیکھیں کس لیے یہ طریقہ مجاز کا

یارب چھڑا نے مجھے تو محمد کے واسطے
قیدی ہوا ہوں میں ہوس حرص و آز کا

غم کیا مجھے میں غلام نبی کا ہوں شیفتہ
آیا ہی ہاتھ سلسلہ عمر دراز کا

روشن ہو میرا نام نہ کیوں بزم دہر میں
عادی ہوں مثل شمع میں سوز و گداز کا

وہ میکدے میں دہر پیتا ہوں میں شراب
جسکے لیے ہی شرع میں فتوی جواز کا

رد ایک کو کیا تو کیا ایک کو قبول
عقدہ کھلا کسی پہ نہ خالق کے راز کا

اللہ ری شان شاہ کی صورت تو دیکھیے
دم بند جس سے ہوتا ہی آئینہ ساز کا

آتا زبان پہ نام محمد ہی بار بار
مثل اویس کشتہ ہوں میں تیغ ناز کا

عصیان کو میرے بخشد لے اپنے کرم سے تو
یارب ہی تجکو واسطہ شاہ حجاز کا

کیا ہی بھروسا زیست کا طیبہ کو جلد چل
آثم نہ کر خیال نشیب و فراز کا

شافع روز جزا جب سے پیمبر ہو گیا
خلد ملنے کا یقین ہمکو مقرر ہو گیا

کیا رخ پر نور کو تشبیہ دوں میں چاند سے
کفش پا سے جب خجل مہر منور ہو گیا

چہرۂ اقدس سے شرمایا گل باغ ارم
زلف سے شرمندہ شاہا مشک اذفر ہو گیا

دونوں عالم میں ہوا حاصل مجھے عز و وقار
جب سے جاری نام شہ میری زبان پر ہو گیا

آپ کے جسم مطہر کا بھلا کیا وصف ہو — جسطرف گذرے وہی کوچہ معطر ہو گیا

جب پسا مین سنگ فرقت سے بھی کے مونہو — جسم میرا خنجر ایمان کا جوہر ہو گیا

یاد جب آئے دم گریہ در دندان مجھے — میرا ہر آنسو جہانمین رشک گوہر ہو گیا

جب کیا نام مبارک آپکا مین نے رقم — میرا دیوان چرخ چارم کے برابر ہو گیا

وصف ابروے محمد ہو گیا جسمین رقم — شعر وہ کفار کو مانند خنجر ہو گیا

نعت احمد نے بڑھایا رتبہ ای آثم مرا
مین بھی اب مشہور عالم مین سخنور ہو گیا

نعت گوئی مین مجھے حاصل مزا ہو جائیگا — ہر سخن میرا بھی مقبول خدا ہو جائیگا

جاؤنگا کس دن مدینے کو زیارت کے لیے — یا الٰہی کب یہ حاصل مدعا ہو جائیگا

کی ہی مین نے عمر ساری نعت گوئی مین بسر — میرا حامی روز محشر مصطفےٰ ہو جائیگا

جب خدا پونہچائیگا ہمکو مدینے کے قریب — پھر تو اپنا سبز نخل مدعا ہو جائیگا

دھیان ہی مدح نبی کا ہر گھڑی آثم تجھے
ہی یقین بالخیر تیرا خاتما ہو جائیگا

یا الٰہی کہین لڑجائے مقدر اپنا — ساتھ سردار دو عالم کے ہو محشر اپنا

پھر تو سوتا ہوا جاگ اوٹھے مقدر اپنا — تم جو رویا مین دکھادو رخ انور اپنا

مدعا ہی یہی ہر وقت مین داور اپنا
نعت احمد کے سبب حال ہو بہتر اپنا

کسطرح فخر رسولون کا نہ مین اوسکو کہون
دونون عالم کا ہی مختار پیمبر اپنا

حشر مین دیکھکے امت یہ کہیگی ہمکو
دیکھلو آتا ہی وہ شافع محشر اپنا

ہند سے ہمکو مدینے مین بلا لیجے جلد
اسجگہ اب تو گذارا نہین دم بھر اپنا

حشر کے روز نبی ساقی کوثر ہونگے
پھر نہ کیون سمجھین کہ ہی چشمۂ کوثر اپنا

یا الٰہی کہین دیدار محمد ہو نصیب
چین اک دم نہین پاتا دل مضطر اپنا

یہ تمنا ہی الٰہی جو مدینے پونہچین
آستانے پہ رہے شاہ کے خم سر اپنا

مومنو ہمکو پسند آئے بھلا کیا عنبر
مدحت زلف سے ہی مغز معطر اپنا

آرزو ہی کہ کسی طور خدا پونہچائے
ہو مدینے کی زمین اور تن لاغر اپنا

مین گدا کوچۂ احمد کا ہون یہ خواہش ہی
روضۂ پاک کے نزدیک ہو بستر اپنا

عشق احمد کی ترقی ہی مدام ای آثم
کیا تعجب ہی کہ ہو خاتمہ بہتر اپنا

پریشان ہون کہون کیا حال مین اپنی تباہی کا
گناہون سے مرے دل پہ ہی اک دھبا سیاہی کا

خدا سے حشر مین کیونکر گناہون کو چھپاؤنگا
کریگا قصد اک اک عضو تن اوسکی گواہی کا

کھلایا سوز غم نے یہ کہ دم آنکھون مین باقی ہی
ہی میری صبح مین عالم چراغ صبحگاہی کا

گنہ کثرت سے ہین کیا پیش جائیگی دم محشر ۔ نہ منہ سے بات نکلیگی نہ موقع عذرخواہی کا

نکیونکر بات بنجائے زمانے مین تری آتش
کیا کرتا ہی اکثر ذکر تو فضل الٰہی کا

کچھ کیجیے علاج بھی درد شدید کا ۔ شربت مجھے پلائیے یا شاہ دید کا

اللہ نے جو ابروِ شہ کا دیا ہی انس ۔ اس وجہ داغ دل ہی ہمین چاند عید کا

ہی قرب ہر بشر سے نہین دور رب ذرا ۔ مضمون کھل گیا ہمین حبل الورید کا

کرتا ہون تازہ طرز سے ہر وقت مدح شاہ ۔ شہرہ نہ کیون ہو میرے کلام جدید کا

دوزخ کی آگ سے تو بچانا مجھے کریم ۔ رہتا ہی خوف صدمۂ یوم الوعید کا

جنت بغیر اوسکے نہ پاؤگے مومنو ۔ مالک وہی ہی قفل جنان کی کلید کا

شیدا ہون مصحف رخ شاہ زمن کا مین ۔ حافظ نہ کسطرح ہون کلام مجید کا

آتش تو راہ عشق کو طی کرکے جا عدم
نزدیک ہی یہ راہ سفر و بعید کا

اعلیٰ ہی سب سے رتبہ رسالت پناہ کا ۔ کیا اونکے آگے ذکر کسی بادشاہ کا

درپیش ہی ہر اک کے لیے منزل عدم ۔ اے دل خیال چاہیے کچھ زاد راہ کا

مٹ جائے میری ظلمت عصیان کسیطرح ۔ تیرے سوا نہین کوئی مجھ روسیاہ کا

آنکھیں ملوں جو روضۂ اقدس کی جا کے میں
کیوں ہو زیادہ نور نہ میری نگاہ کا

کسطرح لیکے جائینگے محشر کے روز آہ
گٹھا ہمارے سر پہ ہی بار گناہ کا

ہی جا لے شکر امت احمد ہوے جو ہم
آیا وسیلہ ہاتھ رسالت پناہ کا

گو آپ اپنے پاس نہ رکھتے تھے مال و زر
پر تھا خیال خلقِ خدا کی رفاہ کا

اللہ نے وہ اوج دیا ہی رسول کو
بڑھکر ہی رتبہ مہر سے جنکی کلاہ کا

آگے ہمارے کیا ہی نکیرین کا سوال
کافی ہی ذکر اشہد ان لا الہ کا

نعت نبی مین خوب یہ آثم کہی غزل
صل علے کا شور ہی غل واہ واہ کا

کس زبان سے ہو شکر داور کا
عشق ہمکو دیا پیمبر کا

تو بچانا طفیل حضرت کے
یا الٰہی خطر ہی محشر کا

روی رنگین کے ہو سکے ہم مثل
یہ کہان حوصلہ گل تر کا

کیا بیان ہو صفای روے نبی
ہی خجل آئینہ سکندر کا

تشنہ لب کب رہیگی یہ امت
ہاتھ آئے گا جام کوثر کا

وصف دندان مصطفے ہی رقم
رتبہ ہر نقطے کو ہی گوہر کا

کر سکے یہ زبان کیا مدحت
ہی محمد حبیب داور کا

خلد کو جاؤن گا نہ خوش ہو کر
مین ہون مشتاق آپکے در کا

یا الٰہی یہ نفس شیطان ہی
ظلم دکھلا نہ اس ستمگر کا

مین ہون عاشق رسول کا آثم
مجکو کیا غم ہی روز محشر کا

گنا ہون مین سب عمر کھو یا کیا
نہ جاگا مرا بخت سویا کیا

ادا کیون نہ کرتا مین شکر خدا
زبان کو مری حق نے گویا کیا

مین اس کشت دلمین ریاضت کے ساتھ
ترے تخم الفت کو بویا کیا

میسر نہ دیدار حضرت ہوا
مین اس غم مین ہر وقت رویا کیا

رہا نعت لکھتا مین آثم مدام
قلم اپنا موتی پرویا کیا

یارب کہین زمین نہ تھی آسمان نہ تھا
بس تو ہی جلوہ گر تھا کسیکا نشان نہ تھا

تعریف تیری کرتے سراسر تھا یہ محال
قابل تری صفت کے ہمارا دہان نہ تھا

دنیا مین رہکے اوسکی عبادت نہ بھولتے
عقبے کا کام کچھ ہمین بار گران نہ تھا

مہر رسول پاک کی چمکی جو روشنی
دیکھا جو پھر تو ماہ کا جلوہ عیان نہ تھا

اچھا ہوا خدا نے جو قرآن مین مدح کی
قابل ثنا سے شہ کے ہمارا دہان نہ تھا

تنہائی مین رہی شب معراج بات چیت
اللہ و مصطفے کے کوئی درمیان نہ تھا

شکر خدا ادا کرون کیون مین نہ رات دن
ایسی کہونگا نعت یہ ہرگز گمان نہ تھا

روشن کیا تھا نور نبی نے جہان جب
تارے نہ تھے بروج نہ تھے آسمان نہ تھا

آفاق مین ولادت حضرت کا شور تھا
ہر جا تھا ذکر پاک محمد کہان نہ تھا

آثم غم حضور نے دی آبرو تمہین
پہلے تو آنسوؤن کا یہ دریا روان نہ تھا

اعجاز مصطفے کا فلک پر اثر ہوا
انگشت کے اشارے سے شق القمر ہوا

دندان مصطفے کا جو ہر دم خیال تھا
گرتے ہی آنسو آنکھ سے اپنی گہر ہوا

وہ پھل ملے الٰہی کہ سب خلق یہ کہے
تو نخل نعت سے اسے حاصل ثمر ہوا

کس روز ہمنے نعت نہین کی رسول کی
کسدن نہ روز حشر کا خوف و خطر ہوا

جائینگے کرتے راہ مین ہم سجدے شکر کے
جسدن ہمارا جانب طیبہ سفر ہوا

شہرہ نکیون ہو سارے زمانے مین مدح کا
میرے تو دلمین عشق محمد کا گھر ہوا

آثم ہلال ہوگیا مصرع ترا ہر اک
ابرو کا وصف جب سے تجھے مد نظر ہوا

کیونکر کرون نہ شکر مین پروردگار کا
عاشق کیا ہے مجھے شہ عالی وقار کا

کرتا رہا مین یاد سکے زلف گاہ رخ
میرا ہوا وظیفہ یہ لیل و نہار کا

جو کوئی راہ حق پہ چلے روز حشر مین
رتبہ زیادہ ہو اوسی گنہگار کا

بے آپ کی مدد کے ٹھکانا کہین نہین
ہر وقت مجکو خوف ہی روز شمار کا

مین نے جو وصف چہرۂ رنگین کیا رقم
دیوان کا ہر ورق ہوا تختہ بہار کا

مین پیرو رسول ہون شیطان کریگا کیا
لاحول کام کرتا ہی خنجر کی دھار کا

دندان شہ کے سامنے آئے اگر کبھی
رتبہ رہے نہ کچھ گہر آبدار کا

طیبہ مین جا کے میری اجل آئے ای خدا
گو بد ہون پر خیال ہی انجام کار کا

آتش کے جو گناہ ہین وہ جلد ہون معاف
تیرے سوا نہین ہی کوئی آمرزگار کا

صدقۂ احمد سے رتبہ روز محشر دیکھنا
مومنو ظل لوائے حمد سر پر دیکھنا

دفتر اعمال بد کو کردے نیکی سے بدل
اسطرف بھی اک نظر ای مہر پرور دیکھنا

کیون نہ فوج اشک پر نازان ہون ہم ای مومنو
جائیگا کفار کا دوزخ مین لشکر دیکھنا

سب شفاعت سے نبی کے چھوٹینگے روز جزا
انبیا ہونگے کھڑے نزدیک منبر دیکھنا

پاس اپنے کسکو خالق نے بلایا ہی بھلا
ذات حضرت کا شرف اللہ اکبر دیکھنا

عاشق حضرت ہون مین آنسو بہانا کام ہی
آگ کو ٹھنڈا کرے گا دیدۂ تر دیکھنا

ابتدا سے ہون مین شیدائی ترے محبوب کا
چشم رحمت سے ادھر ای میرے داور دیکھنا

حق تو یہ ہی ای مرے رزاق یہ تیرا ہی کام
رزق پونہچانا سبھون کو اور برابر دیکھنا

آپ کے صدقے سے آثم پر نہو کچھ بھی عذاب
اوسکی جانب میرے آقا میرے سرور دیکھنا

جان کھونا عشق احمد مین گوارا ہوگیا
تو بلند اپنے مقدر کا ستارا ہوگیا

عاشقان روے احمد نے جو کھولی چشم دل
مہر گردون و برد اونکے شرارا ہوگیا

کیا کرون اعجاز کا اونکے بیان ای مومنو
ماہ بھی جنکے اشارے سے دو پارا ہوگیا

جا چکی تھی ہجر مین جان عزیز ای شاہ دین
وعدۂ دیدار محشر پر سہارا ہوگیا

اختر قسمت ہوا اونکا درخشان مثل مہر
جنکو حاصل آپکے رخ کا نظارا ہوگیا

کیا کیا اعجاز تمنے شاہ بے دیکھے ہوے
آثم دل خستہ کیون عاشق تمھارا ہوگیا

گو آج تک مدینے نہ یہ مبتلا گیا
دل سے مگر نہ عشق حبیب خدا گیا

صدقے سے زلف کے خطا ہو مری معاف
ابر سیاہ دل پہ گناہون کا چھا گیا

دل مین بھرے ہین سیکڑون مضمون نعت کے
حیرت کی جا ہی کوزے مین دریا سما گیا

جائیگا رو سیہ بھی زیارت کے واسطے
جسدم کہ سوی طیبہ کوئی قافلا گیا

روز ازل سے عشق محمد ہوا مجھے | آنکھون سے کب تصور شاہ ہدا گیا
جاؤن جو ہند سے سوے طیبہ تو ہو یہ شور | صرصر کا جھونکا باغ کی جانب گیا گیا

آثم خدا کے فضل سے سارق نہین ہین ہم
باندھا ہی جو ذہن مین مضمون آگیا

ہی نعت نبی شام و سحر کام ہمارا | واعظ سے ہی بڑھکر کہین اسلام ہمارا
بھیجا جو درود آپ پہ رحمت ہوئی نازل | اللہ نے بخشا ہمین انعام ہمارا
دیوان مین رقم نعت محمد ہی سراسر | مٹنے کا نہین دہر سے اب نام ہمارا
تا مرگ رہے نعت کے کہنے کا ہمین شوق | بہتر ہو الٰہی کہین انجام ہمارا
دیتا رہا دھوکے ہمین شیطان ہزارون | کھویا اسی کم بخت نے آرام ہمارا
اب درد جدائی سے نہین جان بلب نیز | پہونچا دے صبا جاکے یہ پیغام ہمارا

آثم کی طرح نعت کا ہی شغل ہمین بھی
صد شکر کہ کیا خوب ہی اب کام ہمارا

جلوہ نظر اللہ کا ہر شان مین آیا | پر یہ ہی حیرت کہ نہ پہچان مین آیا
طاعت سے نہ غافل رہو اللہ و نبی کی | ہی حکم الٰہی یہی قرآن مین آیا
حضرت کی اطاعت سے جو کوئی ہوا منکر | واللہ خلل اوسکے تو ایمان مین آیا

حق نے جو بلایا تو سواری کو براق ایک　　جبریل جنان سے لیے آن مین آیا

جانا کہ تجھے عشق محمد کا ہی آثم
جب وصف نبی کا ترے دیوان مین آیا

کیا نعت نبی مین مجھے دعوی ہو رقم کا　　عاجز ہی زبان حوصلہ ہی پست قلم کا
پیرو ہون جو محبوب خدا کا مین ازل سے　　ہون مستحق اللہ کی بخشش کا کرم کا
خال رخ حضرت کا جو رہتا ہی تصور　　شاید کہ ستارہ ہی مرے بخت کا چمکا
نعت نبوی کہنے سے دل شاد ہی اپنا　　اندیشہ نہین کثرت اندوہ والم کا
کچھ خوف نہین کثرت عصیان سے کہ ہمکو　　محشر مین وسیلہ ہی شہنشاہ امم کا
مداح نبی خسرو اقلیم سخن ہی　　رتبہ ہی یہ سلطان عرب کا نہ عجم کا
روغن ہی مرا خون تو فتیلہ ہین رگین سب　　شعلہ دل پر سوز ہی مصباح حرم کا

ہون بلبل شیدائے گلستان مدینہ
آثم مری نظرون مین ہو کیا رتبہ ارم کا

کرون کیا وصف مین شاہا تری شیرین بیانی کا　　بیان آتا ہی صادق حکم مجھ بے زبانی کا
کرون کیونکر نہ مین ذکر خدا و مصطفی ہر دم　　بھروسا کچھ نہین ہی مجکو اپنی زندگانی کا
شب معراج جب آئے تو شہ کے جلوہ رخ سے　　مثال طور روشن ہو گیا گھر ام ہانی کا

مین کتنی جلد نعت سرورِ دین نظم کرتا ہون
کرین انصاف تو شاعر طبیعت کی روانی کا

گنہگارون کی بخشش ہوگی محشر مین شفاعت سے
یہ امت کے لیے مژدہ ملا ہی شادمانی کا

غمِ عشقِ رسولِ پاک سے مغموم رہتا ہون
ملے کیونکر نہ خلعت مجکو عیشِ جاودانی کا

رسول اللہ کے مین چہرۂ انور کا عاشق ہون
جگر پر داغ روشن ہی مرے سوزِ نہانی کا

حقیقت مین فقط نام خدا رہجائیگا باقی
ہی سامان جسقدر مٹجائیگا سب دارِ فانی کا

کلامِ نعت تیرا کیون پسند آئے نہ عالم کو
جہان قائل ہی ای آثم تری شیرین زبانی کا

ردیف بای موحدہ

یا الٰہی میری آنکھون کو بصیرت ہو نصیب
خواب ہی مین روی انور کی زیارت ہو نصیب

یا الٰہی آرزوی دل ہماری ہی یہی
مصطفےٰ کی دن قیامت کے زیارت ہو نصیب

ہون مین مداحِ حبیب حق عجب کیا روزِ حشر
آب کوثر ہاتھ آئے اور جنت ہو نصیب

یا الٰہ العالمین مجکو طفیل ذات پاک
زندگی مین کیا پسِ مُردن بھی رحمت ہو نصیب

گرچہ عاصی ہون مگر امت مین ہون حضرت کی مین
کیا تعجب ہی اگر مجکو شفاعت ہو نصیب

یا الٰہی فضل سے تیرے عکاسہ کی طرح
مجکو بھی اک بوسۂ مُہرِ نبوت ہو نصیب

یا الٰہی رات دن مین بندگی کرتا رہون
اعتکافی طور ہو ہر وقت خلوت ہو نصیب

یا الٰہی شہ کا چہرہ وقت مرگ آئے نظر
جب نکیرین آئین مرقد مین زیارت ہو نصیب

یا الٰہی ہر گھڑی وردِ زبان ہو والضحیٰ
مصحفِ روئے محمد کی تلاوت ہو نصیب

یا الٰہی جلد اب میری دعا مقبول ہو
شرع پر قائم رہوں تیری اطاعت ہو نصیب

یا الٰہی مین مدینے مین پہونچ جاؤن شتاب
دل کا نکلے حوصلہ حضرت کی زیارت ہو نصیب

یا الٰہی ابروئے شہ کا رہے ہر دم خیال
یہ ہی تلوار ہو اس سے شہادت ہو نصیب

یا الٰہی یہ تمنا ہو کہ آثم کی طرح
ذرۂ ناچیز کو بھی کارِ مدحت ہو نصیب

یہ قلم کو نہین طاقت جو لکھے شانِ عرب
رحمتِ حق سے بھرا پاتے ہین میدانِ عرب

یہی حسرت ہے الٰہی مرے دل مین ہر دم
مرے سر پہ ہو پڑی خاکِ بیابانِ عرب

کیا کرون سیر مین باغون کی مدینے کو چلون
اپنا ہمسر نہین رکھتا ہے گلستانِ عرب

اپنے محبوب کا خالق نے بنایا مسکن
پھر نہ کس طرح سے ہر جان ہو قربانِ عرب

ہر ولایت پہ فضیلت نہ ہو کیونکر اوس کو
جب رسولِ دو جہان خود ہون ثنا خوانِ عرب

ہان مدینے کو چلے جاتے ہین ابر ہر سال
کیا قیامت ہے کہ بندہ نہین شایانِ عرب

تاج عزت کا سرِ شہ پہ مزین ہو نہ کیون
درِ دولت کے ہون خدام جو شاہانِ عرب

نور مین جلوۂ خورشید سے بھی کچھ بڑھ جائے
ماہ بن جائے اگر شمعِ شبستانِ عرب

بعد مرنے کے وہین قبر بنے گی آثم
ہے سے تا حشر بھی چھوٹیگا نہ میدانِ عرب

منبع لطف و عنایات تھی معراج کی شب
احد و احمد کی ملاقات تھی معراج کی شب

وصف معراج کا ہو کلک سے کسطرح رقم
لاکھ راتون کی مگر رات تھی معراج کی شب

دھیان تھا امت عاصی کا نبی کو ہر دم
لب پہ حضرت کے مناجات تھی معراج کی شب

جانے ہاتھ آیا تھا کیا شاد تھین جو ریسب کیون
یہ نہ ظاہر ہوا کیا بات تھی معراج کی شب

نور اللہ کا تھا جلوہ نما ای آتش
یا محمد کی فقط ذات تھی معراج کی شب

آرزو ہی جاؤنمین ای دل مدینے کے قریب
ہون تڑپ کر جلد اب داخل مدینے کے قریب

فوق ہی شاہان عالم پر وہ جسے ہر طرح
ای فلک رہتے ہین جو سائل مدینے کے قریب

لوح دل پر لکھ لے عدل شاہ دین کا وہ بیان
کوئی جا نکلے اگر عادل مدینے کے قریب

کسلیے پھرتا ہی ای نادان تو ہر ایک جا
دولت کونین ہی حاصل مدینے کے قریب

بے تکلف ہوتے ہین اسرار غیبی منکشف
جب پہونچتا ہی کوئی کامل مدینے کے قریب

کسطرح عاصی ہین وہ جو پہونچ جائین وہان
رحمت حق ہوتی ہی نازل مدینے کے قریب

ہند کے شہرون مین گھر آتش بنا ہی عبث
کر تو مسکن جا ای غافل مدینے کے قریب

ردیف تای فوقانی

کرون اب کس زبان سے مین بیان مولد حضرت
فرشتے جانتے ہین عز و شان مولد حضرت

خدایا جلد جا پونہچون مدینے یہ تمنا ہی
رہون مین دیکھتا ہردم مکان مولد حضرت

حقیقت مین زمین و آسمان سے بڑھکے رتبہ ہی
برابر لامکان کے ہی مکان مولد حضرت

گذر ایسی مبارک جا پہ کب شیطان کا ہوتا
فرشتے سیکڑون تھے پاسبان مولد حضرت

کبھی چومون زمین کو اور کبھی الفت سے سر رگڑون
خدایا ہو میسر آستان مولد حضرت

زیارت انکی بھی کرلون تو بیحد مجکو شادی ہو
عجب رکھتے ہین رتبہ زائران مولد حضرت

شرف پایا ہی ایسا دونون عالم ہوتے ہین قربان
ہی بڑھکر آسمان سے عزوشان مولد حضرت

مین کیا ہون اور زبان میری کیا ہی جو وصف ہو آثم
تعجب مین ہین سارے مدح خوان مولد حضرت

رہے گی بعد مردن یاد شان مولد حضرت
زمین خلد پر ہو گا گمان مولد حضرت

جو منکر ہین کہو جو جا ہو حق مین انکے اور زیبا ہی
بہشتی ہین بہشتی دوستان مولد حضرت

خوشا قسمت مشرف رہتے ہین دم زیارت سے
عجب رکھتے ہین رتبہ زائران مولد حضرت

برستی رہتی ہی ہردم وہان پر رحمت یزدان
وہ اعلی ہی زمین دلستان مولد حضرت

بیان کر تو شرف اوسکا برابر وعظ مین واعظ
ہمارے دل کو کھینچے گا بیان مولد حضرت

نہ کیونکر اشتیاق دل سے ہین اسکو پڑھون ہردم
نہین قرآن سے کم داستان مولد حضرت

نہین ہی صبر کی طاقت مثال آثم کے اب مجکو
خدایا جلد دکھلادے مکان مولد حضرت

حق سے احمد کی ملاقات تھی معراج کی رات
لطف تھا اور نئی بات تھی معراج کی رات

بخشواتے وہ نہ اللہ سے امت کیونکر
حق کی جانب سے مدارات تھی معراج کی رات

واہ کیا عاشق و معشوق مین تھے راز و نیاز
سچ تو یہ ہی کہ عجب بات تھی معراج کی رات

دھیان امت کا اسے کہتے ہین پیش خالق
لب پہ احمد کے مناجات تھی معراج کی رات

قید ابلیس ہوا سخت بلاؤن مین پھنسا
اوسکو تو مورد آفات تھی معراج کی رات

مشعلین نور کی ہر ایک جگہ روشن تھین
بٹ رہی نور کی خیرات تھی معراج کی رات

کیون بلایا تھا محمد کو فلک پر آثم
کوئی واقف نہین کیا بات تھی معراج کی رات

چل مدینے کو دلا مدت ہوئی رویا بہت
بخت تیرا اب تو جاگا گرچہ تھا سویا بہت

کیا کرین ناچار ہین دھبا نہ عصیان کا مٹا
آنسوؤن سے نامۂ اعمال کو دھویا بہت

ہین نبی کی وہ مدح جو مقبول خالق ہوگئی
یون تو نعت شاہ مین ہوتے رہے گویا بہت

پھل نہ آنا تھا نہ آیا کیا کرین اسکا علاج
کشت دل مین ہمنے گو تخم عمل بویا بہت

جز شفاعت کے نہ آیا ہاتھ کوئی سلسلہ
مغفرت کی امت عاصی رہی جویا بہت

یا الٰہی روضۂ اقدس پہ جاگون عمر بھر
کھو دیا غفلت نے مجکو ہند مین سویا بہت

زائرون نے جب غلاف قبر شہ لا کر دیا
پھر تو آنکھون سے لگا کر اوسکو مین رویا بہت

مدح کرتا ہون تمھاری مفلس و ناچار ہون
یا نبی اسکا صلہ تھوڑا سا تم دو یا بہت

یا الٰہی یون تو آثم بھی سیہ کار و نمین تھا
پر رہا نعت رسول اللہ مین گویا بہت

ردیف تای مثلثہ

الفت مین آپ کی ہون مین بیمار الغیاث
شاہا مجھے دکھائیے دیدار الغیاث

یارب رہائی مکر سے شیطان کے ملے
بہکا رہا ہی مجھکو یہ مکار الغیاث

ای نخلبند باغ جہان رحم کر ذرا
آتا ہی یاد وہ گل رخسار الغیاث

عشق نبی مین جوش جنون نے مجھے بڑھا
ثابت رہا نہ جبہ نہ دستار الغیاث

مین صدمۂ فراق سے کانٹا ہون سوکھکر
ای باغ قدس کے گل بیخار الغیاث

وہ آپ کے مریض کو اچھا نہ کر سکا
شہرہ مسیح کا ہوا بیکار الغیاث

بہر خدا دکھا دین لب جانفزا کو آپ
مرتے ہین لاکھون آپکے بیمار الغیاث

مدح کرنا راہ نعت کا مشکل ہی کیا کرون
لاکھون یہان بہک گئے ہشیار الغیاث

آثم کو بس تھی دولت عشق محمدی
بیفائدہ کیا اسے زردار الغیاث

مومن و ایمان کا گلستان ہی فرمان حدیث
دل مین قرآن تو لب پر گل خندان حدیث

اہل اسلام کرین پیروی شرع خدا
فقہ کا ہی یہی فرمان یہی فرمان حدیث

دین و دنیا مین نہ کیونکر ہون وہ سب سے اعلی
ہون جو احمد پہ فدا اور ہون قربان حدیث

سنت احمد مرسل پہ مراد دل ہون شاہ
جان رہے حق پہ فدا مین ہو قربان حدیث

نام کو بھی نہ رہی ظلمت عصیان باقی
جلوہ گر جب سے ہوا مہر درخشان حدیث

کیون نہ مقبول ہو درگاہ مین آثم کا کلام
پیرو حکم الٰہی ہی ثنا خوان حدیث

مصطفے کی کیون نہین ہوتی ہی رویت الغیاث
درد فرقت سے نہین ہی مجھ مین طاقت الغیاث

مجکو طیبہ مین بلالو جلد ای والا نسب
ہند مین کرتا رہون کبتک شکایت الغیاث

تم بچاؤ گے مصیبت سے تو مین بچ جاؤنگا
سامنے ہی آج کل محشر کی صورت الغیاث

یا الٰہی روضۂ احمد پہ دم نکلے مرا
رہتی ہی دلمین مرے ہر دم یہ حسرت الغیاث

یا الٰہی کسطرح پہنچون مدینے کی طرف
مفلسی رکھنے لگی مجھسے محبت الغیاث

مجکو لیجاتا ہی کب سوے مدینہ آسمان
دیکھیے کھلتی ہی کب طالع کی شامت الغیاث

بخت ای آثم کبھی لیجائے طیبہ کو مجھے
کی بسر اس آرزو مین ایک مدت الغیاث

ردیف جیم تازی

ہو پہلے سب سے خالق اکبر کی احتیاج
بعد اسکے پھر ہو شافع محشر کی احتیاج

دندان آبدار نبی کا ہون شیفتہ
مجکو نہین ہی گوہر و اختر کی احتیاج

ہر دل کو آرزو ہی کہ عشق نبی ملے / ہر آنکھ کو ہی دید پیمبر کی احتیاج

طالب نکیون تمہاری ہی ایت کے سب ہین / وہ کون ہی جسے نہین رہبر کی احتیاج

جنت مین جاؤن گا تو کہونگا رسول سے / مجھ پیاسے کو ہی ساغر کوثر کی احتیاج

محشر مین یہ کہے گی شفاعت پکار کر / ہی کشتیِ نجات کو لنگر کی احتیاج

سب کچھ دیا ہی اسکو خدا نے طفیل شاہ / آثم کو ہی درم کی نہ کچھ زر کی احتیاج

رتبہ سرور نے کیا ہی پایا آج / حق نے افلاک پہ بلایا آج

حورون نے چوم کر قدم شہ کے / بخت خوابیدہ کو جگایا آج

حشر مین سب کہینگے حق نے تمہین / سید المرسلین بنایا آج

نعت کہنے سے اپنے رتبے کو / کچھ فزون آسمان سے پایا آج

کیون نہ خوش ہون کہ ہمکو واعظ نے / مژدۂ مغفرت سنایا آج

حلقۂ زلف کی بلائین لین / طوق کس نے یہ پنہایا آج

شب معراج کہتے تھے قدسی / حق نے جلوہ تمہین دکھایا آج

ق

ہو کرم کی نظر ادھر بھی حضور / ہمنے مدت مین تمکو پایا آج

جلد طیبہ دکھا دے آثم کو / یہ دعا اسکی ہی خدایا آج

ہر بشر کو حشر مین ہوا انبیا کی احتیاج
انبیا کو ہو محمد مصطفے کی احتیاج

اپنے گھر کا جب کرے مختار اونکو کبریا
کیون نہو ہر اک کو ایسے پیشوا کی احتیاج

ہم تو عاشق ہین نبی پاک کے رخسار کے
ہی ہمین والشمس کی یا والضحے کی احتیاج

واسطے حضرت ہی کے پیدا ہوئی یہ کائنات
تھی نہ کچھ اللہ کو ارض و سما کی احتیاج

یا الٰہی شربت دیدار ہووا ابتو نصیب
مجھ مریض احمدی کو ہی شفا کی احتیاج

ہم مریض عشق احمد ہین ہمین غم ہی خوشی
ای طبیبو کچھ نہین ہمکو دوا کی احتیاج

دے گل باغ رسالت کو مرے جا کر خبر
اسلیے رکھتا ہون مین باد صبا کی احتیاج

دین و دنیا کا خدا نے اونکو مالک ہی کیا
اونسے بر آئے نہ کیون شاہ و گدا کی احتیاج

چشم دل آثم کی کرتی ہی اشارا دمبدم
ہی بجای سرمہ خاک کفش پا کی احتیاج

اک آن مین پہونچے شہ داور شب معراج
خالق سے ملے جاکے پیمبر شب معراج

محبوب کی خاطر تھی جو اللہ کو منظور
ہر چرخ پہ تھا نور کا بستر شب معراج

یہ رنگ دکھایا شب معراج نے تازہ
گلدستے بنے چرخ پہ اختر شب معراج

حضرت کے جو دشمن تھے انھین غم تھا قلق تھا
پر عیش کے سامان تھے گھر گھر شب معراج

خلوت تھی نکیون ہوتین بہم راز کی باتین
یا آپ تھے یا خالق اکبر شب معراج

امت کی شفاعت کا سبب ہی کہ خدا سے — پایا ہی لقب شافع محشر شب معراج
آمد کی خبر سنکے ملائک تھے بہم خوش — باندھے تھے پر سب نے فلک پر شب معراج
ٹپکا جو پسینا رخ شہ سے دم گلگشت — کچھ اور ہوا خلد معطر شب معراج

معراج کے آتم ہون بیان تیرے مزے کیونکر
تھی مثل شب قدر منور شب معراج

خالق نے محمد کو بلایا شب معراج — کس لطف سے دیدار دکھایا شب معراج
جبرئیل نے پر مل کے کف پای نبی پر — سوتے سے محمد کو جگایا شب معراج
لحظے مین کیا آپ نے طی ساتون فلک کو — گھر دم مین براق آپ کو لایا شب معراج
کہتے تھے ملک دیکھکے حضرت کا رخ صاف — لو نیر اعظم نکل آیا شب معراج
جس وقت ہوا لطف الٰہی تو نبی نے — سجدے کے لیے سر کو جھکایا شب معراج
نزدیک گئے حق کے ہوئین راز کی باتین — واللہ کہ کیا مرتبہ پایا شب معراج
ہر ایک کی بخشش کا لیا وعدہ خدا سے — جو حال تھا امت کا سنایا شب معراج

آتم ہوئے حیران ملک دیکھکے جسکو
اللہ نے وہ رتبہ بڑھایا شب معراج

اللہ سے احمد ہوئے واصل شب معراج — ہر طرح کی عزت ہوئی حاصل شب معراج

خال رخ پرنور سے شرمندہ تھے تارے
اور رخ سے خجل تھا مہ کامل شب معراج

یہ تیز تھی رفتار براق نبوی کی
اک دم مین گیا سیکڑون منزل شب معراج

مہتاب تھا روشن تو منور تھے ستارے
ترتیب تھی گر دون پہ بھی محفل شب معراج

جتنے تھے ملک پڑھتے تھے واللیل کی سورت
والشمس کے جبریل تھے شاغل شب معراج

سب خوش تھے یہ آتی تھی صدا چار طرف سے
آ پونہچے فلک پر شہ عادل شب معراج

شک بخشش امت مین کچھ آثم نہین باقی
شہ جا کے سند لائے ہین کامل شب معراج

گوہر ہین وصف شاہ کے درج دہن مین آج
ہو کیون بھرا نہ لطف ہمارے سخن مین آج

حاصل ضرور ہو گی اوسیکو بہشت گل
مر جائیگا جو عشق رسول زمن مین آج

گیسوے مصطفے کے یہ ہوتا ہی روبرو
خوشبو ذرا رہیگی نہ مشک ختن مین آج

کرتا ہی وصف یہ دل غمگین رسول کا
جلوہ ہی روے عیش کا بیت الحزن مین آج

آثم نہین جو عشق محمد بڑھا ہوا
لگتا نہین ہی کیون دل محزون وطن مین آج

ردیف حای مہملہ

طیبہ دکھا دے بہر ہمیں کسیطرح
یارب ٹھکانے ہو دل مضطر کسیطرح

اللہ سے دعا یہی کرتا ہون مین مدام
سرور کے ساتھ ہو مرا محشر کسیطرح

رونے مین یاد رکھتا ہون دانتونکو اسلیے
ہر اشک تا ہو غیرت گوہر کسیطرح

کرتا ہون وصف زلف معنبر کا بار بار
تا یہ لب و دہن ہون معطر کسیطرح

بیتاب ہون بہت مین فراق حضور مین
یارب دکھادے روے منور کسیطرح

پیاسا ہون وقت نزع تو سر در یہ کہون
مجکو پلادو ساغر کوثر کسیطرح

نکلے چمک چمک کے یہ کہتا ہی ای فلک
خورشید ہو نہ آپکا ہمسر کسیطرح

ابلیس کے فریب مین آؤن نہ مین کبھی
مجھ سے الگ رہے یہ ستمگر کسیطرح

آثم کو نعت کہنے کا ہی شوق رات دن
ہمسر نہ ہوگا کوئی سخنور کسیطرح

سوتے مین کھینچتا ہون مین خمار کی طرح
دل جاگتا ہی طالع بیدار کی طرح

عصیان کا بار مجھپہ نہایت ہی ای خدا
پیدا ہی میرے رنج سے گنہگار کی طرح

افسوس ہی کہ بوجھ سے عصیان کے دبگیا
گٹھری وہ بھری تھی سرپہ مرے بار کی طرح

امید ہی کہ پہونچون مدینے مین جسگھڑی
تو گھومون گرد روضے کے پرکار کی طرح

شیطان کے مین جور سے عاجز ہون بسکہ
ظالم ہی یہ بھی نفس ستمگار کی طرح

حاصل ہوئی ہی ہجر نبی سے عجب بہا
داغ جگر ہی سینے مین گلزار کی طرح

مین ہون ترا فقیر عطا کچھ تو ہو مجھے
تیری طرف ہی ہاتھ طلبگار کی طرح

آثم کی یہ دعا ہی کہ ہو خاتمہ بخیر
ہر دم کھٹک رہی ہی اجل خار کی طرح

ہی میرے طرز نعت مین اسلام کی طرح
ہون مین تو خاص مجھ مین نہین عام کیطرح

لکھا جو کچھ ہی ظلمت عصیان کا ہمنے حال
پیدا سواد خط مین ہوئی شام کیطرح

مین عاشق رسول ہون محشر مین کیا عجب
ظاہر ہو میرے چہرے سے اسلام کیطرح

پونہچین گے آپ سوے مدینہ کہین نہ اور
سیکین گے ہم نہ گردش ایام کیطرح

بسمل کیطرح میرا پھڑکتا ہی عضو عضو
مضطر ہی روح بھی دل ناکام کیطرح

رحمت جو ہو تری تو رہائی نصیب ہو
عصیان نے مجکو پھانس لیا دام کیطرح

بندہ جو ہو خدا کا وہ دے مصطفے پہ جان
یہ دین کی روش ہی یہ اسلام کیطرح

جب تک نہ جم کے بیٹھونگا کوچے مین آپکے
پیدا نہ ہوگی کوئی بھی آرام کیطرح

نام رسول نقش ہو دل کے نگینے پر
تا نکلے دو جہان مین کوئی نام کیطرح

آثم مین جیسا آیا ہون ویسا ہی جاؤن بھی
آغاز کی مثال ہو انجام کیطرح

ردیف خای معجمہ

خالق کہین دکھائے نبی کا جمال رخ
رہتا ہی اندنون مجھے ہردم خیال رخ

ماہ تمام اپنا دکھائے گا کیا کمال
ظاہر ہر ایک پر ہی نبی کا کمال رخ

اے بس رشک آفتاب کا کیونکر گھٹے فروغ
پیدا ہو پھر زمانے مین کیونکر مثال رخ

کچھ بھی نہین ہی اختر گردون مین آب و تاب
شرمندہ ہو جو دیکھلے حضرت کا خال رخ

وہ دن بھی ہو کہ جلوۂ رخسار ہو نصیب
کرتا ہون ہر گھڑی مین خدا سے سوال رخ

آتش یہی ہی مہر قیامت کی آرزو
وہ دن خدا کرے ہو میسر وصال رخ

کمال شرم ہی مین کسقدر رہا گستاخ
تمھاری نعت کو کہکر مگر ہوا گستاخ

نبی پاک کے دندان کی کیا کرون تعریف
عبث حضور مین آیا گہر ہوا گستاخ

خدا کی شان کہان مہ کہان رخ انور
مقابلہ کیا رخ سے قمر ہوا گستاخ

اگرچہ سنگ در شاہ کے نہ لائق تھا
کیا جو سجدۂ طاعت یہ سر ہوا گستاخ

نہ خیرہ چشم تھا خورشید آسمان اتنا
رخ جناب پہ ڈالی نظر ہوا گستاخ

وہ بے ادب ہوا مشہور دونون عالم میں
نبی کی شان مین کوئی اگر ہوا گستاخ

نبی پاک کا دیکھا کرم جو آتش نے
تو ناز کرنے لگا سر بسر ہوا گستاخ

آئے نظر مدام جو دست خدا فراخ
کیونکر نہ اس غریب کا ہو حوصلا فراخ

ہر دم زبان پہ بخشش امت کا تھا سوال
کسدرجہ تھا رسول کا دست دعا فراخ

کیا منہ ہی میرا وصف مدینہ جو مین کرون
رحمت کے در وہان پہ تو ہین بجا فراخ

میری زبان پہ نعت محمد ہی دم بدم
شکر خدا کہ ذہن مرا ہو گیا فراخ

عیش و نشاط ہند پسند آئے کسطرح
کرتی ہی دل کو طیبہ کی آب و ہوا فراخ

سحبان کسطرح نہ آتش کو سب کہین
مدح نبی مین جو ہوئی فکر رسا فراخ

ردیف دال مہملہ

مین دل سے ہون ثنا خوان محمد
مری جان بھی ہی قربان محمد

مری یہ آرزو بر لا خدایا
کہ ہو جاؤن مین مہمان محمد

بنے رشک گل خورشید دم مین
بڑھے جو داغ ہجران محمد

زبان کو میری یہ طاقت کہان ہی
کرون مین جو بیان شان محمد

بشر کسطرح پھیرے حکم سے سر
ہین عرشی زیر فرمان محمد

بھرون مین گوہر مقصد سے دامن
طفیل وصف دندان محمد

الٰہی حشر مین مجکو ہنسانا
مین ہون دنیا مین گریان محمد

نبی کی قدر کیا جانے تو آتش
خدا ہی مرتبہ دان محمد

مجھے ہی انس گیسوے محمد
بسی ہی دل مین خوشبوے محمد

دکھادے ای خدا کوے محمد — رہا کرتا ہی دل سوے محمد
ابھی مٹ جائے داغ دل ہمارا — جو آجائے نظر روے محمد
کیا انگشت سے شق ماہ گردون — یہ دیکھو زور بازوے محمد
وہین ہو جائے وہ تفسیر قوسین — جو لکھون وصف ابروے محمد
پسند آئے نہ اوسکو مشک و عنبر — جو کوئی سونگھے خوشبوے محمد
پیے گی تشنہ امت اوسکا پانی — جو ہوگی حشر مین جوے محمد
بیان ہو رتبہ شاہ دین کا کیونکر — فلک ہین زیر قابوے محمد
مرا دل بن گیا خورشید انور — طفیل مدحت روے محمد
ہلال اپنا گریبان ہو نہ کیونکر — مجھے ہی عشق ابروے محمد
وہی ٹھہرے جہانمین صاف باطن — نظر جسکی پڑے سوے محمد
کوئی کیا خلق مین ہمسر ہو اونکا — خدا کو بھاتی ہی خوے محمد
خدایا جلد دکھلادے مدینہ — طفیل قد دلجوے محمد

نہ دیکھون پھر تو ای آتش مین جنت
جو آجائے نظر کوے محمد

الٰہی ہون مین بیمار محمد — دکھادے مجھکو دیدار محمد

دعا میری یہی ہر دم خدا سے / نظر آجائے رخسار محمد
مقر ہین ہم رسول حق کے دل سے / شقی کرتے ہین انکار محمد
عزیز خلق اونکی ذات ہو جائے / جو پائین ظل دیوار محمد
کہینگے روز محشر انبیا سب / شفاعت ہی مگر کار محمد
ہی زلفون پر گمان لیلۃ القدر / منور ہی شب تار محمد

دعا آتش کی ہی ہو مجھسے وہ نعت
جو ہو شایان آثار محمد

ہی شکر الٰہی کہ ہون شیدائے محمد / رکھتا ہون ازل سے مین تمنائے محمد
آباد بیابان مدینہ رہے مجھسے / ہو سر کو الٰہی مرے سودائے محمد
مین عاشق شیدا ہون مری نعت ہی مقبول / ہر شعر سراپا ہی سراپائے محمد
خورشید قیامت کو بھی وہ جانے ذرہ / دیکھے جو جمال رخ زیبائے محمد
کہتے تھے فلک پر شب معراج یہ قدسی / دیکھو تو ذرا رتبۂ اعلائے محمد
یہ جاہ یہ منصب نہ ملا ایک نبی کو / پیدا نہ ہوا دہر مین ہمتائے محمد
یہ آرزو رہتی ہی شب و روز الٰہی / ان آنکھون سے دیکھون مین تجلائے محمد
آنکھون مین لگاؤن مین اسے صورت سرمہ / ہاتھ آئے اگر خاک کف پائے محمد

ہر دم مری اللہ سے آثم یہ دعا ہے
دکھلا دے ذرا روضۂ زیبائے محمد

قرآن اگر ہے رخ نیکوے محمد
تو کعبہ سے کچھ کم نہین ابروے محمد

مدت سے تمناے زیارت ہے الٰہی
رویا ہی مین آجائے نظر روے محمد

ثابت ہو خطا مشک ختن جو کہون انکو
بڑھکر ہین شب قدر سے گیسوے محمد

محشر مین پلائینگے سب امت کو وہ ساغر
کوثر کو نہ کیونکر کہون مین جوے محمد

سب شیر کہین بیشۂ اسلام کا مجھکو
یارب کہین بنجاؤن سگ کوے محمد

اللہ سے ہر دم ہے یہی دل کی تمنا
ہر وقت رہے آنکھ مری سوے محمد

شق کر دیا انگلی کے اشارے سے قمر کو
کس زور پہ تھی قوت بازوے محمد

اللہ نے بخشا تھا عجب مرتبہ آثم
تھا جملہ فرشتون پہ بھی قابوے محمد

مدت سے یہ بندہ ہے طلبگار محمد
اللہ دکھائے اسے دیدار محمد

کچھ شک نہین دوزخ مین رہیگا وہ ہمیشہ
جسنے کہ ذرا بھی کیا انکار محمد

کہتا نہ کبھی کن فیکون خالق اکبر
منظور جو ہوتا نہین اظہار محمد

کچھ عرصۂ محشر مین ہمین فکر نہوگی
کرتے ہین دل و جانسے ہم اقرار محمد

ہر جا ہی کھلی مسئلۂ فقہ کی دکان / ہی گرم بہت دہر مین بازار محمد
طیبہ کو سمجھتا ہون مین جنت سے زیادہ / کافی ہی مجھے سایۂ دیوار محمد
کیونکر نہ رکھین دھیان شب و روز ہم اوسکا / جنت سے ہی بڑھکر ہمین گلزار محمد
ای شیخ جو خواہش ہی تجھے باغ ارم کی / رکھ دلمین خیال گل رخسار محمد
مداح رسول دو جہان جب ہو خدا خود / کب وصف ہمارا ہو سزاوار محمد

کیا خوف نکیرین کا ہو اوسکو پس گور
آثم بھی ہی اک بندۂ سرکار محمد

الٰہی بڑھے یہ ولاے محمد / کہ ہو جاؤن اک دن فداے محمد
خدا کا رکھو خوف ہر وقت دلمین / ہمیشہ یہی ہی رضاے محمد
نہو تابش مہر محشر سے کچھ خوف / رہون مین بھی زیر لواے محمد
مدینے کی توصیف ہو کس زبان سے / کہ ہی عرش سے بڑھکے جاے محمد
لگاؤن مین آنکھون مین سرمے کی صورت / میسر جو ہو خاک پاے محمد
خدا نے خدائی جو کی ہی ہویدا / وہ پیدا ہوئی ہی براے محمد
الٰہی تو کر میری امت کی بخشش / یہی دمبدم تھی دعاے محمد
حقیقت مین جتنے ہین اصحاب والا / وہ ہین سب کے سب آشناے محمد

فلک پر جو معراج کی شب وہ پہونچے
کہا سب نے تشریف لائے محمد

سنا یہ جو مژدہ تو حورین پکارین
ق کہ صل علیٰ آج آئے محمد

سوئے خلد جب وہ گئے بہر گلگشت
تو رضوان نے بھی چومے پائے محمد

یہ حورون کے نغمے سے آتی تھی آواز
کہ ہو جان سب کی فدائے محمد

یہ کہتے تھے معراج مین سارے عرشی
ملا کون حق سے سوائے محمد

جو ہین اولیا انبیا حشر کے دن
کرینگے سبھی اقتدائے محمد

تصور رہی طیبہ کا دن رات مجکو
کبھی لے اوڑے گی ہوائے محمد

یہ ہی ابتدا سب مین پہلے ہوا نور
کوئی جانے کیا انتہائے محمد

ہمیشہ شریعت پہ ثابت قدم ہون
وہ کرتا ہون جو ہی رضائے محمد

دعا حق سے آثم کی ہر دم یہی ہی
کہ مقبول ہو یہ ثنائے محمد

عالم مین ہی جو خلق کو روے نبی پسند
تو اپنے مغز جان کو ہی بوے نبی پسند

ہی خُلق اونکا خُلقِ خداوندِ دو جہان
کیونکر نہ آئے خَلق کو خوے نبی پسند

یارب گدائی مجکو مدینے کی ہو عطا
جنت سے بھی زیادہ ہی کوچے نبی پسند

اللہ کھاکے کہتا ہی والشمس کی قسم
یعنی کہ ہی بہت ہمین روے نبی پسند

محشر کے دن پلائینگے کوثر کا جام شاہ
ہر تشنہ لب کو آئیگی جسے نبی پسند

واللیل جنکے وصف مین نازل کرے خدا
آثم کو پھر نکیون ہون وہ موے نبی پسند

یہ معجز نما تھا ہمارا احمد
کہ سنگ و شجر نے پکارا احمد

کرے پیروی خلق کیونکر نہ ہر دم
جب اللہ کو خود ہو پیارا احمد

بشر کیا ملائک کو حق نے کیا ہی
زمانے مین وصف تمہارا احمد

تھے قائل نہ اعجاز کے کتنے کافر
نہ کیون ماہ کرتے دو پارا احمد

قیامت کو جائیگی جنت مین امت
کرینگے برابر اشارا احمد

گناہون کی کثرت سے امید کیا ہے
شفاعت کا اک ہی سہارا احمد

قیامت مین آثم کو تم بخشوانا
[illegible] تم ہی سہارا احمد

کوئی انسان کریگا کیا بیانِ روضۂ احمد
بڑھی ہے عرش اعظم سے بھی شانِ روضۂ احمد

رہا کرتا ہے مہرِ آسمان جاروب کش دن بھر
ہے شان رفعت گردون نشانِ روضۂ احمد

گلستانِ مدینہ بلبلِ دل کس طرح چھوڑے
برنگ باغ ہے ہر اک مکانِ روضۂ احمد

لیا کرتے ہین بوسا کنانِ عرش آ آکے
بشکل سنگِ اسود آستانِ روضۂ احمد

شرف بخشا ہی وہ آثم خدا نے شاہ والا کو
کہ رہتے ہین ملائک پاسبان روضہ احمد

ردیف ذال معجمہ

دامن گل کا نکیون ہوے دیوان کاغذ
مدح رخ سے جو بنے رشک گلستان کاغذ

جب سے کی خسرو ذی قدر کی مدحت تحریر
ہوگیا دہر مین اوسوقت سے ذیشان کاغذ

جب مین جاؤن کہ مدینے سے ہی شقہ آیا
ہاتھ مین لاکے جو دے مرغ سلیمان کاغذ

وصف لکھا جو رخ صاف نبی کا مین نے
تو سکندر بھی ہوا دیکھ کے حیران کاغذ

شعلہ ہجر بھڑکتا تھا جو لکھا مضمون
صفت دامن آتش ہوا سوزان کاغذ

مدح رخسار سے ہوتا ہی منور یکسر
وصف سے خال کے ہوتا ہی پریشان کاغذ

آرزو باد صبا سے ہی یہی آثم کی
کہ پہونچ جائے مدینے کسی عنوان کاغذ

ہی وصف حسن شاہ سے میری زبان لذیذ
یہ بات ہی جو سبکو ہی میرا بیان لذیذ

جائینگے عاشقان نبی سوی خلد جب
معلوم ہوگا اونکو نہ باغ جنان لذیذ

آتا ہی بار بار محمد کا نام پاک
ہو جائے کیون نہ شہد سے بڑھکر دہان لذیذ

پوشیدہ چاہ اوس لب شیرین کی ہی مجھے
نزدیک میرے ہی یہی عشق نہان لذیذ

وصف دہان شاہ دکھلے جو تجھہ
آثم ہر ایک عضو ہو مثل زبان لذیذ

ردیف رای مہملہ

گنہ کرتی ہی امت جو زمین پر
عرق آتا ہی حضرت کی جبین پر

جہان مین آکے بخشی سبکو نعمت
ہی رحمت ختم المرسلین پر

امیر خلد ہم ہونگے مقرر
ہم ایمان لائے ہین سردار دین پر

ہمین کافی ہی سودا زلف شہ کا
ہی نازان حور زلف عنبرین پر

ملائک جتنے ہین خادم ہین شہ کے
نہین موقوف کچھ روح الامین پر

ہلال آسمان بھی غم مین خم ہی
نہین قربان فقط اک مین جبین پر

صحابہ اور اہل بیت اطہار
صلوۃ آثم کی پہنچے اجمعین پر

بھروسا ہی شفیع روز محشر کی شفاعت پر
نہین ہم مطمئن اس بندگی پر اور طاعت پر

بہت بیتاب ہین جلوہ ہمین دکھلائیے شاہا
نہین رکھنے کے یہ موقوف ہم روز قیامت پر

الہی شکل حضرت وقت مرگ آئے نظر مجکو
ہرا ہو خاتمہ بالخیر احمد کی زیارت پر

گل جنت مجھے خوش آئے بعد مرگ کیا رضوان
فدا ہون جان و دل سے مین بہار رخ حضرت پر

بشر ہین ہم تو کیونکر عشق ہو ہمکو نہ سرور سے
فدا حوران جنت جب ہون اس حسن و لطافت پر

ہوا کب خلق ایسا کوئی مرسل دار فانی مین
کہ ہو کل کو بھروسا حشر مین جسکی شفاعت پر

اگرچہ ہون مین بے بس مدینے کا ارادہ ہی — فرشتے مرحبا کرتے ہین ہر دم میری ہمت پر

وہ دل پتھر سے بدتر ہو نکیونکر دہر مین آثم
نہو مائل جو سردار دو عالم کی محبت پر

ہی گیسوے احمد کا جو ہر تار معطر — ہوتا ہی قلم وصف سے ہر بار معطر
کیا اوسکے مقابل ہو کوئی باغ جنان کا — طیبہ کا ہی ہر کوچہ و بازار معطر
رہتا ہی خیال اسمین گل نے نبی کا — کیونکر نرہے اپنا دل زار معطر
ہوتا تھا گلاب آپکا کرتے ہی پسینا — تھا ایسا تن احمد مختار معطر

آثم مین مدینے کا کرون وصف رقم کیا
رہتے ہین وہان کے درو دیوار معطر

کہین اللہ محمد کا دیار آئے نظر — کہین طیبہ کے گلستان کی بہار آئے نظر
وہ بھی دن آئے کہ پہونچون مین مدینے کے قریب — دور سے آنکھون کو وہ پاک مزار آئے نظر
آنکھین روشن ہون مری اور ہو دل آئینہ — جب مدینے کا مجھے گرد و غبار آئے نظر
نہ دکھانا رخ رنگین نہ تسلی گا ہے — کسطرح شاہ مجھے شکل قرار آئے نظر
خلد مین بہر محمد مجھے مل جائے مقام — یا الٰہی نہ سقر کی کبھی نار آئے نظر
اثر الفت احمد سے سبک بار رہون — یا الٰہی مجھے عصیان کا نہ بار آئے نظر

دیکھوں جز گیسوئے احمد نہ کوئی شئی آثم
تا قیامت نہ مجھے مشک تتار آئے نظر

مہ کیا ہو رخ احمد ذیشان سے برابر	ہو مہر نہ جب چہرۂ رخشان کے برابر
کیونکر نہ حدیث نبوی پر رہوں قائم	یہ بھی تو ہی اللہ کے فرمان کے برابر
کچھ خوف نہیں کثرت عصیاں سے کہ شاہا	شفقت ہی تری رحمت دان کے برابر
جن و بشر و حور و ملک کیا ہوں مقابل	کوئی بھی نہو شہ کے ثنا خوان کے برابر
پونہچوں جو مدینے تو چھٹوں قید الم سے	ہی ہند الٰہی مجھے زندان کے برابر
اک کوہ گراں سر پہ اوٹھائے ہوے ہم ہیں	ہی بوجھ نہ بھاری کوئی عصیان کے برابر
بیدین ہو کیا مسلم ذیشان کے مقابل	کافر کا نہ رتبہ ہو مسلمان کے برابر
جو منکر حضرت ہی وہ منکر ہی خدا کا	کافر ہی وہ مردود ہی شیطان کے برابر
ہیں نوح سپے کشتئے دل مجکو محمد	قطرہ ہی مجھے اشک کا طوفان کے برابر
خادم در حضرت کا سکندر ہی جہان میں	دارا تو کبھی ہوگا نہ دربان کے برابر

آثم مرے اشعار ہیں سب نعت نبی میں
دیوان ہی کسکا مرے دیوان کے برابر

ہی آپکا جو روضۂ انور زمین پر	پابوس کو فلک کا جھکا سر زمین پر

معراج مین تو ساتون فلک طی کیے مگر
اک لمحہ مین پھر آئے پیمبر زمین پر

وقت خرام شاہ نہین تھا یہ کچھ بعید
روح الامین بچھاتے جو شہپر زمین پر

چمکا ہی جب سے مہر جمال محمدی
اک فرش نور کا ہی برابر زمین پر

طیبہ کے ذرے کو ہی شرف آفتاب پر
گرتے ہین صدقے ہوکے یہ اختر زمین پر

رتبہ بڑھانا شہ کا خدا کو تھا اسلیے
کل اختیار انکو دیا ہر زمین پر

عمر دراز کٹتی ہی جنکی مدینے مین
کیسے نصیب آئے ہین بہتر زمین پر

آثم فلک سے دون کی کیونکر زمین ملے
ہو جب بنائے روضۂ انور زمین پر

ردیف زای معجمہ

کرتے تھے جبرئیل بھی بیشک یہ کام روز
پہونچاتے تھے خدا کا نبی کو پیام روز

ایمان کیسا عشق نبی مین کٹے یہ عمر
پیتا رہون الٰہی محبت کا جام روز

ہی کیا عجب کہ سارے گنہ ہون مرے معاف
مدحت تمھاری لکھتا ہون ختم الانام روز

افسوس بے نصیب زیارت سے مین رہون
طیبہ مین زائرون کا رہے ازدحام روز

خالق اگر بچائے تو بچنا نہین محال
پھیلا رہا ہی نفس گناہون کا دام روز

اللہ التجا یہ مری ہی کہ حشر تک
ہو دلمین عشق لب پہ نبی کا ہو نام روز

مدحت کرون خدا کے رسول کی
یارب رہے زبان پہ ایسا کلام روز

اب آرزو یہی ہی یہی ہی مراد دل
بھیجون درود تپہ رسول انام روز

دن رات ہی نبی کے رخ و زلف کا خیال
کیونکر کرون نہ وصف بھلا صبح و شام روز

کرتا ہون وصف گیسو و رخسار شاہ کا
اپنا تو مشغلہ ہی یہ شب بھر تمام روز

جملہ ملائکہ کو یہی ہی خدا کا حکم
بھیجو مرے نبی پہ درود و سلام روز

آثم قدیم سے ہو نہین عاشق رسول کا
نعت شریف سے مجھے رہتا ہی کام روز

تنہا نہین ہی مجکو یہ نام خدا عزیز
محبوب تم ہو تم بھی ہوا ی مصطفے عزیز

مین ہون فداے چہرۂ پر نور مصطفے
یہ وجہ ہی کہ مجکو ہوئی والضحے عزیز

ذات رسول پاک ہی نقش مراد ہی
نام نبی ہی جان سے مجکو سوا عزیز

اکسیر کو ملاؤن نہ کیونکر مین خاک مین
مجکو رسول پاک کی ہی خاک پا عزیز

دلمین کمال گرمی عشق رسول ہی
طیبہ کی کسطرح نہو مجکو ہوا عزیز

جسکے سبب سے کلک بنے شاخ نخل طور
آثم ہو کسطرح نہ مجھے وہ ثنا عزیز

پڑھتے ہین شوق دل سے جو باچشم تر نماز
اونکے لیے بناتی ہی جنت مین گھر نماز

کیونکر کرین نہ سجدے ہم اللہ کے لیے
خود حشر مین بجھائیگی نار سقر نماز

شام لحد کا اونکو نہین ہی ذرا بھی خوف
مومن جو پڑھتے رہتے ہین وقت سحر نماز

کر دیگی مطمئن وہ مصلی کو وقت مرگ
کھو دیگی روز حشر کا خوف و خطر نماز

بندہ ہی تو خدا کا تو غفلت نہ کر ذرا
سر پر کھڑی ہی موت قضا اب نہ کر نماز

دنیا مین بھی بڑھاتی ہی انسان کا وقار
جنت کی راہ کی بھی ہوئی راہبر نماز

گرمیِ مہر حشر سے آثم اگر ہی خوف
تو پڑھتے رہیے رکھتی ہی جملہ اثر نماز

شرمندہ کف پا سے ہی مہتاب شب و روز
خورشید ہی رخ دیکھکے بیتاب شب و روز

للہ ذرا جلوۂ دیدار دکھا دو
بیتاب ہی دل صورت سیماب شب و روز

ابروے محمد پہ ہین عاشق ہون ازل سے
ہی مورد سجدہ یہی محراب شب و روز

ای شاہ امم اب تو دکھا دیجیے جلوہ
مین صدمۂ فرقت سے ہون بیتاب شب و روز

ہوتی جو نہین مجکو محمد کی زیارت
آتا نہین آنکھونمین نظر خواب شب و روز

جلوہ نظر آئے مری آنکھون کو الٰہی
فرقت مین رہا کرتی ہین گرآب شب و روز

کیا جلوۂ رخسار محمد کا بیان ہو
رہتے مہ و خور دونون ہین بیتاب شب و روز

آثم اٹھو اب تم بھی جو کرنا ہی وہ کرلو
لدنے لگا احباب کا اسباب شب و روز

رہتا ہی شغل نعت علیہ السلام روز
جاری زبان پہ رہی محمد کا نام روز

عالم مین نعت کہنے سے ہو نمین عزیز خلق
میرا کلام پڑھتے ہین سب خاص و عام روز

یارب قبول کر تو کرم سے مرا کلام
اتنو دعا ہی تجھسے یہی صبح و شام روز

الفت مین آپ کے نہین چکر ہمین فقط
گردش مین ماہ و خور بھی ہین خیر الانام روز

نار سقر سے کام ہمین کیا ہی مومنو
نعت نبی کے کہنے کا ہی ہمکو کام روز

ہو نمین ازل کے روز سے عاشق رسول کا
پیتا ہون ذوق و شوق سے الفت کا جام روز

کیا مرتبہ ملا تھا ہمارے رسول کو
لاتے تھے جبرئیل خدا کا پیام روز

ممکن نہین کہ طائر جان چھوٹ سکے کبھی
پھیلاتی زلف شہ کی ہی الفت کا دام روز

آسم کی رات دن ہی یہ امید سے دعا
نازل رہے نبی پہ درود و سلام روز

ردیف سین مہملہ

میرے دلمین یہ رہی شاہ تمنا افسوس
کر ان آنکھون نے ترا روضہ نہ دیکھا افسوس

تا دم مرگ یہ حسرت رہی ای فخر امم
جیتے جی آپکو مین نے نہین پایا افسوس

درد ہجران کے اوٹھاتا رہا صد برسون
موت نے بھی نہ خبر لی مری شاہا افسوس

کوہ و صحرا تو پھرا پھر نہ مدینے آیا
مین تو شرمندہ رہا آپ سے مولا افسوس

پیر ہوکر بھی گنہ ہونے نہ مین باز رہا
خواب غفلت سے نہ اسیم بھی چونکا افسوس

آپ کے رتبے سے رتبہ نہ کسیکا تھا سوا
پھر بھی قدمون پہ یہ سر میرے رکھا افسوس

نظر مہر مرے حال پہ فرمایئے آپ
ہی سوا آپکے کوئی نہ سہارا افسوس

ایک عالم ہی فدا آپ پر ای شاہ رسل
مین ہی کچھ ہجر مین مرتا ہین تنہا افسوس

آثم خستہ جگر کو بھی بلا لیجیے آپ
جز در شاہ نہین اسکا ٹھکانا افسوس

ہو لحد میری الٰہی مرقد سرور کے پاس
ہی زمین باغ رضوان روضۂ اطہر کے پاس

انبیا ہونگے نبی کے گرد یون محشر کے روز
جیسے تارے شبکو ہوتے ہین مہ انور کے پاس

وصف گیسوے محمد سے معطر ہی دماغ
اب نہ آئے بوے عنبر اس دل مضطر کے پاس

یا الٰہی ہو نہین پیاسا حشر کا دن جب آئے
ہو گذر میرا ہی پہلے چشمۂ کوثر کے پاس

ہم ہین عاشق مصطفےٰ پاک کے ای زائرو
لاش دفنانا ہماری شاہ دین در کے پاس

داغ دل کا پاس ہی تو حرص ای آثم نکر
یہ چراغ آنے نپائے دیکھ اس صرصر کے پاس

پونہچون شتاب روضۂ شاہ زمن کے پاس
بلبل وہی ہی خوب رہے جو چمن کے پاس

دنیا نجات مجکو عذاب لحد سے تو
سانپ آئین یا الٰہی نہ میرے کفن کے پاس

مداح مین تو گیسو عنبر فشان کا ہون
پھٹکے گی میری روح نہ مشک ختن کے پاس

یارب خلاف شرع نہو مجھسے نعت نظم
آئے نہ لفظ شرک زبان و دہن کے پاس

پھر جبۂ شریف کو چومون ہزار بار
جا پونہچون جب رسول زمن کے پاس

دیکھے جو بوستان نبی کی ذرا بہار
پھر عندلیب آئے نہ اپنے چمن کے پاس

وصف لب رسول کیا ہی بقول ہوش
تلخی نہ آئیگی کبھی میرے سخن کے پاس

آثم اگر تو شہر مدینہ پہونچ گیا
زنہار پھر نہ آئیگا اپنے وطن کے پاس

ردیف شین معجمہ

وہ کون ہی جسے رہتی نہین خدا کی تلاش
جسے خدا کی ہو اوسکو ہی مصطفے کی تلاش

ہمین تو خاک در مصطفے ہوئی اکسیر
ہوا یہ خوب نہ کی ہمنے کیمیا کی تلاش

نصیب ہو تو الٰہی بناؤن سرمۂ چشم
اسی سے ہی مجھے سرکے خاک پا کی تلاش

جہان مین یون تو تمام انبیا شرف تھے
مگر وہ کرتے رہے فخر انبیا کی تلاش

ہمین وسیلۂ احمد ہی حشر کے دن تک
ہوا کرے جو کسیکو [illegible] کی تلاش

الٰہی درد جدائی مصطفے ہی ہمین
یہی سبب ہی جو کرتے [illegible] کی تلاش

الٰہی موت مدینے مین آئے آثم کی
اگرچہ ہی بھی تو ہی اسکو اس قضا کی تلاش

مومن ہی تو پھر کیون کرے طاعت کو فراموش
کافر ہی کہا جسنے شریعت کو فراموش

محبوب خدا ہمکو کسی وقت نہ بھولے | پھر ہم کرین کیا اونکی محبت کو فراموش
ایمان مین اور زہد مین آیا خلل اُسکے | جسنے کہ ذرا بھی کیا حضرت کو فراموش

امید ہی یہ فضل خدا سے ہمین آتشؔ
فرمائینگے حضرت نہ قیامت کو فراموش

ہو دم مدحت رخ کوئی نہ انسان خاموش | ہو نہ قرآن کے پڑھنے سے مسلمان خاموش
وصف مین روے محمد کا نہ کسطرح کرون | کسلیے ہو کے رہون حافظ قرآن خاموش
شمع سان جلتی رہی وصف محمد مین زبان | یا الٰہی نہو یہ آتش سوزان خاموش
بعض کفار تو تقریر کرینگے بیجا | ہونگے سب پیش خدا صاحب ایمان خاموش
عشق احمد مین نہ کر نالہ تو بلبل کی روش | صبر کہتا ہی کہ رہ مثل گلستان خاموش
عمر بھر مدح محمد نہ کرون میں کیونکر | شعر کہنے سے نہو کوئی سخندان خاموش
حشر کے روز بھی ہم مدح کرینگے شہ کی | ہونے دیگی نہ ہمین رحمت رحمان خاموش
وصف احمد مین ملائک سے جب بن آئی | صورت آئنہ ہم کیون نہون حیران خاموش

کرچکا وصف نبی ملگئی جنت تجکو | اب مناسب ہی کہ ہو آتشؔ نالان خاموش

ردیف صاد مہملہ

میرے دلمین تو ہی اللہ نبی کا اخلاص | مجکو کسطرح پسند آئے کسیکا اخلاص

تاب کیا ہی کہ بیان کرسکے اوسکا انسان　　کسپہ ظاہر ہوا اللہ و نبی کا اخلاص
ساتھ رہتے تھے محمد کے ابوبکر و عمر　　تھا بہت شاہ سے عثمان و علی کا اخلاص
اہل ایمان کے لیے ہی وہ بجا مصحف　　کسطرح پھر نہ رہے روے نبی کا اخلاص
یہ خدا سے ہی تمنا کہ پس مردن بھی　　رہے تا حشر رسول عربی کا اخلاص
بخشش حق سے ہی محروم وہی جسکو نہو　　مکی و ہاشمی و مطلبی کا اخلاص
بھائی سردار دو عالم کے تھے داماد بھی تھے　　دل مین کیون ہوتا ہی نہ علی کا اخلاص

عشق رکھ شاہ سے اور آل سے اونکی آثم
کام آیگا نہ محشر مین کسیکا اخلاص

خالق نے محمد کو رسولون مین کیا خاص　　محبوب کا رتبہ بھی کیا اونکو عطا خاص
کیونکر نہ مجھے ناز ہو اس بخت پر اپنے　　اللہ کا بندہ ہون محمد کا گدا خاص
کسکو ہی شرف انکے برابر یہ کہو تو　　ہین دونون جہان مین وہی محبوب خدا خاص
اللہ عذابون کی مصیبت سے رہا ہون　　پونہچے تری درگاہ مین میری دعا خاص
مین واعظون کا کیون نہ رہون تابع فرمان　　وارث ہین نبی کے وہی جو ہین علما خاص
یون کرتے مناجات ہمیشہ شہ والا　　ہی رحم کے قابل مری امت تو خدا خاص
تو آتی صدا غیب سے کیون فکر ہی تمکو　ق　شافع ہو سب امت کے تمھین روز جزا خاص

کچھ قبر کی ظلمت سے نہ کر خوف تو آثم — آئیگی نظر چہرۂ انور کی ضیا خاص

ردیف ضاد معجمہ

مین تو عاشق ہون مدینے کا وطن سے کیا غرض — بلبل محبوس کو کیسے چمن سے کیا غرض

وصف گیسوے نبی سے ہی معطر یہ دماغ — مجکو بوے نافۂ مشک ختن سے کیا غرض

مین تو پابند شریعت ہون کہون کیونکر نہ نعت — عشق شہ جنکو نہین اونکے سخن سے کیا غرض

چاہتا ہون مین کہ بو سونگھون گل رخسار کی — مجکو گلزار جہان مین یاسمن سے کیا غرض

خط و خال شاہ پر رکھتا ہون مین ہر دم نظر — اے مہ گردون تمہی اس انجمن سے کیا غرض

مین اشارون سے کیا کرتا ہون وصف شاہ دین — مجکو کیا مطلب زبان سے اور دہن سے کیا غرض

کفر ہو جسمین کہون کیون نعت وہ اے مومنو — مجکو اب سارے زمانے کے چلن سے کیا غرض

چل مدینے ابتو آثم باندھ جلد اپنی کمر
ہوش مین آ پھر حق دیوانہ پن سے کیا غرض

کچھ خاص سے غرض ہے کچھ عام سے غرض — ہمکو فقط حضور کے ہے نام سے غرض

کرتے ہین نعت مروی محمد کی ہم تلاش — کچھ صبح سے غرض ہے کچھ شام سے غرض

کہتے ہین نعت بہر رضا مندی نبی — واللہ کچھ ہمین نہین انعام سے غرض

ہے چشم دشت دیکھلین آنکھین حضور کی — آہو کی چشم سے ہے نہ بادام سے غرض

چلتا ہی آسمان اشارے مین آپکے
پھر ہمکو کیا ہو گردش ایام سے غرض

جسکو کہ نذر کر چکے پھر اوس سے کام کیا
کیونکر ہو ہمکو اس دل ناکام سے غرض

ہین آپ شاہ کشور حسن و شباب کے
پھر کیون ہو ہمکو اور گل اندام سے غرض

عاشق ازل کے دن سے ہین محبوب حق کے ہم
تا سرو قد سے کام نہ گلفام سے غرض

آثم کی یہ دعا ہی کہ تا حشر ای خدا
ہر دم ہے رسول کے ہی نام سے غرض

ردیف طای مہملہ

لازم ہی یون رسول کے فرمان کی احتیاط
مسلم کو جیسے ہوتی ہی قرآن کی احتیاط

ای دل تو آہ سرد سے داغون کو لے بچا
رکھا اس ہوا سے سرو چراغان کی احتیاط

نازل کیا ہی حق نے ہدایت کے واسطے
ای مومنو ضرور ہی قرآن کی احتیاط

جب بات ہی کہ نعت بھی تقوی کے ساتھ ہو
آخر کو کام آتی ہی انسان کی احتیاط

آثم ضرور ہو گا اثر نعت شاہ کا
خود ہو رہیگی غیب سے دیوان کی احتیاط

ردیف ظای معجمہ

وہی ہی خاص بشر جسکو ہے خدا کا لحاظ
وہی ہی خوب جو رکھتا ہی مصطفی کا لحاظ

طفیل ذات نبی گو امید بخشش ہی
مگر ضرور ہی فرمان کبریا کا لحاظ

یہی کلام امام الوری سے ثابت ہی
وہی ہی آدمی جسکو ہی مقتدا کا لحاظ

کسی جگہ پہ نہ سرزد ہو طبع بے ادبی
نبی کی مدح مین رکھنا ذرا خطا کا لحاظ

ملے کہین نہ مجھے خاک در نبی آثم
کہ اوسکے آگے کرون کچھ نہ کیمیا کا لحاظ

کس وجہ سے ہو ہمکو گل تر کا اب لحاظ
رہتا ہی صاف روے پیمبر کا اب لحاظ

کیا خاک سوئین چین سے ای چرخ کج نہاد
ہین پر گناہ ہمکو ہی محشر کا اب لحاظ

پونچھون نہ پونچھون قصد مدینہ کرونگا میں
بے بس ہون کیا کرون مین مقدر کا اب لحاظ

نکلے گا کوئی منہ سے نہ کلمہ گناہ کا
رہتا ہی مجکو ذات پیمبر کا اب لحاظ

ابلیس اب پھٹکنے نہ پائیگا میرے پاس
کچھ تو کریگا عاشق سرور کا اب لحاظ

ہی شوق نعت مجکو کہے جاؤنگا ضرور
آثم رہے گا کچھ نہ سخنور کا اب لحاظ

ردیف عین مہملہ

جلوہ مجھے دکھائیے یا مصطفے شفیع
مشتاق ہون مین دید کا ای رہنما شفیع

کرنا مدد برلے خدا میری حشر مین
جز آپ کے نہین کوئی روز جزا شفیع

ہر دم دم فراق یہ کہتا ہون بار بار
مجکو نہین ہی اور کوئی آسرا شفیع

مالک ہین آپ رتبہ ہی سب سے بڑھا ہوا
ہین زیر حکم آپکے ارض وسما شفیع

محبوب اپنا تمکو خدا نے کیا ہی آج
عالم مین کوئی آپکا ہمسر ہو کیا شفیع

قرآن مین وصف آپکا فرمائے جب خدا
پھر آپکی بشر سے ہو کیونکر ثنا شفیع

کیونکر نہ نام پاک پہ بھیجین درود ہم
کون آپکے سوا ہی ہمارا بھلا شفیع

ہی آپ ہی کے نام مبارک سے زندگی
جلوا ہمین دکھائیے بہر خدا شفیع

آثم کی ہی خدا سے یہی خواہش دلی
روز جزا نبی کی ہو آل عبا شفیع

ردیف غین معجمہ

عشق نبی سے ہو دل ناکام کو فروغ
عالم مین خوب ہو مرے اسلام کو فروغ

لازم ہی مومنو تمھین خوف خدائے پاک
دنیا مین دو نہ عیش کے ہنگام کو فروغ

جب شش جہت مین شہرہ ہو تیرے طریق کا
پھر کیون نہ دہر مین ہو ترے نام کو فروغ

زلف سیاہ شہ سے ٹپکتا ہی نور حق
کیونکر نہو زمانے مین اسلام کو فروغ

جب پیش کردین پیش خداوند جبرئیل
پھر کیون نہو حضور کے پیغام کو فروغ

غم ہو نہ کوئی الفت احمد مین ای خدا
عشرت کی دھوم ہووے آرام کو فروغ

آثم کی یہ دعا ہی خدا کی جناب مین
ہو خاتمہ بخیر ہو انجام کو فروغ

عشق احمد اگر دکھائے داغ
پھر تو مہر سما بنائے داغ

نور ایمان کو یہ ترقی دے
ظلمت کفر کو مٹائے داغ

مہر محشر نہ مجکو زور دکھاے | حشر کے روز کام آئے داغ
شمع بنجاؤن جا کے روضے کی | حب دنیا اگر چھڑائے داغ
شوق طیبہ کی خاک کردے مجھے | ذرہ اوس خاک کا بنائے داغ
خواب ہی مین دکھائیے جلوہ | مرہم دید ہی دھولے داغ
یا الٰہی تمام عصیان کو | ہیزم خشک سان جلائے داغ
الفت شہ بڑا وسیلہ ہی | بخش یارب مجھے برائے داغ
پہر آئے نہ سامنے آثم | ہی یہی حشر مین دعائے داغ

ردیف ف

ایک مین آپکی کرتا نہین سرور تعریف | ہوتی ہی آپ کے اخلاق کی گہر گہر تعریف
آپکے رتبے سے رتبہ ہی سوا کسکا آج | کرتے ہین آپکی عرشی بھی فلک پر تعریف
ہمہ تن رہے ارادت ہی مرا شہ کی طرف | دلمین ہی عشق تو جاری ہی زبان پر تعریف
جب صفت آپکی قرآن مین فرمائے خدا | کیا ہو پھر بندہ سے ای حق کے پیمبر تعریف
اہل اسلام کو رحمت کا وسیلہ ہی یہی | مرتے دم نکلے محمد کی نہ کیونکر تعریف
راہ سیدھی ہمین تبلائی مسلمان ہوے ہم | پھر کرین آپ کی ای شاہ نہ کیونکر تعریف
دھیان گیسو کا دم وصف رہے جب آثم | کیون نہ عالم مین نظر آئے معطر تعریف

یا الٰہی دل رہے مائل شریعت کی طرف
اور عشق مصطفٰے لیجائے جنت کی طرف

ہی جو ابلیس لعین دشمن تو ہو کچھ غم نہین
ہین حبیب کبریا بھی اپنی امت کی طرف

جب خیال شاہ دین ہر دم رہے دلمین مجھے
ہو طبیعت کیون راغب شے کی مدحت کی طرف

ہین جو منکر جلوۂ حق اونکو بھی آئے نظر
غور سے دیکھین ذرا تو شان حضرت کی طرف

روز و شب رحمت برستی ہی مزار پاک پر
دیکھین کیا خادم وہان کے ابر رحمت کی طرف

یا الٰہی زندہ جبتک مین ہون خواہش ہی یہ
دل مرا راغب رہے زہد و عبادت کی طرف

ہی یہ آثم کی دعا دم نکلے طیبہ مین مرا
منہ ہو کعبے کی طرف آنکھین ہون تربت کیطرف

ہاتھ پھیلائے ہوئے ہین اسوجہ داور کی طرف
تاکہ دل راغب رہے ہر دم پیمبر کی طرف

بوے گیسوے نبی سے ہی معطر مغز جان
کیا ہو پھر میری توجہ مشک و عنبر کی طرف

بعد عشق مصطفٰے پھر انکے جانب دل پھرے
یعنی بوبکر و عمر عثمان و حیدر کی طرف

مصطفٰے کا دیکھیے روضہ نظر کس روز آئے
دیکھتا ہون یاس سے ہر دم مقدر کی طرف

کسکی الفت سے جگر مین چاک ہی اے ماہ نو
غور سے دیکھو تو داغ ماہ انور کی طرف

جسکو ہو عشق آپکے روی عرق آلود سے
آنکھ اوٹھا کر بھی نہ دیکھے وہ گل تر کی طرف

رات بھر رہتی ہی چشم دل سوے زلف نبی
اور دن بھر رہتی ہی روے منور کی طرف

یاد آئیگی در دندان شہ کی جب چمک
پھر نہ آنکھ اوٹھے کی اپنی آب گوہر کی طرف

جب ہوئے روح الامین گہوارہ جنبان تو کھلا
تھی ملائک کی نظر بھی آل اطہر کی طرف

آستان شہ پہ یارب اتنو پونہچا دو سے
دل لگا رہتا ہی آثم کا اسی در کی طرف

آثم نکیون اوٹھاؤن مین مدح و ثنا کا لطف
مجپر خدا کے فضل سے ہی مصطفے کا لطف

حق نے دئے رسولون کو رتبے جدا جدا
پر تھا نبی پاک مین کل انبیا کا لطف

امت کو بخشوا ئینگے محشر مین جب حضور
تب ہوگا ہر بشر پہ عیان مصطفی کا لطف

پڑھوی جو وصف رخ کی جگہہ والضحی کبھی
حاصل زیادہ اور ہوا والضحی کا لطف

کرتا ہون ہر گھڑی مین محمد کا ذکر نیک
ہر دم زبان اوٹھاتی ہی صل علے کا لطف

یارب نصیب شربت دیدار ہو کہین
صحت نہو مریض کو تو کیا دوا کا لطف

دیگا مجھے نجات خدا ہر عذاب سے
مرکر کھلے گا الفت آل عبا کا لطف

یارب گنہ معاف ہون جنت نصیب ہو
روز جزا اوٹھائین ہم اپنی دعا کا لطف

کرتے تھے حسن رو کی زیارت تو اہل چشم
اندھون کو تھا رسول کی آواز پا کا لطف

لب پر فغان تھی پہلے اب آثم سکوت ہی
وہ ابتدا کا لطف تھا یہ انتہا کا لطف

ردیف قاف

بخشش کا ہی وسیلہ مجھے مصطفے کا عشق
لیجائیگا بہشت مین آل عبا کا عشق

جز اسکے اور کوئی تمنا نہین مری
دلمین رہے مدام حبیب خدا کا عشق

اس وجہ وصف چہرۂ انور کا ہی خیال
دلمین بھرا ہوا ہی مرے والضحی کا عشق

منظور اپنا جلوہ دکھانا خدا کو تھا
ہرگز نہ تھا رسول کو سیر سما کا عشق

شیطان کا سحر مجہپہ چلیگا نہ اب ذرا
میرے گلے کا ہار ہوا کبریا کا عشق

سایہ لوائے حمد کا بجائے ہمکو کاش
ہم وہ نہین جو ہمکو ہو ظل ہما کا عشق

الفت حبیب حق کی ہی کافی مرے لیے
پھر کسلیے رکھون مین بھلا انبیا کا عشق

آثم زبان پہ نام محمد ہی ہر گھڑی
کیونکر نہ میرے دلمین ہو صل علے کا عشق

بدعت سے کیا غرض ہی شریعت سے مجکو عشق
اللہ و مصطفے کی ہی طاعت سے مجکو عشق

رکھتے ہین سب جہان کے شاعر مجھے عزیز
جبسے ہوا حضور کی مدحت سے مجکو عشق

گرچہ کیے گناہ مگر ہی امید عفو
بندہ ہون مین خدا کا ہی جنت سے مجکو عشق

قرآن مین ہی ذکر محمد بھرا ہوا
خالق کے بعد کیون نہو حضرت سے مجکو عشق

کرتا ہون یہ دعا کہ مجھے دیدار ہو نصیب
بے انتہا ہی آپکی صورت سے مجکو عشق

میں امت رسول ہوں پابند شرع ہوں
بندہ خدا کا ہوں ہی عبادت سے مجکو عشق

میں وہ گدا ہوں بڑھکے ہی شاہوں سے مرتبہ
طالب نہ جاہ کا ہوں نہ ثروت سے مجکو عشق

آتش قدیم سے ہوں میں خادم رسول کا
پھر کسطرح نہ اونکی مودت سے مجکو عشق

حق سے ہی عشق اور ہی خیر الوریٰ سے عشق
پھر اسکے بعد مجکو ہی آل عباء سے عشق

واللیل جسکی شان میں نازل کرے خدا
پھر رکھے کیوں نہ ہر کوئی زلف دوتا سے عشق

یادِ رخ جناب میں یہ حال ہی مرا
والشمس سے ولا ہی تو ہی والضحیٰ سے عشق

جتنے نبی ہیں قائل شان حضور ہیں
ہی کل ملائکہ کو رسول خدا سے عشق

اللہ بھیجتا ہی نبی پر صلوٰۃ خود
یہ وجہ ہی جو مجکو ہی صل علےٰ سے عشق

محمود کو ایاز کی الفت سے فخر تھا
کیوں میں کروں نہ فخر کہ ہی مصطفےٰ سے عشق

کیونکر نہ شکر خالق اکبر کروں ادا
شبل اویس مجکو ہی خیر الوریٰ سے عشق

انجام ہو بخیر نہ آتش کا کسطرح
آغاز ہی سے ہی اوسی شاہ ہدا سے عشق

ردیف کاف

غم ہجراں سے گھل گیا تن تک
پر نہ پونہچا نبی کے مدفن تک

حیف یہ ہی کبھی مدینے کی
خاک آئی نہ اوڑکے دامن تک

طاق ابرو پہ شہ کے عاشق ہون ہون ادب سے جھکائے گردن تک
تیز ہی وہ تجلی حضرت جل گیا جس سے مہ کا خرمن تک
گل مضمون ہی اک عجب ہی ہوا جس سے ہی شرمسار گلشن تک
رنگ لائی ہوا سے سب بنی درِ دل پر رہی نہ چلمن تک

مفلسی ہی کمال ای آثم
پونہچون کیونکر مزار روشن تک

خواب مین دیکھیے جلوہ وہ دکھائین کبتک زلفِ سرور کی ہمین آہ بلائین کبتک
ہونگاہ کرم و لطف و عطا اب مجھپر نفس کی شاہ اوٹھاؤن مین جفائین کبتک
یاد رہی بخت کی کبتک ہو یہی ذلت مجھے دیکھیے وہ مجھے طیبہ مین بلائین کبتک
ہو ہدایت کہ کرین توبہ اوٹھین دنیا سے بار عصیان کا ہم ای شاہ اوٹھائین کبتک
ہی پریشان دماغ اور ہی حالت ابتر دیکھیے خواب مین وہ زلف سنگھائین کبتک
ابتو بس دکھا دیجیے ہمکو جلوہ ہم دعا کے لیے ہونٹونکو ہلائین کبتک
موت آجائے مدینے جو نہین جا سکتے صدمے اس دردِ جدائی کے اوٹھائین کبتک
جتنے پیاسے ہین وہ سب چاہ کرینگے اسکی پانی کوثر کا ہمین شاہ پلائین کبتک
جلد داخل ہو مدینے مین تڑپ کر ای دل شل آثم کے یہ ہم صدمے اوٹھائین کبتک

کیا ہی ضبط مین نے اب یہان تک
کہ آتی بھی نہین لب پر فغان تک

الٰہی مین کرون نالے کہان تک
نہین جاتے نہین جاتے وہان تک

نکالون چیر کر پہلو مین اپنا
رکھون یہ داغ دل پنہان کہان تک

سمجھتی ہی رسول حق کو برحق
خدا کی خلق ہی پیدا جہان تک

لکھون کیا حمد حق نعت محمد
یہان ہی لال بلبل کی زبان تک

نکیون ہم جان دین محبوب حق پر
فدا ہین اونکے اوپر عرشیان تک

نہ حق نعت محمد کا ادا ہو
ثنا خوان ہو اگر سارا جہان تک

تمھاری آبرو کیونکر ہو اسکو
کرو افشا جو تم راز نہان تک

بیان رتبہ کیا ہو اونکا ہمسے
جو دم مین آئے جا کر لامکان تک

خدا کے واسطے فرماؤ اب رحم
کوئی دم مین مری جاتی ہی جان تک

حقیقت کیا ہی اے آثم ہماری
ہی خادم شاہ کی حور جنان تک

ردیف کاف فارسی

کسطرح پائے کوئی گل احمد کے تن کا رنگ
اوڑتا ہی اوسکو دیکھکے شرم چمن کا رنگ

پیش حضور مدح سرائی کرینگے ہم
محشر مین رنگ لائیگا اپنے سخن کا رنگ

اوسکو بہار خلد کسطرح خوش نہ آئے
جو چشم وسے دیکھلے طیبہ کے بن کا رنگ

تعریف زلف شاہ کی مین کسطرح کرون ۔ پھیکا ہی اوسکے سامنے مشک ختن کا رنگ
بے آب ہی گہر در دندان کے سامنے ۔ اوڑتا ہی لب کے آگے عقیق یمن کا رنگ
محبوب حق کا کون سوا آپکے ہوا ۔ عالم سے کیون جدا نہو شاہ زمن کا رنگ
پاتا ہون مین سفر مین مدینے کے انبساط ۔ آتا نہین ہی یاد ذرا بھی وطن کا رنگ
یاد رخ حضور مین مردا ہوا ہون مین ۔ کیونکر نہو کفن مین گل یاسمن کا رنگ
آثم کی آرزو ہی شب و روز اے خدا ۔ جسنے کبھی نہ پائے یہان رنج محن کا رنگ

ردیف لام

جانین مقبول ہی دعائے دل ۔ جب مدینے مین گھبرائے دل
ہجر نے آپکے کیا ہی نزار ۔ شربت دید ہی دوائے دل
گل رخ حضور کے ہون نثار ۔ آج کل ہی یہی ہوائے دل
نذر ہم کر چکے خدا کا ہی شکر ۔ اور کیا پاس تھا سوائے دل
پونہچے پہرتا ہوا مدینے مین ۔ بخت خوابیدہ کو جگائے دل
التجا ہی یہی خدا سے مری ۔ جز نبی اور پر نہ آئے دل
صورت مہر ہو نہ کیون روشن ۔ خاک طیبہ اگر لگائے دل
وحشت گردی ابھی تو ہی آثم ۔ دیکھین آگے کو کیا دکھائے دل

ہجر نبی سے زار ہی ہو کچھ دوائے دل
ہر دم یہی ہے ای مرے خالق دعائے دل

حضرت نہ لین خبر تو کرے کیا مدد کوئی
کس سے کہون خدا کے سوا ماجرائے دل

روضے پہ شہ کے جا کے کرون کیا نثار نیز
موجود میرے پاس نہین کچھ سوائے دل

اس شہر مین تو جین بہ پانے کا اب نہین
دنیا نئی اک اور بنا یارب برائے دل

عاشق کیا رسول کا امت مین بھی کیا
دونون جہان کا لطف نکیونکر اٹھائے دل

یہ بات ہو جو نعت مین کہتا ہون بار بار
آرام روز حشر ہی کچھ تو یہ پائے دل

یارب یہ التجا ہو کہ صدقے مین شاہ کے
عصیان کا نقش لوح سے بندہ مٹائے دل

ہم مثل زلف شہ کے سمجھتا جو مشک کو
ثابت نہوتی کسلیے ہمسر خطائے دل

یارب یہی ہے ایک مری تجھسے آرزو
جز مصطفے کے اور کسی پر نہ آئے دل

بوئے گل مزار وہین لائیگی صبا
بندھ جائیگی جو دہر مین آنکھ مرے ہوا دل

ہے یہ ارمان کہ ہر دم رہون قربان رسول
مانتا صورت مصحف رہون فرمان رسول

ایک مین کیا کہ ہدایت کی نبی نے کل کو
سارے مخلوق کی گردن پہ ہے احسان رسول

مین وہ بلبل ہون کہ کوچے مین سنے کے پھرون
شومی بخت سے پاؤن جو نہ بستان رسول

مہ و خورشید بھی ہون صورت پروانہ نثار
دیکھ پائین جو ذرا شمع شبستان رسول

کونسا دن ہیہ الٰہی کہ مدینے پوہنچون
مین گنہگار بھی جا کر بنون مہمان رسول

عشق صادق ہی اگر تیرا تو کر وہ تدبیر
نام پر دل ہو فدا جان ہو قربان رسول

روز و شب حق سے یہی اپنی دعا ہی آثم
حشر کے روز بھی ہو ہاتھ مین دامان رسول

الٰہی میرے دلمین ہی ولاے احمد مرسل
کسی صورت دکھا دے جلد جاے احمد مرسل

کلام اللہ مین اسطرح فرمایا ہی خالق نے
کہ عالم کل ہوا پیدا براے احمد مرسل

ہوا بالا تو کیا لیکن کہین ہی پست تر منز
فزون ہی عرش اعلیٰ سے بھی جاے احمد مرسل

شب معراج اکدم مین زمین سے آسمان تک پہنچے
ملا یہ مرتبہ کس کو سواے احمد مرسل

لگاؤن کیون نہ آنکھو مین کہ ہر دم نور برسا ہی
بجاے توتیا ہی خاک پاے احمد مرسل

شریعت کے ہین تابع پیروی اونکی مناسب ہی
ہین سارے باعمل عالم بجاے احمد مرسل

خدا و مصطفے مین راز کی باتین ہزارون تھین
کسی پر کیا ہوا افشا ماجراے احمد مرسل

مبارکباد کا غل تھا فرشتون مین بہم ہر سو
زہے قسمت خدا کا شکر آئے احمد مرسل

نہین ہی شرق سے تا غرب خالی کوئی بلوے سے
مثال مہر پھیلی ہی ضیاے احمد مرسل

تو آثم صدق دل سے کہہ محبت آل اطہر کی
بھری ہی جو ترے دلمین ولاے احمد مرسل

ردیف میم

رہا کرتا ہی اب ہر دم خیال سرور عالم
الٰہی جلد دکھلا دے جمال سرور عالم

کیے صد ہا نبی عالم مین یون تو خلق خالق نے
کیا پیدا نہ کوئی بھی مثال سرور عالم

کہان پونہچے شب معراج کیا کیا آبرو پائی
ذرا تو غور سے دیکھو کمال سرور عالم

مری امت بہت عاصی ہی اسکو بخشدے یارب
خدا سے تھا یہی ہر دم سوال سرور عالم

ہوے روح الامین گہوارہ جنبان کسلیے ای آثم
شرف رکھتی ہی نبیون پر بھی آل سرور عالم

پہلے ہی دا ور بعد ہین سرور صلی اللہ علیہ وسلم
حق سے ہین کمتر سب سے ہین بڑھکر صلی اللہ علیہ وسلم

شاہ کرم خسرو اعظم نور مجسم فخر دو عالم
حامی و ہمدم شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم

عز جہان ہی فخر زمان ہی حسن شان ہی تاج شہان ہی
گل کی جان ہی میرا پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

چرخ سے بالا عرش سے اعلیٰ کعبۂ دنیا قبلۂ عقبیٰ
مالک فردا دین کا رہبر صلی اللہ علیہ وسلم

ماہ شریعت مہر طریقت نور حقیقت آیۂ رحمت
حامی امت ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم

سب سے سوا ہو فضل و عطا ہو ماہ نہ دہو نور خدا ہو
دل کی جلا ہو سب کے ہو افسر صلی اللہ علیہ وسلم

گیسوئے اطہر سنبل خوشتر موی معنبر غیرت عنبر
مشک سے بڑھکر عود سے بہتر صلی اللہ علیہ وسلم

بیت ہلالی نظم جمالی نعت کمالی نقص سے خالی
مدحت عالی سب کی زبان پر صلی اللہ علیہ وسلم

لولو لالا گوہر والا ماہ تجلی مہر مجلی
آپ کا رتبہ سب سے ہی بڑھکر صلی اللہ علیہ وسلم

دل سے تو آتش شہ کا ہی خادم تجکو ہی لازم کسب مکارم
اسکو تو دائم دلسے پڑھا کر صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھ لون یارب روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
دلمین بسی ہی بوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

باغ جنان مین سنبل پیچان اور گل تر کو دیتے ہین خجلت
گیسوئے احمد روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عنبر سارا دلسے خجل ہی مشک کا دل بھی خون ہوا ہی
کیا ہین معطر موئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جود و عطا مین خُلق و کرم مین مثل نہین ہی شاہی کا کوئی
بھاتی ہی رب کو خوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

چشم بصیرت وا ہو ہماری ہم تو بنائین سرمہ بینش
پائین جو خاک کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کرتے ہین تعظیم اوسکی ملائک رہتے وہان ہین سب ادنیٰ
کعبہ ہی اونکو کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نور خدا سے آنکھین روشن ہمنے نہ دیکھین اوسکی گاہے
جسنے نہ دیکھا سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حشر مین کیا دکھلائیگا گر مہ قیامت اس آتش کو
ہون مین فدائے روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شہنشاہ اعظم علیک السلام
جناب مکرم علیک السلام

مین ناچیز کیا وصف تیرا کرون
ہی تو فخر آدم علیک السلام

شرف تجسے حاصل ہی کونین کو
شہنشاہ عالم علیک السلام

لبون پر ہو جب دم مرا یا رسول
زبان پر ہو اسدم علیک السلام

در فیض پر آپ کے ای رسول — رہے ہے سر مرا خم علیک السلام

تمنا ہے آثم یہ ہی آپ پر
ہو قربان ہر دم علیک السلام

داغ الفت سے ہی پر نور مرا تن ہر دم — پاس رہتا ہی مرے ماہ کا خرمن ہر دم
وصف رخسار محمد کا مین لکھتا ہی رہون — میرا دیوان بھی رضوان کا ہو گلشن ہر دم
ہر گھڑی یاد ہی مژگان محمد مجکو — چبھتی رہتی ہی مرے دلمین سوزن ہر دم
نفس امارہ کی شر سے تو بچانا یارب — میری آغوش مین رہتا ہی یہ دشمن ہر دم
یہ تمنا ہی وسیلہ نہ کوئی اور ملے — ہاتھ مین میرے رہے آپکا دامن ہر دم
بعد مرنے کے بھی جائے نہ خیال شہ دین — رہے آباد الٰہی مرا مدفن ہر دم
بلبل زار گل روے محمد ہو نمین — کیون نہ تازہ ہو مری شاخ نشیمن ہر دم
نام لے لے کے محمد کا جیا کرتا ہون — خم اوسی در پہ رہا کرتی ہی گردن ہر دم
خوف تاریکی مرقد کا ہو آثم مجھے کیا — مثل مہتاب مرے داغ ہین روشن ہر دم

ردیف نون

دل حضور مین الفت سے آہ کرتے ہین — اگرچہ یون تو ہم اکثر گناہ کرتے ہین
ہمارا حال فرشتون کو خوب ہی معلوم — ہم اپنے درد کا اونکو گواہ کرتے ہین

ثناے شاہ سر بزم جب مین کرتا ہون
جو ذی شعور ہین وہ واہ واہ کرتے ہین

ذرا وہ نقش کف پاے شاہ تو دیکھین
ضیا پہ ناز عبث مہر و ماہ کرتے ہین

خیال چہرۂ رنگین جو دل مین آتا ہی
توادو سپہ غنچہ کا سب اشتباہ کرتے ہین

ازل سے ہو نہین فدا شہ پہ لوگ کیون پس مرگ
جواب لکھکے کفن کو سیاہ کرتے ہین

کہین حضور بھی ارشاد یہ کرین آثم
کہ ملک نعت کا ہم تجکو شاہ کرتے ہین

الفت لبہاے شہ فضل خدا سے کم نہین
اپنا آب اشک کچھ آب بقا سے کم نہین

کس نبی کی شان مین لولاک نازل ہی بھلا
کون وہ ہی جو جناب مصطفی سے کم نہین

پیستی ہی نقطۂ دل کو میرے دانے کے مثل
میری قسمت کی یہ گردش آسیا سے کم نہین

کیون پہونچتے ہی نہ مدینے مین مستغنی ہین ہم
خاک طیبہ کی ہین کچھ کیمیا سے کم نہین

زلف کا سودا ہی جتنا اوسقدر ہی حب رخ
آیۂ واللیل ہمکو والضحی سے کم نہین

دلمین رہتی ہی مرے ہردم تمنا ے حضور
لو ہو لے دل بھی جنت کی ہوا سے کم نہین

لیکے جاتے ہین ملائک اوسکو بھی حضرت کے پاس
شعر نعت مصطفے صل علی سے کم نہین

کی عنایت کی نظر جسپر ملا سب کچھ اوسے
مہربانی شہ کی کچھ لطف خدا سے کم نہین

مثل نقش پاے شہ ہی مہر اس سے ہی خجل
داغ الفت بھی ہمارا نقش پا سے کم نہین

کیجیے وہ کام آثم جسمین راضی ہون نبی
بالیقین شہ کی رضا حق کی رضا سے کم نہین

محشر مین الٰہی مین گنہگار نہ اٹھون
گٹھری لیے عصیان کی گرانبار نہ اٹھون

محشر مین گناہون سے نہو مجہپہ تباہی
صدقے سے نبی کے مین نگونسار نہ اٹھون

ہو مجہپہ ترا فضل و کرم ای مرے خالق
رحمت کا رہے جوش خطادار نہ اٹھون

پرسش کے لیے حشر مین جب ہی طلب ہو
ای خالق اکبر مین سیہ کار نہ اٹھون

آثم ہون قیامت کا نہ کچھ غم ہو الٰہی
صدقے سے محمد کے دل افگار نہ اٹھون

ہر وقت جب تصور لا تقنطو کرین
بخشش کی روز حشر نکیون آرزو کرین

پہلے ہی لازم آب گہر سے وضو کرین
پھر مصطفیٰ کی مدحت دندان دُر کرین

اوصاف لکھ کے سرور عالم کی زلف کے
یہ کاغذ و دوات و قلم مشکبو کرین

نعت محمدی کا رہے شغل ہر گھڑی
اسکے سوا نہ اور کوئی گفتگو کرین

زوار ہر طرف کے مدینے کو جاتے ہین
حسرت سے ہم نگاہ نہ کیون چار سو کرین

مشہور ہون جہان مین واصف نبی کا مین
کیونکر نہ اہل فہم مری آبرو کرین

آثم جو حق نعت ہی ہمسے ادا نہو
برسون اگرچہ فکر کرین جستجو کرین

خفت ہو روز حشر ہمارے گناہ مین
یارب ہو یہ قبول دعا بارگاہ مین

یارب وہ دن بھی آئے کہ پہونچین مدینے مین
مدت سے بس رہا ہی ہماری نگاہ مین

ہر عضو مین ہو آبِ دُرِ آبرو بھرا
یارب کوئی نہ عیب ہو اس روسیاہ مین

دنیا و آخرت مین رہے اونکی آبرو
جو جان نثار ہو گئے خالق کی راہ مین

ذات رسول پر ہی عدالت کا خاتمہ
یہ منصفی کہان ہی کسی بادشاہ مین

کیا پیش شاہ رتبہ سلیمان کا موقع
حضرت بڑھے ہوئے تھے کہین اونسے جاہ مین

تھا مست مین تو بادۂ الفت سے ای حضور
آیا گھٹا کا لطف مجھے دود آہ مین

طیبہ تمام آپ کے دم سے نہال تھا
پھولون سے بھی زیادہ تھی خوشبو گیاہ مین

یہ آرزو ہی عمر گذر جائے در روضہ کسی طرح
یارب بسر ہو عشق رسالت پناہ مین

آثم کا ہوگا پلہ حسنِ عمل گران
ہوگا اثر یہ اشہدُ ان لَآ اِلٰہ مین

ہی التجا یہ درگہ رب غفور مین
ہو کچھ نہ دیر اب مرے عفوِ قصور مین

مین نقش پائے شاہ سے کیونکر مثال دون
یہ ماہ و مہر اتنے کہان پُر ہین نور مین

روشن نہو گا صاحب نخوت کا نام تک
ٹھیرے گا کب چراغ ہوائے غرور مین

سنگ و شجر کا قول تھا برحق ہین مصطفے
شک تھا حجر شجر کو نہ شہ کے ظہور مین

کس سے بھلا مثال رخ پاک کو دون
غلمان مین ہی یہ نور نہ یہ حسن حور مین

پونہچون مدینے تک تو نکالون مین ایک ایک
ارمان سیکڑون ہین دل ناصبور مین

آثم کی آرزو ہی کہ ہو جائے حکم خاص
حاضر رہے مدام یہ خادم حضور مین

کرتا ہون ہر گھڑی یہ دعا اضطراب مین
پونہچا الٰہی جلد نبی کی جناب مین

ایمان کے ساتھ عمر کٹے میری ای خدا
دم نکلے میرا یا در رسالت مآب مین

صدق کی جو کافرون نے اشارے سے شق کیا
خط فاصلے کا ایک پڑا ماہتاب مین

کیا تاب ہی کہ بندے سے کچھ ہو سکے صفت
وصف نبی لکھا ہی خدا کی کتاب مین

منکر نکیر کا ہو الٰہی نہ کچھ خطر
ہو جاؤن بند مین نہ سوال و جواب مین

پیرو رسول کا ہون مین پابند شرع ہون
کی ہی ہمیشہ کوشش بیحد ثواب مین

محبوب رب عز و جل تم ہو یا نبی
افضل نکیون ہو سب سے خدا کی جناب مین

دشمن جو ہین صحابہ کے دشمن نبی کے ہیں
ہین غم مین یہ یہان بھی وہان بھی عذاب مین

بیڑا ہو پار صدقہ احد سے ای خدا
کشتی ہماری اب تو ہی گرداب آب مین

دشمن جو تھا نبی کا ابو جہل اسلیے
رکھا مدام اسکو خدا نے عذاب مین

آثم کہین جو جاتے تھے سردار انبیا
ہوتا تھا پیدا ابر کا عالم سحاب مین

نعت حضرت کی ہم سناتے ہین
سفت لعل و گہر لٹاتے ہین

خواب مین لب نظر جو آتے ہین
پھر تو دل کی لگی بجھاتے ہین

اخترِ بخت اوسکا روشن ہی
جسکو جلوہ نبی دکھلاتے ہین

ہاتھ ہو آپ کے مری عزت
نفس و شیطان مجھے ستاتے ہین

ق
شور کرتے تھے سب ملائک یون
آج افلاک پر وہ آتے ہین

جنکے صدقے مین فرش خاکی پر
قائم اس آسمان کو پاتے ہین

کون بڑھکر ہی آپ سے سرور
آپ اللہ سے ملاتے ہین

ابر مین چاند منہ چھپاتا ہی
داغ فرقت جو ہم دکھاتے ہین

چار یارِ رسول ہین مقبول
راہ نیکی کے وہ بتاتے ہین

گیسوؤنکا نبی کے کیا ہو بیان
سارے عالم کو وہ بساتے ہین

ہم تو جاتے ہین اب مدینے کو
بخت خوابیدہ کو جگاتے ہین

آگئے تو دھیان شاہ کا آثم
آنکھین ہم زیر پا بچھاتے ہین

خدا و مصطفی کی یاد سے دل شاد کرتے ہین
ہم اپنا خانۂ برباد یون آباد کرتے ہین

مدد بہر محمد کر ہماری اس گھڑی یا رب
گرفتار بلا ہین روز و شب فریاد کرتے ہین

اوسی پر ہی بھروسا ہین اوسکے کمترین بندے
اوسیکا ذکر کرتے ہین اوسیکو یاد کرتے ہین

وہ ہی چشم محمد دفتر عالم مین ای گردون
فرشتے ہر گھڑی آنکھو نپے جسپر صاد کرتے ہین

سوا ے کلک قدرت کھینچ سکے تصویر کیا معنی
یہان پر عجز آکر مانی و بہزاد کرتے ہین

اوڑے آثم نکیون کر بے پر و فرقت مین احمد کی
قفس سے تن کے مرغ دل کو ہم آزاد کرتے ہین

جو محمد مصطفے کے دین کا قائل نہین
سخت کافر ہی وہ اپنے دین مین کامل نہین

اہل ایمان شرع احمد پر نکیون چلتے ہین
حق اگر پوچھو تو پابندی تو کچھ مشکل نہین

روز محشر آتش دوزخ جلائیگی ضرور
کونسا کافر ہی جو تعزیر کے قابل نہین

وہ غنی بے مثل ہی محتاج ہی اوسکا ہر ایک
کونسا بندہ ہی جو اللہ سے سائل نہین

عشق احمد مین رہا کرتے ہین آثم محو ہم
شکر ہی پھرتا کسی جانب تو اپنا دل نہین

نعت احمد مین نہین جانتے کیا کہتے ہین
مرحبا ہم تجھے ای طبع رسا کہتے ہین

کیون برا مانتا ہی اسمین نہین ہی کچھ شک
لوگ جو تجکو گنہگار خدا کہتے ہین

ق
تو حقیر ایک فقیر اپنے محمد کا ہی
رنج کیا اسکا اگر تجکو برا کہتے ہین

ہون در دولت سردار دو عالم پہ پڑا
شکر صد شکر جو سب مجکو گدا کہتے ہین

ماہ و خورشید کو جب دیکھتے ہین ہم گاہے
دونون کو شاہ کا نقش کفِ پا کہتے ہین

اسلیے مین نے تخلص بھی رکھا ہی آثم
لوگ کہتے ہین گنہگار رجا کہتے ہین

لکھا جب شعر کوئی وصف ابروی پیمبر مین
تو محراب حرم ٹھیری نہ پھر اوسکے برابر مین

مدد کرتا نہ جو جلوہ رخ پرنور حضرت کا
تو پھر ہرگز نہوتی یہ ضیا ماہ منور مین

نظر داغ فراق شاہ مین آتی ہی جو گرمی
کہان تیزی ہی وہ ای ہو منو خورشید خاور مین

منور جسقدر دندان سردار دو عالم تھے
نظر آئی چمک اوتنی نہ ہمکو آب گوہر مین

غلام بیدرم ہونین ترے محبوب کا یا رب
اونھین کا واسطہ مجکو خجل کرنا نہ محشر مین

ہزارون مین گنہ کرتا رہا دنیا مین ای سرور
نہو حرف بدی وان پر مرے اعمال کے دفتر مین

تمنا ہی یہ سینے مین بلا لو مجکو ای سرور
بھرا رہتا ہی ان روزون یہی سودا مرے سر مین

کرین کیونکر نہ میری آبرو جن و ملک سارے
رہون آثم جو مین ہر دم خیال مدح سرور مین

بھرے ہین گہر لاکھون درج دہن مین
نکلتی ہی اک بات میرے سخن مین

خدا دینی سے جو ڈرتا رہے گا
نہ لپٹینگے سانپ اوسکے ہرگز کفن مین

سمجھتا ہی ہر ایک ہشیار اونکو
جو دیوانے پھرتے ہین طیبہ کے بن مین

جو بالون مین آتی تھی خوشبو نبی کے
نہ عنبر مین تھی وہ نہ مشک ختن مین
مدینے مین بلوائیے جلد مجھکو
یہان مبتلا ہون مین رنج و محن مین

بلا لو مدینے مین اسکو خدارا
پریشان ہی آثم نہایت وطن مین

محبت مین نبی کے ہم دل و جان خاک کرتے ہین
جدائی مین یہ سودا ہی گریبان چاک کرتے ہین
خدا کے واسطے صورت دکھا دو اپنی رویا مین
ہمیشہ انتظار ای صاحب لولاک کرتے ہین
مین کیا ہون کر سکون جو وصف تیرا ای شہ والا
تری تعظیم سب جن و ملک افلاک کرتے ہین
بہا لائیگی اک دن اپنے جانب کشتی مقصد
ابھی تو روکے ہم دامان دلکو پاک کرتے ہین

تعجب ہی مدینے کو نہین جاتے ہین کیون آثم
عبث بیٹھے ہوے دلکو یہان غمناک کرتے ہین

لائق نعت نبی مجکو سخن ملتا نہین
جو لگا بھی ہاتھ کوئی تو دہن ملتا نہین
درمیان موے زلف پرشکن ملتا نہین
دل ہوا جیسے گرفتار رسن ملتا نہین
طائر جان قید تن مین ہی مدینے جائے کیا
بلبل محبوس کو ہرگز چمن ملتا نہین
کس سے مین تشبیہ دون عنبر مین خوشبو کہان
گیسوؤن سے نافہ مشک ختن ملتا نہین
یاد وہ رہتے ہین وان آٹھون پہر مین ایکدم
دیکھنے کو بھی ہمین طیبہ کا بن ملتا نہین

کیا بھلا نور خدا سے حور کو تشبیہ دین
کیونکہ جسم پاک سے اوسکا بدن ملتا نہین

ہی جو قسمت مین زیارت تو کبھی ہوگی نصیب
کہنے سے تجکو کچھ اے چرخ کہن ملتا نہین

ہجر احمد مین پڑا رہتا ہون منہ ڈھانکے ہوے
مین کسی سے بھی گرفتار محن ملتا نہین

یا الٰہی کسطرح دل ٹھیرے صحت ہو حصول
دیکھنے کو بھی شہا سیب ذقن ملتا نہین

آب و رنگ چہرۂ احمد سے کیا تشبیہ دون
رنگ سے حضرت کے رنگ یاسمن ملتا نہین

خوب آنکھون سے لگاتا چومتا مین بار بار
پر کرون کیا شاہ دین کا پیرہن ملتا نہین

کیا کرون نعت نبی آثم رقم مین صاف صاف
بات جب تک کچھ نہو لطف سخن ملتا نہین

نگاہ شوق سے روضے کو ہم جب دیکھ لیتے ہین
تو چشم دل سے انوار قدرت رب دیکھ لیتے ہین

فرشتے رہتے ہین رحمت کے اوسکے ساتھ ہر لحظہ
نبی کے عشق مین جسکو مودب دیکھ لیتے ہین

مدینے کو چلے جاتے ہین وہ سودے نے سمجھے
بلندی پر مقدر کا جو کوکب دیکھ لیتے ہین

کوئی بدکار و بدطینت ہے کیا بزم عالی ہین
محمد ہر بشر کا نیک و بد سب دیکھ لیتے ہین

فرشتے کہتے ہین آمین خدا تک لیکے جاتے ہین
محمد کے اگر ہلتے ہوے لب دیکھ لیتے ہین

جناب ہوش کو دیتے دعا ہین شکر کرتے ہین
ہم آثم اپنا دیوان جب مرتب دیکھ لیتے ہین

عاشق ہون مین شیدا ہون محمد پہ فدا ہون
عاجز ہون گنہگار ہون خاک کف پا ہون

دیدار کا مشتاق ہون یہ دکھا دو
بیمار ہون ناچار ہون مفلس ہون گدا ہون

اللہ و محمد سے رکھون کام نہ کیونکر
طاعت کے لیے روز ازل مین تو بنا ہون

تم عقدہ کشا ہو مجھے فرقت سے چھڑا دو
قیدی ہون گرفتار ہون محبوس بلا ہون

کل اہل سخن پر مجھے آثم نہو کیون فوق
محبوب خداوند کا مین مدح سرا ہون

جب ثنائے شہ ابرار سنا دیتے ہین
مرحبا کی ہمین عشاق صدا دیتے ہین

کھینچ لیتے ہین تصور مین شبیہ حضرت
نقش غم ہم دل محزون سے مٹا دیتے ہین

کب ہی اعجاز مسیحا لب احمد سے فزون
سیکڑون مردے غلام اونکے جلا دیتے ہین

جبسے ہی اوس رخ روشن کا تصور ہمکو
چاند سورج کو نگاہون سے گرا دیتے ہین

در احمد کی یہ توقیر تو ہی قابل دید
کہ فرشتے بھی یہان سر کو جھکا دیتے ہین

حق یہ ہی شربت دیدار پلا کر اپنا
تشنہ کامون کی بھی وہ پیاس بجھا دیتے ہین

اس عنایت پہ مین حضرت کی ہون جان سے نثار
بات میری جو بگڑتی ہی بنا دیتے ہین

شہ کے بالون کو بھلا مشک سے نسبت کیا دون
جب وہ کھلتے ہین تو عالم کو بسا دیتے ہین

نعت کرتا ہی رقم شاہ کی جسدم آثم
یہ صدا آتی ہی ہم تجھکو صلا دیتے ہین

رویا میں جلوۂ رخ پرنور دیدہ ہون
مین بادۂ وصال کی لذت چشیدہ ہون

بیٹھا ہون اعتکاف مین ہی نبی کا دہیان
محبوب میرے پاس ہی خلوت گزیدہ ہون

فرقت نے کر دیا ہی مجھے ناتوان بہت
کیا جاؤن مین مدینے کو آفت رسیدہ ہون

جاے ہلال عید مجھے دیکھین کیون نہ سب
بار فراق شاہ سے مین بھی خمیدہ ہون

شکر خدا ہی یہ کہ فدا ہون حضور پر
جز آپ کے ہر ایک سے دامن کشیدہ ہون

جز آپ کے نہین ہی مرا کوئی غمگسار
نوع بشر مین یون تو ہون لیکن جریدہ ہون

فرقت مین ای رسول ہوا ہی یہ میرا حال
سر پر پڑی ہی خاک گریبان دریدہ ہون

فضل خدا سے عرصۂ محشر لرونگا طی
میدان نعت شاہ مین آثم دویدہ ہون

مرض عشق محمد کا مزا لیتے ہین
دامن نعت کی ہر وقت ہوا لیتے ہین

ہی قیامت مین شفاعت کا سہارا ہمکو
بار عصیان کا جو ہم سر پہ اوٹھا لیتے ہین

اسکو کہتے ہین بصارت کہ بجاے سرمہ
خاک طیبہ کی ہم آنکھون مین لگا لیتے ہین

پڑھتے ہین وجد مین آکر تو مزہ ملتا ہی
خود ہی ہم نعت کے کہنے کا صلا لیتے ہین

کھاتے ہین جو غم شہ پیتے ہین ہر دم آنسو
زندگانی کا وہی لوگ مزا لیتے ہین

جمع کرتے ہین اونھین کیلیے وہ مال اونکا
اغنیا سے جو زر و سیم گدا لیتے ہین

عیب سے کیون نہ مبرا ہو کلام آثم
حضرت ہوش کو وہ کہکے سنا لیتے ہین

محبوب سر بسر ہین پیمبر سے کیا کہین
عصیان بہت ہین شافع محشر سے کیا کہین

باغ جنان مین دھوم ہی رخسار شاہ کی
دیکھین جو بلبلین تو گل تر سے کیا کہین

اہی پردہ پوش خلق ہمارا ہے خیال
شافع ہین آپ خالق اکبر سے کیا کہین

ہوتا جو روے شہ کے مقابل تو دیکھتے
حیرت ہی آئینے کو سکندر سے کیا کہین

تارون کے آگے ذکر اگر ہو تو ہون خجل
دندان شہ کے نور کو اختر سے کیا کہین

ہمپر گذر رہا ہی جو واقف ہی اوس سے رب
شاکی ہون کیا فلک کے مقدر سے کیا کہین

مشتاق ہین وہ شربت دیدار دین مین
ہم تشنہ لب ہین ساقی کوثر سے کیا کہین

خود ہی جو سنگ دل ہو تو ہادی کی کیا خطا
انسان ہو تو کچھ کہین پتھر سے کیا کہین

صبح شب وصال جو آئے تو ہو ملال
فرقت کی رات صبح کے اختر سے کیا کہین

رتبہ بڑھائین یا نہ بڑھائین بلا کے وہ
شاکی ہون کسلیے خالق اکبر سے کیا کہین

ساقی جو چاہے تو ہمین دے بادہ طہور
محروم جو وہ رکھے تو ساغر سے کیا کہین

چاہین جو آپ تو ابھی تسکین ہو ہمین
ہم دل کا حال خویش و برادر سے کیا کہین

مداح شاہ دین ہین برا بھی ہی اپنا خو
آثم نہ داد دے تو سخنور سے کیا کہین

چرچے جو نعت گوئی سے حسنِ بیان کے ہین
سب مدح خوان جہان مین ممدح خوان کے ہین

یارب دکھادے جلد مدینہ کسی طرح
مشتاق ہم ازل سے اسی آستان کے ہین

اشعار میرے سنکے نکیونکر کٹین عدو
مشہور کاٹ دہر مین تیغ زبان کے ہین

اک روز ہم بھی دیکھینگے صدقے سے شاہ کے
مشتاق اک زمانے سے باغ جنان کے ہین

معراج مین جو شان محمد نظر پڑی
بولے ملک الٰہی یہ سرور کہان کے ہین

لیجائین ہمکو نار مین یا خلد مین نصیب
آخر ہمی تو ساتھ مین عمر روان کے ہین

بڑھکر محل قدرِ محمد ہی عرش سے
رتبے بلند ایسے کہان لامکان کے ہین

آثم گناہ کیون کرین دوزخ کے واسطے
جائینگے ایک روز وہان ہم جہان کے ہین

ردیف واو

الٰہی مین جیون جبتک قریب روضہ مسکن ہو
جو موت آئے مدینے کی زمین مین میرا مدفن ہو

تمنا ہی یہ مجھ بلبل کی جو پونہچون مدینے مین
تو شاخ نخل گلزار مدینہ پر نشیمن ہو

مین کشت طبع مین بوتا ہون تخم وصف سرور کو
سخن میرا عجب کیا جلوۂ قدرت کا خرمن ہو

نہو تاریکی مرقد سے صدمہ مجہ پہ اک ساعت
الٰہی قبر مین پرتو فگن وہ رخ روشن ہو

مدینے کی صفت مین چپ ہو کیونکر بلبل خامہ
مقابل دشت طیبہ کے جہان مین جب گلشن ہو

خدا سے بخشوالینگے شفیع المذنبین بیشک
الٰہی روز محشر ہاتھ میرا انکا دامن ہو

کرون کیا شاعری نعت محمد مین عجب ہی — غزل ہو عاشقانہ اور پڑھیا صاحب فن ہو

رہے جب بیقراری صدمۂ ہجر محمد سے
نہ ہر دم کسطرح آتش زبان پر میرے شیون ہو

آتی ہی مدحت گیسو سے دہن مین خوشبو — کیا عجب ہی جو سراسر ہو سخن مین خوشبو
نکہت گیسوِ احمد سے کسے نسبت دون — یہ نہ عنبر مین ہی نہ مشک ختن مین خوشبو
آپکے سوے معنبر مین جو ہی بوے لطیف — ہی وہ سنبل مین نہ گل مین نہ چمن مین خوشبو
جاکے طیبہ مین اگر میری قضا آئیگی — یاسمن کی صفت آئیگی کفن مین خوشبو

ہی فقط یہ اثر نعت نبی ای آتش
گل کے مانند جو آتی ہی سخن مین خوشبو

یاالٰہی افتخار دو جہان کا ساتھ ہو — دن قیامت کے شفیع عاصیان کا ساتھ ہو
یاالٰہی حشر مین ہو یہ ہماری آبرو — شاہ عالم سرور کون و مکان کا ساتھ ہو
سوے محشر قبر سے اوٹھ اوٹھکے جب جانے لگین — یاالٰہی چارہ ساز بیکسان کا ساتھ ہو
یاالٰہی حشر کے دن صور جب بجنے لگے — اہل بیت پاک شاہ انس و جان کا ساتھ ہو
جب لوائے حمد ہو یارب علم سیدان مین — ہی دعا پیغمبر آخر زمان کا ساتھ ہو
مثل آتش ہی ہماری بھی یہی ہر دم دعا — حشر کے دن سید پیغمبران کا ساتھ ہو

یارب مرا طیبہ مین کسی طرح گذر ہو
سنگ در حضرت پہ رکھا بندہ کا سر ہو

پونہچادے مدینے مین کسیطرح الٰہی
جز تیرے کہین کس سے کہ کم درد جگر ہو

وصف دُرِ دندانِ محمد ہو جو تحریر
تاثیر یہ پیدا ہو کہ ہر لفظ گہر ہو

جز ذات الٰہی نہو توصیف محمد
گو وصف مین بہی حور و ملک جن و بشر ہو

جاتا ہی جو طیبہ کوئی تو ہم ہین یہ کہتے
وہ کونسا دن ہو کہ ہمارا بہی سفر ہو

کچھ ہو نہ سکے زلف و رخ و شاہ کی تعریف
ہو صبح ہر اک شام ہر اک شام سحر ہو

ہو جاؤن مین محو ہیا محبت مین نبی کے
دنیا مین کسی چیز کی مجکو نہ خبر ہو

کونین کی شاہی مجھے ہو جائیگی حاصل
جب روضۂ شاہ دوسرا پیش نظر ہو

آثم کا بھی دھو جائے سیہ نامۂ اعمال
تم رونے پہ طیار جو ای دیدۂ تر ہو

مرے اللہ نے بخشی ہی محبت مجکو
کیون نہ لازم ہو محمد کی اطاعت مجکو

مصحف روئے محمد کی ہی الفت مجکو
فرض کیونکر نہو قرآن کی تلاوت مجکو

ہند سے کعبے کو جاتا ہون دعا ہی یارب
ہو میسر کہین روضے کی زیارت مجکو

تو جو دوزخ سے بچائیگا تو بچ جاؤنگا
ہی الٰہی خطر روز قیامت مجکو

یہ دعا ہی کہ رہون زیست مین پر فرشتہ کا
حشر کے روز میسر ہو شفاعت مجکو

اغنیا کے نہین کچھ سامنے عزت میری
بخشی ہی رب نے مرے دین کی دولت مجکو

سر مرا اور مدینے کی زمین ہو اللہ
شہ کے کوچے مین ہون ہی ہی جنت مجکو

مین پس حمد کہا کرتا ہون نعت حضرت
بعد خالق کے محمد سے ہی الفت مجکو

مجکو تکلیف نہ دے گرمی خورشید ذرا
دن قیامت کے چھپائیگے رحمت مجکو

مرے ہر شعر پہ سب کیون نہ پڑھین صل علی
حق نے بخشا ہی نیا ذوق طبیعت مجکو

غم نہین باغ جہان مین جو نہین ہون نہال
دے رہیگا کبھی پھل نخل محبت مجکو

سخت حیران ہون کیا جاونگا توشہ لیکر
حشر مین کثرت عصیان نے ہی دہشت مجکو

مرا ہند مین نکلیگا کہ طیبہ مین خدا
جانے دکھلائیگی کیا شومی قسمت مجکو

شاہ کے در کی گدائی تو عطا کر یارب
ہو کبھیڑون سے یہان کے تو فراغت مجکو

مدحت شاہ مین تحریر کرون کیا آثم
نہ زبان کو مری یارا ہی نہ طاقت مجکو

گنہگاران امت کا جو سرور ہو تو ایسا ہو
خدا سے بخشوائیگا پیمبر ہو تو ایسا ہو

بری معلوم ہو بو گلشن عالم مین ہر گل کی
دماغ جان کسی بو سے معطر ہو تو ایسا ہو

بچایا نار دوزخ سے چھڑایا ہر مصیبت سے
کسیکا جو شفیع روز محشر ہو تو ایسا ہو

ثنای خط و خال مہوشان سے فائدہ کیا ہی
کرے تعریف حضرت کی سخنور ہو تو ایسا ہو

پسینا آپکا ٹپکے جہان پر جان دے بلبل
چمن مین دہر کے جسم معطر ہو تو ایسا ہو

خدا سے بخشوالے جو قیامت مین گنہ سبکے
گروہ امت عاصی کا رہبر ہو تو ایسا ہو

الٰہی یہ تمنا ہے نہ دم بھر سر کبھی سرکے
خمیدہ آستانِ شاہ پر سر ہو تو ایسا ہو

مدینے کی زمین پر حشر تک سوتا رہون آ کر
میسر جو ہے آرام بستر ہو تو ایسا ہو

حباب آسا نظر آئے ہر اک کو گنبد گردون
فراق شہ مین گریان دیدۂ تر ہو تو ایسا ہو

مہ و خورشید جسکے واسطے پھرتے رہین ہر سو
جہان مین مومنون کے منور ہو تو ایسا ہو

محمد کا ہے میم مشدد ہر گھڑی لب پر
میسر جو مجھے قند مکرر ہو تو ایسا ہو

مین امت مین بھی ہون شیدا بھی ہون احمد کا اے آثم
زمانے مین کسیکا جو مقدر ہو تو ایسا ہو

نبی رکھتے نہ اپنے ساتھ کیون اللہ والونکو
لٹاتے تھے وہ حق کی راہ مین جان نونہالونکو

خدا سے بخشوالینگے سمجھکر اپنا دیوانہ
عزیز آخر کرینگے ہم سے وہ آشفتہ حالونکو

خطا ہے میری سنبل سے اگر تشبیہ دون انکو
شرف ہے نافۂ تاتار پہ حضرت کے بالونکو

مدینے مجکو پہنچا دے گناہون سے بری کر دے
خدا مقبول کرلے تو مرے دونون سوالونکو

تصور ابروؤن کا کرتے ہین جو ساتھ چہرے کے
وہ اکثر دیکھتے ہین جلوۂ خور مین ہلالونکو

ذرا ہے توسن ہجر محمد رحم کر ہم پر
برنگ سبزہ تو کیون روندتا ہے پائمالونکو

نبی کا حسن اک پرتو ہی نور کبریائی کا
بھلا تشبیہ دون کیا اوس سے مین یوسف جمالونکو

زمین پر فرش ہو جائے ابھی تو چشمۂ گردون
اگر ہجر محمد مین نہ رو کون اپنے نالونکو

تصور ہر گھڑی رہتا ہی مجکو چشم حضرت کا
کرون سجدے نہ مین کیونکر بھلا مرگ چہالونکو

وہان سے متصل رہتا ہے جب وہ روضۂ اقدس
خوشی حاصل نکیونکر ہو حرم کے جانے والونکو

کیا پہلے عقیدہ ٹھیک پھر مدحت سرائی کی
کوئی پوچھیگا کیا آثم بھلا میرے کمالونکو

تمہارا وصف کیا شاہا بیان ہو
تمہین سردار عالم بے گمان ہو

تمہین پر خاتمہ بخشش کا جب ہو
نہ کیونکر شان رحمت کی عیان ہو

تمہارے حکم مین عالم ہی سارا
تمہین واللہ شاہ انس و جان ہو

مین کیا ہون کر سکون جو وصف شہ کا
پے مدح نبی حق کی زبان ہو

جو دم مین طی کرین ساتون فلک کو
مکان اونکا نہ کیونکر لامکان ہو

نظر آئے مجھے رویا مین جلوہ
جو مجھپر لطف شہ کا بیکران ہو

در غلطان کا ہو جائے یقین صاف
فراق شہ مین جو آنسو روان ہو

قدم جس جا پڑا ہو شاہ دین کا
مرا مدفن خداوندا وہان ہو

اگر جلوہ نظر آجائے شہ کا
تو زندہ ایک دم مین نیم جان ہو

گناہوں سے ہوں نادم مثل آثم
خطائیں بخش یا رب مہرباں ہو

یاد دنداں میں ذرا چشم کو تر ہونے دو　　آنسوؤں کو مرے اب رشک گہر ہونے دو
اک نہ اک روز مدینے میں بلا لینگے حضور　　آہ و نالے کا ذرا میرے اثر ہونے دو
خلد ملنے کا وسیلہ مرے ہاتھ آئیگا　　عشق احمد کا مرے دلمیں تو گھر ہونے دو
مومنو گردش قسمت سے رہا میں پھرتا　　اب مرا جانب طیبہ بھی سفر ہونے دو
عشق احمد میں جو گھر چھوڑوں تو منع نہ تم　　مومنو نفع ہو یا اسمیں ضرر ہونے دو
ہونے دو عشق محمد میں مری جان فدا　　حاصل ابلیس پر اب فتح و ظفر ہونے دو

گو پریشاں ہو وہ فرقت میں مگر کچھ نہیں غم
حال آثم کی ذرا شہ کو خبر ہونے دو

شرمندہ نقش پا نے کیا ماہتاب کو　　بے نور روئے شہ نے کیا آفتاب کو
شیدائے مصطفےٰ ہوں مرا شغل نعت ہے　　کچھ جانتا نہیں میں عذاب و ثواب کو
رونے سے تنگ آکے دعا مانگتا ہوں یہ　　اب دیکھوں خواب میں بھی نہ چشم پر آب کو
اس می کا بعد مرگ بھی باقی ہے خمار　　زاہد سے بھی کہو کہ پیے اس شراب کو
لوٹے مزے وہ خلد میں جا کر نہ کس طرح　　عشق نبی میں کھوئے جو اپنے شباب کو

اسد رہی شان شاہ تو جا مین خدا کے پاس
تاب آگے بڑھنے کی نہ رہے ہمرکاب کو

تا مرگ جسم اوسکا معطر ہو جو ملے
نسبت نہین پسینے سے کچھ بھی گلاب کو

بہ جائے پانی ہوکے یقین ہی وہ کان سے
پارہ بھی دیکھلے جو مرے اضطراب کو

عاشق رسول حق کے نکیرین ہم تو ہین
کچھ بھی نہین سمجھتے سوال و جواب کو

آتش کی آرزو ہی یہ ای رشک ماہ و مہر
دکھلائیے کبھی تو رخ بے نقاب کو

کیا کرتا ہون اکثر پادشہ کے روئے رخشانکو
شرف کیونکر نہو خورشید پر اس داغ پنہانکو

زبان سے ہے صبح و مسا نعت نبی کا مشغلہ یارب
نہ دے تو دخل میرے دل مین گر نقش و شیطانکو

تمہارا نقش پا ای شاہ خوبان وہ منور ہی
کہ دیتا ہی خجالت بدر اور خورشید تابانکو

مجھے ہی کنج تنہائی پسند ای آسمان ہر دم
کرونگا کیا مین لیکر دہر مین اس قصر و ایوانکو

زہے قسمت سمجھتا ہون اوسے معبود مین اپنا
کیا ہی خلق جسنے حور و غلمان جن و انسانکو

گہر ہی ایک آنسو دانت ہین کیسے انار دن کے
بھلا تشبیہ دون کس سے حبیب حق کے دندانکو

بھلاتا ہون نہ خط و خال سر کو کبھی دل سے
رکھا کرتا ہون ہر دم یاد مین مضمون قرآنکو

ہدایت کی دیا ایمان راہ راست بتلائی
قیامت تک نہ ہم بھولینگے شہ کے لطف و احسانکو

کہان یہ منہ کہ جو روئے محمد کے مقابل ہو
کف پا سے نہ جب نسبت ہو اس مہر درخشانکو

بہار روز افزون کہتی ہی بڑھ بڑھکے یہ مجھے	کوئی نسبت نہین کوئی نبی سے باغ رضوانکو

دعاے آتم دل خستہ ہی ہر دم یہی یارب
طفیل پنجتن مقبول کر تو میرے دیوانکو

مجھے سونگھا دے تو اوس گلعذار کی خوشبو	صبا بدن مین ہی جسکے بہار کی خوشبو
مدینے جاؤن نہ کیونکر کہ ہند ہی ویران	خوش آئے کیا مجھے اوجڑے دیار کی خوشبو
جہان مین موسم گل ہی کبھی خزان کا ہے	مدینے مین ہی ہمیشہ بہار کی خوشبو
ثنا سے گیسوِ سرور بھلا کرون کیونکر	خجل ہی اوس سے تو مشک تتار کی خوشبو
لکھا جو وصف گل روے مصطفے مین نے	تو آئی میرے سخن مین بہار کی خوشبو
گلے کا ہار جو گریہ ہو عشق احمد مین	تو آئے کیون نہین خوش گل کے ہار کی خوشبو
حبیب حق کو جو چاہے خدا اوسے چاہے	پسند حق ہو دل داغدار کی خوشبو
کھلی تھی نرگس شہلا کی آنکھ اے رضوان	جہان مین پھیلی تھی یہ انتظار کی خوشبو
مقابلہ کرے کیا طیب طیبہ سے جنت	وہان ہی پھیلی ہُدا ے مزار کی خوشبو

گلے کا ہار ہی عصیان داغ آتم کی
سونگھا تو نہ خدا ایسے ہار کی خوشبو

سر جھکائے ہی دم مدحت قلم تسلیم کو	حرف کل مثل الف استادہ ہین تعظیم کو

چشمۂ لبہاے احمد کا رہا ہون مدح خوان
حشر کے دن پاؤنگا مین کوثر و تسنیم کو

راستہ ہمکو شریعت کا بتایا شاہ نے
خضر بھی آئے نہ پاس اس ای موسیٰ تعلیم کو

سر جھکایا راہ حق مین عید قربان ہوگئی
کیون خوشی حاصل نہو فرزند ابراہیم کو

ہی امید عفو بھی اوتنی ہی جتنا خوف کا
تول لے جو چاہے میزان مین امید و بیم کو

کوچۂ شہ کے گدا کو ہی یہ استغنا حصول
لے نہ ہرگز مفت بھی خواہش سے ہفت اقلیم کو

سوچتا ہون مین یہی دونو کی الفت مین مدام
یاد احمد کو کرون یا احمد بے میم کو

جلوۂ روے نبی دیکھے جو آثم خواب مین
چونکتے ہی پھر نکیون استادہ ہو تعظیم کو

ردیف ہای ہوز

رہون ہر دم جو مین مداح گیسوے رسول اللہ
نہ کیون اشعار سے پیدا ہو خوشبوے رسول اللہ

معطر ہو دماغ جان حیات تازہ حاصل ہو
اگر مین خواب مین بھی سونگھ لون بوے رسول اللہ

فراق شاہ مین ہون جان بلب امید ہی یارب
کہ ہو جائے مجھے پہلے سفر سوے رسول اللہ

قسم حوران جنت اوسکے حصے کی نکیون کھائین
نظر آجائے جسکو دہر مین روے رسول اللہ

کہان مشک ختن اور عنبر سارا یہ خوشبو
جو خوشبو رکھتے ہین عالم مین گیسوے رسول اللہ

ہلال عید قربان صاف ہے حق مین ہمارے ہو
دکھائی دے کسی صورت جو ابروے رسول اللہ

بجالاؤن نہ کیونکر حکم مین خلاق اکبر کا
میسر ہو جو مدفن کو سر کوے رسول اللہ

وہ ہین بے مثل آتش وصف بھی بے مثل اونکے ہین
کسیکا خلق کب ہو ہمسرے خوے رسول اللہ

مدت سے مرے دلمین ہی ارمان مدینہ
اللہ دکھا دے کہین بستان مدینہ

اس رتبے کو پہونچے نہ کبھی عرش معلے
اللہ رے اوج و شرف و شان مدینہ

یہ رنگ کہان اور کہان ایسی بہارین
جنت سے زیادہ ہی گلستان مدینہ

وہ دن بھی خدا لائے کہ وحشت ہو زیادہ
پاؤن ہون مرے اور بیابان مدینہ

کیون کرتے نہ سب شاہ غلامیِ محمد
مختار تھے کونین کے سلطان مدینہ

ہر وقت طواف در اقدس ہون کرتا
ہوتا ہون اے چرخ مین قربان مدینہ

مقبول مرے شعر نہ کسطرح ہون آتش
رہتا ہون مین دن رات ثناخوان مدینہ

کیا کرون مین ثنا رسول اللہ
ہو تمھین مصطفے رسول اللہ

حق کی درگاہ مین شفاعت کی
مرحبا مرحبا رسول اللہ

اولیا انبیا بہان تک ہین
اونکے ہین پیشوا رسول اللہ

ہی تمنا پڑھون ہمیشہ درود
تیرے روضے پہ جا رسول اللہ

اوسکو اللہ نے عزیز کیا
جسکے لب پر رہا رسول اللہ

نہوں شرمندہ جاؤں میں جسدم — روبرو سے خدا رسول اللہ
نہو فرق آپکی اطاعت میں — حق سے ہی یہ دعا رسول اللہ
مدح خوان آپکے رہے ہردم — جتنے تھے انبیا رسول اللہ
شاہ تم ہو نگاہِ رحم کرو — میں بھی ہوں اک گدا رسول اللہ
خاک پاؤں جو آپکے در کی — ہو مجھے کیمیا رسول اللہ
اہل اسلام سنکے نام نبی — کہیں صلِ علے رسول اللہ

لینگے آثم بجا ثنا خوان کو
ہیں حبیب خدا رسول اللہ

ہردم دعا یہی ہی مری التجا کے ساتھ — محشر کسیطرح ہو رسول خدا کے ساتھ
نکلے کبھی نہ کلمہ بیجا زبان سے — ای طبع رکھ ادب بھی تو صنف ثنا کے ساتھ
کعبے سے سوے طیبہ جو ہم جائینگے کبھی — لبیک کہتے جائینگے صل علے کے ساتھ
حق جب بلائے سامنے تو ہی یہ آرزو — آؤں جناب شافع روز جزا کے ساتھ
آنکھیں دکھائیگا مجھے خورشیدِ حشر کیا — شمس الضحیٰ کے ساتھ ہوں بدر الدجیٰ کے ساتھ
گھر سے براق پر جو محمد ہوے سوار — تھے جبرئیل راہ میں خیر الوریٰ کے ساتھ
آراستہ مکان شب معراج تھے تمام — اللہ کا تھا لطف بہت مصطفےٰ کے ساتھ

ای دل جو چاہتا ہی رضامندی نبی
تو انس رکھ ضرور تو آل عبا کے ساتھ

یارب وہ دن بھی آئے کہ جاؤن مدینے کو
مین زائران قبر حبیب خدا کے ساتھ

آثم گنہگار ہی اللہ بخش دے
درگاہ حق سے آئے اجابت دعا کے ساتھ

ہی آپکی رحمت ہمین قلزم سے زیادہ
ہی بہر شفاعت نہ کوئی تم سے زیادہ

ذی رتبہ زمانے مین ہوئے گرچہ نبی سب
پر پیش خدا کوئی نہین تم سے زیادہ

شاہی کا مزا پاؤن جو مسکن ہو مدینہ
ہی خاک وہان کی مجھے قاقم سے زیادہ

کثرت سے کیے جاؤن نکیون وصف محمد
موجین مجھے مضمون کی ہین قلزم سے زیادہ

کیون آنکھین بہادین نہ گنہ سیر کہ انہر
ہی جوش سمندر کے تلاطم سے زیادہ

اندروں ہی گلزار مدینہ کا تصور
دل چاک ہی غنچون کے تبسم سے زیادہ

ہو نان جوین کھا کے کرے شکر وہ ہی حر
دانا کے لیے جو بھی ہین گندم سے زیادہ

آثم مین ثناخوان محمد ہون ازل سے
ہو کس کا بیان میرے تکلم سے زیادہ

عاشق ہون محمد کا تو شیدا ہے مدینہ
کسطرح مرے دلمین نہ بہ جائے مدینہ

یارب مجھے پہنچا دے مدینے کی زمین پر
دیکھون تو کسی طرح تجلاے مدینہ

محروم ہوں میں اور چلے جاتے ہیں زوار
کیونکر نہ بڑھے دلمیں تمنائے مدینہ

پھر تو در اقدس پہ گھسوں اپنی جبیں کو
اللہ ان آنکھوں سے جو دکھلائے مدینہ

کیا ہند کے باغوں کی کروں سیر بھلا میں
گلشن سے سوا مجکو ہی صحرائے مدینہ

کیونکر نہ کروں وصف میں گیسوئے نبی کا
ہی سر میں سمایا ہوا سودائے مدینہ

اوس جائے مقدس میں محمد کا ہی روضہ
فردوس ہو کسطور سے ہمتائے مدینہ

رہتا ہی تصور مجھے حضرت کا شب و روز
پھر مجکو نہ کسطرح سے یاد آئے مدینہ

مشتاق مدینے کا فقط ایک نہیں میں
وہ کون ہی جسکو نہیں سودائے مدینہ

افلاک سے رحمت ہی شب و روز برستی
دیکھو تو ذرا رتبۂ اعلائے مدینہ

آثم تو دل و جان سے ہی قربان نبی پر
کیونکر نہ رکھے دلمیں تولائے مدینہ

ردیف یای تحتانی

دھوم ہی عالم میں شاہا آپ کے اعجاز کی
آپ پر خود کھل گئی جو بات پائی راز کی

جب کروں مدح گل روئے نبی کرتی ہی مست
بلبلوں کو حسن کیفیت مری آواز کی

سوختہ ہو کر جو نکلی آہ تو ثابت ہوا
اس دیار عشق میں بھی ہی نظر غماز کی

مایۂ احمد کو کیوں رکھتیں چھپا کر دلمیں وہ
حوریں جو ہوتیں نہ بھوکی ناز کے انداز کی

نعت سے مجکو نہ ہو کیونکر جہاں میں امتیاز
قدر ہوتی ہی زمانے میں ہر اک ممتاز کی

زور پر مرغ طبیعت نعت کے کہنے سے ہی ۔۔ کیا عجب سیکھے روش کو بلبل شیراز کی

جلد آثم کو مدینے مین بلالو بہر حق
اب تو حالت ہی بری اس عاشق جانباز کی

یہ تمنا ہی مری ای شہ دین تھوڑی سی ۔۔ کہ ملے دفن کو طیبہ مین زمین تھوڑی سی

آستان بوس کی خواہش رہی گردون کو مدام ۔۔ پر نہ ا کر وزکہسی اوسنے جبین تھوڑی سی

جس روش چاہیے چلے طبع روان پاجانی ۔۔ واسطے اوسکے بہت ہی یہ زمین تھوڑی سی

جو مرون طیبہ مین جاکر تو کہین آپ خادم ۔۔ اسکو دیجائے زمین اتنو یہین تھوڑی سی

کیون نہ مسرور رہین الفت شہ سے ہر دم ۔۔ بادہ عشق کی لذت تو نہین تھوڑی سی

مردم چشم ہی مانگتے رہتے ہین دعا ۔۔ خاک ملجائے مدینے کی کہین تھوڑی سی

شاہ کہاتے تھے شکم سیر نہ ہو کر کہانے ۔۔ نوش کرتے تھے کبھی نان جوین تھوڑی سی

ایک مدت مین رہا ہند مین اب ہی یہ دعا ۔۔ جاؤن طیبہ کو سکٹے عمر وہین تھوڑی سی

یارب اوسدم بھی بھر شاہ کا دم ہو آثم
تن مین جب اوسکے رہے جان حزین تھوڑی سی

محبوب ہے اللہ کا داور تو نہین ہی ۔۔ اس شان کا عالم مین پیمبر تو نہین ہی

اعجاز تھے ایسے جو ہوا ماہ دوپارہ ۔۔ انگشت بنی تیغ دو پیکر تو نہین ہی

اس در کی گدائی سے فقط نام کے ہین شاہ
کملی یہ فقیری کی مشجر تو نہین ہی

رضوان قد بے سایہ پہ ہو لوٹ نہ کیونکر
قامت سے یہ طوبی کہین بڑھکر تو نہین ہی

دل صاف ہوا پیتے ہی کیون جام محبت
اس جام مین کچھ بادۂ اطہر تو نہین ہی

نازل رہے کیون رحمت اللہ نہ ہر دم
کچھ روضۂ شہ عرش سے کمتر تو نہین ہی

عشاق کے دلمین مے الفت نہ بھرے کیون
اس مے کے لیے دہر مین ساغر تو نہین ہی

صد شکر مجھے دیکھکے کہتا ہی زمانہ
جو جھوٹ کہے یہ وہ سخنور تو نہین ہی

دیوانۂ گیسوے محمد ہی تو آتش
سودا اسے ہے جس مین وہ ترا سر تو نہین ہی

کیا سوچتے ہو تم کہ نشیب و فراز ہی
ای عاصیو اوٹھو کہ در توبہ باز ہی

کیا طول وصف گیسو سرور بیان کرین
کوتاہ وقت اور یہ قصہ دراز ہی

محراب کعبہ ابروے حضرت ہی مومنو
سجدہ نکیون ادا ہو کہ جاے نماز ہی

وہ شکل صاف ہی نظر آتا ہی جسمین حق
ہی آینہ نیا عجب آئینہ ساز ہی

مین کیا تمام خلق کا کیا ذکر مومنو
عاشق مرے حضور کا خود بے نیاز ہی

فتنے ہزار دن نفس اوٹھاتا ہی روز و شب
افسوس چشم دلمین بھرا خواب ناز ہی

پایہ ہمارے عشق کا عالم سے ہی جدا
محمود ہم عزیز نہ اپنا ایاز ہی

عشق نبی سے عشق خدا ہو نکیون حصول
سنتے ہین نرد بان حقیقت مجاز ہی

شکر خدا کہ جسکو ہی ہر دم نبی کا دھیان
مانند شمع دل مین بھی سوز و گداز ہی

مداح ہے حبیب خدا کا ہی مرا
اس وجہ شاعرون مین مجھے امتیاز ہی

آتش کمر کو باندھو مدینے کی راہ لو
کیا ہند کی عبث یہ تمھین حرص و آز ہی

میری زبان پہ مدحت خیر الانام ہی
بڑھکر نہ مجھسے کوئی بھی شیرین کلام ہی

کیا ہی مری بساط مین بھیجونگا کیا صلوٰۃ
نازل خدا کا ادنیٰ پہ تو ہر دم سلام ہی

کسطرح ہو سوال نکیرین سے خطر
دل پر ہمارے نقش محمد کا نام ہی

کہتے تھے سب ملک شب معراج مین یہی
لو شاہ بحر و بر سے خدا ہمکلام ہی

الطاف شہ کے عام ہین کچھ اسمین شک نہین
رحمت سے مستفیض ہر اک خاص عام ہی

آگاہ کرتے کیون نہ شریعت سے شاہ دین
حق کے رسول ہین وہی انکا کام ہی

مداح شہ کے تشنہ رہینگے نہ روز حشر
حضرت ہی کے تو ہاتھ مین کوثر کا جام ہی

کسطرح سے نہ دل ہو ہمارا ہمین عزیز
یہ بھی ازل کے روز سے شہ کا غلام ہی

کرتے ہین وصف رخ کا کبھی زلف کی ثنا
آتش ہمارا کام یہی صبح و شام ہی

کہتا ہون نعت مین کرم ذوالجلال ہے
روشن ہے نام بدر سا حاصل کمال ہے

بھرتا ہے خامہ چوکڑی میدان نعت مین
شرمندہ اسکی چال کے آگے غزال ہے

یہ آرزو ہے بادۂ حب نبی ملے
ہردم اسی شراب کا مجکو خیال ہے

بجلی اودھر گراتی ہے جاتی ہے جسطرف
شمشیر مصطفےٰ کی نئی چال ڈھال ہے

دلمین خدا ہے اور زبان پر ہے نام شہ
منکر نکیر کا یہ جواب سوال ہے

ذی رتبہ یون تو سارے رسل ہین جہان مین
پر حق یہ ہے حبیب خدا بے مثال ہے

جلوے ہین دو طرح کے عیان ذات شاہ سے
رخسار شہ قمر ہے تو ابرو ہلال ہے

کیون تیرگی کفر رہے پھیلی دہر مین
روشن جہان مین شاہ کا مہر جمال ہے

ہے کثرت گناہ عرق مین ہین غرق ہم
دہشت بڑھی ہوئی ہے ہمین انفعال ہے

طیبہ کی ایک روز میسر ہوئی نہ خاک
سرمہ ہماری آنکھون مین گرد ملال ہے

ثمرہ دیا ہے یہ چمن نعت نے ہمین
مضمون جو پھول ہین تو طبیعت نہال ہے

آثم کو ہے نہ عشق حبیب خدا فقط
اوسکا بھی ہے غلام جو احمد کی آل ہے

بیزبانی کے سبب نالوں کی رسوائی ہوئی
فیض نعت شہ سے حاصل اب تو گویائی ہوئی

حضرت عیسیٰ کہینگے کیا مرا آکر علاج
ختم اے سرور ترے لب پر مسیحائی ہوئی

حق اگر پوچھو تو وہ ہین انبیا مین لاجواب
دونون عالم مین انھین پر ختم یکتائی ہوئی

آب رحمت تو روان ہر سو ہی عین کرم
پھر عبث دل کی کلی رہتی ہی مرجھائی ہوئی

کیا ہی عصیان کی شکایت رحم کی ہی آرزو
یہ بلا سر ہی ہمارے نفس کی لائی ہوئی

ہم گنہگارون پہ ہو جائے گا جو تیرا کرم
حشر کے دن آئیگی رحمت بھی شرمائی ہوئی

زائر و لائق وہان کے جو نسمجھو پھیکنا
دشت مین طیبہ کے میری لاش کفنائی ہوئی

عشق احمد مین وہ ہون بیتاب مین مرنے کے بعد
روح بھی پھرتی رہیگی میری گھبرائی ہوئی

قبر مین تصویر دیکھی تھا تصور زیست مین
مین وہ ہون دم بھر نہ حاصل مجکو تنہائی ہوئی

ابر چشم تر سے میرے ہی روان دریائے غم
ہی مرے دلپر گناہون کی گھٹا چھائی ہوئی

بعد مرنے کے بھی بیتابی نچھوڑیگی مجھے
خانۂ دل کی ہی یہ تو پرورش پائی ہوئی

اس دو روزہ زندگی پر بیٹھے ہو بیفکر کیون
جان لو یہ تم کہ سر پر ہی اجل آئی ہوئی

نعت احمد کی لکھے گا کیا بھلا کوئی بشر
اور لکھی جسنے تو اوس سے خامہ فرسائی ہوئی

مثل احمد کا نظر آیا نہ مجکو دوسرا
چشم احول کی طرح حاصل نہ بینائی ہوئی

نعت احمد کے سوا کچھ بھی نہ جو تمنے لکھا
یہ تو ای آثم بڑی ہی تمسے دانائی ہوئی

اندنون زخمی ہی دل اپنا الم کے تیر سے
یا نبی لینا سنبھال اُسکو کسی تدبیر سے

جنکے والد کو کہا حضرت نے امی ودمی
پھر نکیون الفت ہو مجکو شبیر و شپیر سے

وصف جسنے گل روے محمد کے کیے
گل ہوے سارے خجل رنگینے تقریر سے

دیکھکر رویا مین بیداری مین جلوہ دیکھلون
کچھ نہو مطلب الٰہی خواب کی تعبیر سے

اسقدر عجلت نہ کر رہ عاشق حضرت مدام
کام نکلیگا یہ تیرا صبر کی تاثیر سے

خاک ہی تھا اصل مین پھر خاک ہوگا آدمی
فائدہ کیا پختگی قبر کی تعمیر سے

منحرف شرع نبی سے جو ہوے سرای منو
درحقیقت گر گئے وہ پایۂ توقیر سے

عشق حضرت مین ہوے رسوا تو عزت بڑھ گئی
شہرہ اپنا ہوگیا عالم مین اس تشہیر سے

وہ رخ روشن دکھادین تو یہ دل ٹھیرے مرا
طفل کے مانند اپنے مین ہو حاصل شیر سے

امت مرحومہ سے پاتے ہین آثم کا شمار
یا الٰہی درگذر اسکی تو ہر تقصیر سے

دھوان دل سے اٹھا حیات النبی
جلا ہون سراپا حیات النبی

کہین کس سے جز آپکے ہم غریب
نہین کوئی تمسا حیات النبی

دم واپسین بھی ہو یاد حضور
یہی ہے تمنا حیات النبی

مرے حال پر لطف فرمائیے
نظر اک خدارا حیات النبی

رہون کھینچتا نقشہ زلف مین
یہی اب ہے سودا حیات النبی

کیونکر کرون شکر پروردگار — کہ یہ دین پایا حیات النبی
مدینے مین مجھکو بلا لیجیے — نہین اب گذارا حیات النبی
برای خدا مجپہ کیجے کرم — ہون خادم تمھارا حیات النبی

ہی آثم کو دونون جہان مین فقط
تمھارا بھروسا حیات النبی

راہ نیکی کی نبی ہمکو بتاتے جائینگے — پہر بخشش پاس خالق کے بلاتے جائینگے
عشق احمد جو رہے گا جوش پر ای مومنو — تو سیہ کاری کا دھبا ہم مٹاتے جائینگے
تشنگی حشر سے کیا خوف ہی روز جزا — آب کوثر شافع محشر پلاتے جائینگے
ہم خیال جلوۂ روی نبی سے مرتے دم — بخت خوابیدہ کو بھی اپنے جگاتے جائینگے
فرقت سرور مین درد کر جو دینگے جان ہم — تو تجھے ای آتش دوزخ بجھاتے جائینگے
حشر مین ہونگے پریشان ہم اگر ای مومنو — تو بھی بو زلف کی ہمکو سنگھاتے جائینگے
راستا عشق نبی کا جو ہمین مل جائیگا — دیکھنا اس راہ مین آنکھین بچھاتے جائینگے

ابروی شہ کا رہے گا دھیان جو آثم ہمین
تو ہمارے زخم دل پانی چراتے جائینگے

کیا معنبر ہو دہن شہ کی ثنا سے پہلے — بو نہ ہو مدحت گیسوے دوتا سے پہلے

چاہیے گر یہ کرے فخر کا دعوی وہ بشر
آبرو پائے جو دانتون کی ثنا سے پہلے

دیکھکر روضۂ اقدس کو مرا دم نکلے
موت آجائے مجھے کاش قضا سے پہلے

ناتوان الفتِ احمد مین ہین طیبہ کیطرف
اوڑ کے جا پونہچین گے ہم بادِ صبا سے پہلے

حق اگر پوچھو تو خلد آپ ہی کی ہے جاگیر
کوئی جا سکتا نہین آل عبا سے پہلے

جسکو خواہش ہو کہ ہو عشق محمد کا حصول
رکھے الفت وہ بشر آل عبا سے پہلے

مدح حضرت کی جو اللہ کو ہو جائے پسند
عفو ہون پھر تو گنہ روز جزا سے پہلے

اپنے محبوب کی خالق کو بڑھانی تھی جو شان
تو کیا خلق اونھین ارض و سما سے پہلے

آپ دکھلا دین اگر خواب مین دیدار مجھے
پھر تو حاصل ہو شفا وقتِ شفا سے پہلے

نعت گوئی مین کرے پیچھے وہ انسان دعوے
مشق وہ کر لے اگر طبع رسا سے پہلے

ساتھ ایمان کے دو جہان ہو دوزخ سے نجات
ہو اجابت مرے خالق یہ دعا سے پہلے

آپ ہین رشک مسیحا یہ نہین آپ سے دور
کہ جو حاصل ہو شفا مجکو دوا سے پہلے

انبیا حشر مین ہر اک سے کہین گے آکر
کہ مدد مانگیے محبوبِ خدا سے پہلے

مین درخشان ہون نکیون شاہ بحر و بر کے لیے
ملا ہے مال ہی مجکو عمر بھر کے لیے

ہمارے اشکون کو مردم سمجھتے ہین گوہر
صدف کا حکم بھی جاری ہے چشم تر کے لیے

رسول پاک کا جلوہ یہان سے دیکھین نہ کیون
نہین حجاب کوئی صاحب نظر کے لیے

وہی ہی سارے رسولون کو حکم پیش جناب
جو رو برو ہے ذکا حکم ہی قمر کے لیے

کرون مین سجدۂ طاعت ادا وہان جا کر
زمین مدینے کی یا رب ہے میرے سر کے لیے

ملک نے دیکھا جو معراج مین براق حضور
رکاب تھام کے پہونچے ادھر ادھر کے لیے

خدا کے بعد کرے بندگی محمد کی
قسم خدا کی یہ واجب ہی ہر بشر کے لیے

مین جانتا نہین شاہی مدینے کی یا رب
زمین ملے مجھے کافی جو ہو گذر کے لیے

گدا حضور کے در کے ہین سارے مستغنی
کبھی پھرینگے نہ عالم مین سیم و زر کے لیے

شب فراق کٹے دیکھون جلوۂ حضرت
دعائین مانگتا رہتا ہون اس سحر کے لیے

ہوا مدینے کی آجائے اسطرف یا رب
یہی بہت ہی عطا مجھ سے مشت پر کے لیے

سوار موت ہی سر پر اٹھو اب اے آثم
ضرور چاہیے سامان کچھ سفر کے لیے

ماہ و خور مین نور ہی یون آپکی تنویر سے
جیسے ذرون مین چمک ہی مہر کی تاثیر سے

موتی جھڑتے ہین دم وصف نبی تقریر سے
ہوتی ہی سلک گہر پیدا مری تحریر سے

جلد جا پونہچون مدینے مین کسی تدبیر سے
یہ بھی گل پھولے الٰہی گلشن تقدیر سے

بند آنکھین ہو گئین موسیٰ کی جس تنویر سے
نور وہ ظاہر ہوا شاہا تری تصویر سے

وصف حضرت جب رقم کرتا ہون لکھتے ہین عدو
ہوتی ہی خالی نہین کلک زبان تکبیر سے

چہرۂ انور کی مدحت جب بیان کرتا ہون مین
والضحیٰ کی شان لکھتی ہی مری تفسیر سے

عاشق احمد کی تربت پر نکیون میلا رہے
جب نہو خاک لحد کم سرمۂ تسخیر سے

الفت گیسوے شہ نے جب سے دیوانہ کیا
آہ پیچیدہ بڑھی کچھ حلقۂ زنجیر سے

ہون غلامان محمد سے خطا ہو گی معاف
خوف مجکو حشر مین کیا جرم کی تعزیر سے

ہین جو روشن طبع وہ میرے سمجھتے ہین کلام
لطف حاصل قند کا ہوتا ہی ملکر شیر سے

واہ رے عشق نبی روشن شب ہجران ہوی
ہوگئی مشعل فروزان نالۂ شبگیر سے

اسکی باعث ہوتی ہی شمع سخن روشن مدام
کم نہین میری زبان بھی ہو گلگیر سے

نفس امارہ سے یارب کیون رہے مجکو گریز
رابطہ جیسے نہین ہوتا کمان کو تیر سے

نفسی نفسی سب کہینگے روز محشر انبیا
آپ ہی لینگے بچا ہر ایک کو تعزیر سے

نعت گو مشہور ہو نہین کیا مقابل ہو کوئی
کم نہین بہر عدو میری زبان شمشیر سے

حسن یوسف مین کہان تھا وہ جو پایا شاہ نے
یہ ہوا روشن ہین والشمس کی تفسیر سے

کیون نہ مستغنی ہون ہم مشہور عالم مین بھلا
جب محبت مصطفے کی بڑھ گئی ہے اکسیر سے

ہو صلے مین نعت کے شاہا عطا دو گز زمین
خاک طیبہ کی ہی بڑھکر خلد کی جاگیر سے

مین سگ درگاہ حضرت ہون اسی کا فخر ہی
ملگیا ہی بخت میرا طالع قطمیر سے

دائرہ ہر حرف کا ہی اشرفی سے بھی سوا ۔ کم نہین استاد کی خدمت مجھے اکسیر سے

دوست احمد کا ہی آثم کیا کریگا پیر چرخ
خود ہی جل جائیگا اکدن آہ کی تاثیر سے

خواب مین جلوۂ دیدار دکھانے والے ۔ داغ حسرت کا مرے دلسے مٹانے والے
اونکا چہرہ ہو نکیون مہر کی صورت روشن ۔ کعبے سے سوے مدینہ مین جو جانے والے
آنکھین دکھلائیگا کیا مہر قیامت ہمکو ۔ زیر پاشہ کے ہم آنکھین مین بچھانے والے
چار یارون پہ نکیون لطف نبی کا ہوتا ۔ گمرہون کے تھے وہی راہ بتانے والے
ہم گنہگار نہ کیون آپکو ڈھونڈین ہر دم ۔ آپ ہین نار جہنم سے بچانے والے
ذات پر آپکی کیونکر نہ بھروسا ہو ہمین ۔ آپ اللہ سے بیشک ہین ملانے والے
شربت دید سے فرمایئے مجکو سیراب ۔ تشنہ کامون کی ہو تم پیاس بجھانے والے

وصف گیسوے محمد کا کرے کیا آثم
ہین یہ فردوس کو خوشبو سے بسانے والے

کی ہی یہ مدح شاہ کی جوش و خروش سے ۔ ای سامعین سنو اسے تم دلکے گوش سے
ہم بادۂ محبت احمد سے مست ہین ۔ کیا محتسب ہی کام ہمین می فروش سے
مداح مصطفی ہون ملائک اوٹھائینگے ۔ لاشہ اوتار دینگے جو احباب دوش سے

عشق نبی مین مجکو نہین ایک جا قرار
جا سے قیام پوچھو نہ خانہ بدوش سے

پینے کو آب اشک ہی کھانے کو لخت دل
ہجر نبی مین کام نہین نا ؤ نوش سے

آثم ترا کلام نہ کسطرح ہو پسند
نسبت تلمذی کی تو رکھتا ہی ہوش سے

الفت ہی جنکو روی رسالت مآب سے
ڈرنے کے وہ نہین تپش آفتاب سے

پردہ ہٹے جو زلف کا روے جناب سے
جانے ہر ایک مہر ہی نکلا سحاب سے

یہ داغ عشق پنجتن و چار یار کا
عالم مین کم نہین ہی ذرا آفتاب سے

گل سے کہین سوا ہی بہار رخ حضور
بڑھکر پسینہ چہرے کا پایا گلاب سے

یہ قدر و منزلت شب معراج پائی تھی
آنکھونکو اپنی ملتے تھے قدسی رکاب سے

ہی ذات پاک آپکی بعد خدا بزرگ
ثابت ہوا ہی ہمکو خدا کی کتاب سے

کیا آگے کوئی شاہ کے دعوی کرے حسین
نسبت ہو نقش پا کو نہ جب آفتاب سے

دیدار شاہ خواب ہی مین ہو مجھے نصیب
چھوٹون الٰہی جلد کہین اضطراب سے

وہ رند ہین کہ بادۂ الفت سے مست ہین
زاہد غرض نہین ہی ہمین کچھ شراب سے

ہشیار گو ہین پر ہمین غفلت ہی رات دن
بدتر ہی جاگنا بھی ہمارا تو خواب سے

جو منشی ہی اسجہان کی فانی ہی لاکلام
دیکھو فلک کی ملتی ہی صورت حباب سے

ابتک گیا نہ سوے مدینہ تو کسلیے
پوچھے تو کوئی یہ دل خانہ خراب سے

صدقے مین اہل بیت رسالت مآب کے
یارب نجات ہو ہمین قہر عذاب سے

برباد میری خاک نہوگی پس فنا
الفت اگر رہیگی مجھے بوتراب سے

عصیان اگر بہت ہین تو رحمت بھی ہی فزون
گھبرائینگے کبھی نہ حساب و کتاب سے

اسد اوس بشر کو نکیونکر رکھے عزیز
آثم ہو جسکو عشق رسالت مآب سے

جو زلف مین خوشبو ہی وہ عنبر مین نہین ہی
جو حسن ہی رخ مین وہ گل تر مین نہین ہی

دندان مبارک نے صفا پائی تھی جو کچھ
وہ آب وہ جلوہ کسی گوہر مین نہین ہی

ذرونکو مدینے کے مین انجم کہون کیونکر
یہ روشنی ہرگز کسی اختر مین نہین ہی

بوبکر و عمر اور بھی عثمان کی ہو الفت
کچھ لطف فقط الفت حیدر مین نہین ہی

ہی جلوہ رخسار مین جو آپکے تنویر
یہ نور شہا نیر رخشادر مین نہین ہی

آجائے نظر خواب ہی مین جلوہ حضرت
جانا جو مدینہ کا مقدر مین نہین ہی

جو دیدہ پر اشک مین رہتا ہی مرے جوشر
یہ جوش کسیطرح سمندر مین نہین ہی

اسد تک ای شاہ ثنا خوان ہی تمہارا
ذکر آپکا بتلائیے کس گھر مین نہین ہی

کیون پیاس کی شدت کا تجھے خوف ہی آثم
کیا آب بھرا چشمہ کوثر مین نہین ہی

حبیب حق کی جب مدح و ثنا کی — ہوئی نازل وہین رحمت خدا کی
ہوئی حاصل فضیلت امتون پر — ہمین وہ دولت ایمان عطا کی
وہ بہر چشم دل سرمہ ہو سرور — میسر خاک ہو جو کفش پا کی
ہی کون اونکے سوا محبوب حق کا — فزون ہی سب سے عزت مصطفا کی
گناہون پر رہا راغب تو ای دل — خدا سے بھی نہ کچھ شرم و حیا کی
خیال آتے ہی لب پہ جان آئی — لب جان بخش ہی آیت شفا کی
عمل جب ایک بھی بہتر نہ پائین — نہ کیون پھر فکر ہو روز جزا کی
خدا قرآن مین جب مدح فرمائے — بشر سے کیا ثنا ہو مصطفا کی
خطائین ہین جو کثرت سے ہماری — تو رحمت بھی نہین ہی کم خدا کی

مدینے مین نہ آثم کو بلایا
نہ درد ہجر کی شاہا دوا کی

توہی خلاق عالم بے گمان ہی — خدایا دوسرا تجسا کہان ہی
لکھون کسطرح مین تعریف تیری — زبان کو میری یہ طاقت کہان ہی
بزرگی ہو محمد کی بیان کیا — شرف قرآن سے جنکا عیان ہی
ہوا کوئی نہ ہوگا مثل ہرگز — محمد بادشاہ انس و جان ہی

مجھے کیا آفتاب حشر کا خوف ۔ جگر مین داغ جب شہ کا نہان ہی
گدائی ہو میسر اوسکی مجکو ۔ کہ جس در کا گدا سارا جہان ہی
بشر سے ہو سکے کیا نعت احمد ۔ کہ خود مدحت سرا حق کی زبان ہی
تڑپتا ہی دل بیتاب میرا ۔ لبون پہ ہر گھڑی آہ و فغان ہی
ق
خدا کے واسطے صورت دکھا دو ۔ کہ طاقت طاق ہی رخصت توان ہی
وہی ذرہ بنا ہی کوسے شہ کا ۔ خدا جسپر نہایت مہربان ہی

مدینے مین اسے بلوا لیجیے آپ
یہ آثم ہجر مین اب نیمجان ہی

حبیب حق محمد مصطفی ہی ۔ مقابل شاہ کے کب دوسرا ہی
کرو ای مومنو خوف خدا تم ۔ کہ سر پر بے گمان روز جزا ہی
بھلا رتبے مین اونکے شک رہے کیا ۔ کہ جنکے حکم مین ارض و سما ہی
مجھے کیا گرمی محشر کا ہی ڈر ۔ میسر دامن آل عبا ہی
گناہون پر نہ کیون ہو ناز مجکو ۔ شفیع حشر فخر انبیا ہی
مین لکھتا وصف فخر انبیا ہون ۔ زبان پر ہر گھڑی صل علی ہی
دلا خورشید کی ہی کیا حقیقت ۔ تو محبوب خدا پر شیفتا ہی

رخ حضرت کی کیا مدحت کرون مین
وہ آئینہ عجب اک حق نما ہی

مدینے مین بلالو اسکو شاہا
تمھارے در کا یہ آثم گدا ہی

پریدہ رنگ ہی جو ماہتاب کے بدلے
تو روز ہجر ہی داغ آفتاب کے بدلے

سمجھکے نیک جو کرتے ہین شرک و بدعت کو
پھینکینگے نار سقر مین ثواب کے بدلے

یہ زار عشق نبی نے کیا ہی ای گردون
کہ روز غش مجھے آتا ہی خواب کے بدلے

مین نعت گو ہون نکیرین سے ڈرون کیونکر
وہ جان لے نہین سکتے جواب کے بدلے

یہ عشق شاہ مین آثم بڑھی مری عزت
جنونی نام ہوا ہی خطاب کے بدلے

راہ سیدھی ہو عنایت مصطفی کے واسطے
ہاتھ مین ہر دم اوٹھاتا ہون دعا کے واسطے

یا الٰہی مین گناہون مین ہون بالکل مبتلا
رحم کر مجھ پر جناب مصطفی کے واسطے

ہین مریض عشق احمد کیون نہو راحت ہمین
ای مسیحا کیون کہین تجھسے شفا کے واسطے

عزت کونین حاصل ہی مجھے آی میرے رب
فخر عالم مالک ہر دو سرا کے واسطے

کچھ نہ دے تکلیف مجھکو تیرے خورشید حشر
ای محمد مصطفی آل عبا کے واسطے

یا الٰہی دولت ایمان بڑھے عصیان گھٹین
رحم کر تو شافع روز جزا کے واسطے

جلوۂ پرنور اپنا مجھکو دکھلا دیجیے ای سہ برج رسالت والضحی کے واسطے

ہی دعا آثم کی ای خالق یہی صبح و مسا
خاتمہ بالخیر ہو آل عبا کے واسطے

عشق احمد مین بیقراری ہی مجھکو ہر وقت آہ و زاری ہی
یا الٰہی نصیب ہو طیبہ اب سکونت یہان کی بھاری ہی
مہربان وہ نہو تو آفت ہی اوسکی رحمت سے رستگاری ہی
عشق احمد کا داغ ہی دل پر اشک خونی کی نہر جاری ہی
جا رہا ہی لیے ہوے اب شوق مجھکو کب حاجت سواری ہی
یا الٰہی مدینے جاکے مرون موت مجھکو وہان کی پیاری ہی
شب معراج بول اوٹھے جبریل آج احمد پہ لطف باری ہی
سارا عالم مہک رہا ہی کیون زلف حضرت نے کیا سنواری ہی
پیاسے ہم کیون رہینگے محشر مین اک وہان بھی تو نہر جاری ہی

اب مدینے بلا لیجئے حضرت
سخت آثم کو بیقراری ہی

یون انبیا ہین سرورِ ذیشان کے سامنے انجم ہون جیسے مہر درخشان کے سامنے

مصحف کے آگے اور صحیفون کی قدر کیا
رتبہ ہو کیا زبور کا قرآن کے سامنے

کوئی نبی کے مثل نہین ایک بھی چمن
کہدونگا حشر کو یہی رضوان کے سامنے

یون ہین حسین جہان کے آگے جناب کے
ذرے ہون جیسے مہر درخشان کے سامنے

گھل جاؤ روتے روتے نکیون تن مرا تمام
بنیاد کیا محل کی ہو طوفان کے سامنے

شرمندہ ہون گناہونسے کیا منہ دکھاؤنگا
جاؤنگا کسطرح سے مین یزدان کے سامنے

وہ دن بھی ہو نصیب کہ طیبہ مین جا کے ہم
استادہ دست بستہ ہون دربان کے سامنے

آئے قضا سفر مین مدینے کے ای خدا
ہو اپنی قبر گور غریبان کے سامنے

کیا سامنا لبون کا کرے لعل بے بہا
کیا ہو عقیق لعل بدخشان کے سامنے

ہون خوشہ چین خرمن فیض جناب ہوش
آتش مین چپ نہونگا سخندان کے سامنے

جب وصف زلف سرور میرے دہن سے نکلے
ہرگز نہ پھر جہا نمین نافہ ہرن سے نکلے

بھاگون سوی مدینہ پرنے کرون کفن کے
کام اپنا بعد مردن دیوانہ پن سے نکلے

نام حبیب خالق اوسدم بھی ہو زبان پر
جسوقت روح یارب میرے بدن سے نکلے

طیبہ سے آج روتا آتا ہون یون وطن کو
جیسے خزا مین بلبل نالان چمن سے نکلے

وحشت کا جوش یارب باقی ہو بعد مردن
دست جنون نہ باہر جیب کفن سے نکلے

لیجائے کب مدینے دکھلائے کب وہ روضہ
مقصد کب اپنا یارب چرخ کہن سے نکلے
حورین بچھائین آنکھین ہم آہ ہون ملائک
شیدا نبی کا جسدم اپنے وطن سے نکلے

جائے کہین مدینے آرام ہو میسر
آتش بھی یا الٓہی رنج و محن سے نکلے

خواب مین منہ دکھا دیا کسنے
بخت میرا جگا دیا کسنے
نور ایمان عطا کیا کسنے
داغ عصیان مٹا دیا کسنے
مجکو شیدا کیا محمد کا
دین حق کو بتا دیا کسنے
پاس خالق کے لیگئے جبریل
حق سے شہ کو ملا دیا کسنے
شب معراج لینے آیا کون
سر کو در پر جھکا دیا کسنے
کسکی پیدا ہوئی ہوا مجکو
دل کو میرے اڑا دیا کسنے
مجکو سودا تھا زلف حضرت کا
طوق ناحق پنہا دیا کسنے
کیون نہین ہوتی ہمسے دنیا ترک
نفس پیچھے لگا دیا کسنے
کسنے رویا مین جلوہ دکھلایا
دل کو میرے بڑھا دیا کسنے
جان تازہ جو بخشدی مجکو
آب زمزم پلا دیا کسنے
آتش اک تو تھا اجہل مطلق
اب سخنور بنا دیا کسنے

اپنا رسول سو منو حق کا حبیب ہی
جسکے سبب سے نعمت عقبی نصیب ہی

کر میرے حال پر نظر مہر ای خدا
اب حال ہجر شاہ مین میرا عجیب ہی

درگاہ مین خدا کی دعا ہی یہ راتدن
دوزخ سے لے بچا تو خدایا مجیب ہی

سردار دو جہان کے جو در کا غلام ہی
بڑھکر نہ اوس سے کوئی شریف و نجیب ہی

حامی ترے سوا نہین بندو نکا کوئی اور
عصیان کے درد کا توہی بہتر طبیب ہی

رکھتے خیال چہرۂ احمد ہین راتدن
خورشید سے بھی بڑھکے ہمارا نصیب ہی

پایا جو اوج نعت سے کہنے لگا ہر ایک
مداح کی زبان بھی زبان خطیب ہی

ہجر نبی مین ہون کبھی نالان کبھی خموش
قصہ مرا غریب ہی حالت عجیب ہی

پھر خدا مدینے مین بلوائیے مجھے
اس ہند مین خراب عاجز غریب ہی

مہمان کوئی دم کا ہی فرقت مین شاہ کی
جنت ملیگی تجکو یہ آثم قریب ہی

زبان پر جسکے وصف شاہ دین ہی
میسر خلد اوسکو بالیقین ہی

بشر کیا ہین بجا لائین نہ جو حکم
کہ خادم آپ کا روح الامین ہی

رسالت ختم ہی شاہ رسل پر
حقیقت مین وہ ختم المرسلین ہی

وہان جا کر نہ کیون مشکل ہو پھرنا
جو ہی جنت وہ طیبہ کی زمین ہی

اونھین کے واسطے کی خلق دنیا
اونھین کے واسطے عرش برین ہی

مثال احمد کے کیونکر ہو سکے خلق
ہوا کوئی نہو گا اور نہین ہی

گنہ کرتے ہو تمپر ہو گی بخشش
یہ رحمت خاص تمپر مومنین ہی

در شہ سے کے سوا جاؤن کدھر مین
کہ اوپر آسمان نیچے زمین ہی

وہی محبوب خالق ہی جہان مین
جو آثم دہر مین سردار دین ہی

یاد جب چہرۂ انور کی ضیا آتی ہی
اور بھی آینۂ دلمین صفا آتی ہی

بوے گل بھر کے جو دامن مین صبا آتی ہی
یاد اوسوقت مدینے کی ہوا آتی ہی

ماہ و خورشید نظر سے مرے گر جاتے ہین
یاد جب صورت محبوب خدا آتی ہی

اے نبی بہر خدا مجپہ کرم کی ہو نظر
اب گناہون سے مجھے اپنے حیا آتی ہی

چاہتا ہون یہی اللہ سے دیکھون طیبہ
اب مجھے اسکے سوا کچھ نہ دعا آتی ہی

شربت دید پلا دو تو ابھی صحت ہو
کب مسیحا کو بھلا میری دوا آتی ہی

واہ رے عشق کہ لیتا ہون بلائین بڑھکر
ناز کرتی جو مدینے سے صبا آتی ہی

اپنی آنکھون مین جگہ دیتی ہین حورین اوسکو
جسکی اے مومنو طیبہ مین قضا آتی ہی

شب عصیان کی سیاہی نے جو گھیرا تو کھلا
جسپہ آتی ہی یہ مانند بلا آتی ہی

مین وہ بیمار ہون کہتے ہین اطبا مجھسے
مرض عشق کی کب ہمکو دوا آتی ہی

رحم کرنے کے تو مشتاق ہین شاہ عادل
جور مطلق نہین آتا نہ جفا آتی ہی

الفت شافع محشر ہی تو پھر کیا غم ہی
مرے کانون مین ہر وقت صدا آتی ہی

وہ بھی دن آئین کہین دیکھے حال اوسکا جب
اتبو آتش کی مدینے مین قضا آتی ہی

کرم کر یا الٰہی مجکو گھیرے تنگدستی ہی
مرے نزدیک دنیا کیا خراب آباد بستی ہی

مجھی کو اک فقط خواہش نہین دیدار حضرت کی
زیارت کو شہ عالم کی اک دنیا ترستی ہی

ملا کرتی ہی جنس یاد سرور خواہش دلسے
خریدو مومنو اسکو نہایت یہ تو سستی ہی

خیال نعت احمد مین مجھے مصروف رکھتی ہی
طبیعت ہی جری میری کمر ہر وقت کستی ہی

مرے جی مین ہی جو زائر کہ آئے اوسکے مین چھوون
بتا بہر خدا مجکو مدینہ کیسی بستی ہی

تکبر سے اوٹھایا جسنے سر وہ ہوگیا نیچا
عروج اسکو نہین کہتے ہین تو عین پستی ہی

ہوا آتش مین شغل نعت احمد سے یہ خوش قسمت
کہ بعد مرگ تربت پر مری رحمت برستی ہی

دل ذکر محمد سے مرا شاد ہوا ہی
کس حسن سے ویرانہ یہ آباد ہوا ہی

ہر ہفتہ مین سو مرتبہ کھلتا ہی مرا حال
اچھا اثر نالہ و فریاد ہوا ہی

اک روز مری جان ہی لیگا غم عصیان
یہ نفس مرے واسطے جلاد ہوا ہی

ہوتے نہ اگر آپ تو اک شی بھی نہ ہوتی
صدقے مین یہ سب عالم ایجاد ہوا ہی

اللہ تو کر رحم بچا نارِ سقر سے
دل نفس کے ہاتھونسے تو برباد ہوا ہی

کیا دور جو فرمائین مرے حال پہ وہ رحم
ان روز دن مرا دالبِ فریاد ہوا ہی

سب جن و بشر مجکو بھلاتے نہین دلسے
نام آپکا جسدن سے مجھے یاد ہوا ہی

دل کھینچتا ہی صورت پر نور کا نقشہ
وہ دہر مین اب ثانی بہزاد ہوا ہی

کیونکر نہو آثم ترے اشعار کا شہرہ
تو فیض سے اب ہوش کے استاد ہوا ہی

کہون اہی مومنو مین کیا عرب کی شان و شوکت ہی
اوسی جا پر برستی ہر گھڑی خالق کی رحمت ہی

وہان جا کر نہین آتا کسی صورت دل مضطر
مدینے کی زمین ہی یا فلک کیا عین جنت ہی

کسی صورت سے مین دیکھوں مدینہ یا مرے مولا
تمنا ہی یہی ہر دم یہی اک دلمین حسرت ہی

دکھایا جلوۂ حضرت خدا نے دونون عالم کو
اسیکا نام رحمت ہی اسیکا نام شفقت ہی

شب معراج قدسی منتظر تھے شاہ والا کے
اسیکا نام حرمت ہی اسیکا نام عزت ہی

نہین آئینہ ہو سکتا مقابل روے حضرت کے
اسیکا نام ہیبت ہی اسیکا نام صورت ہی

فقط اک مین ہی ذکر عدل شاہ دین نہین کرتا
تمامی خلق مین مشہور سرور کی عدالت ہی

اوسیکو معرفت اللہ کی ملتی ہی عالم مین
مقدر مین لکھی ہی جسکے دوزخ کیا کرے کوئی

میسر جس کیسکو مومنو حضرت کی رویت ہی
موثر ورنہ سکے حق مین کسکی ہدایت ہی

مدینے کو چلا مین جب توکل کرکے خالق پر
تو آتش سب لگے کہنے اسیکا نام ہمت ہی

طبع کہتی ہی یہان کام کسیکا کیا ہی
نعت محبوب خداوند مین دعوا کیا ہی

جلوۂ روے محمد سے جہان ہی روشن
واہ وا اصل علے نور سراپا کیا ہی

شب معراج جو جبرل امین لائے براق
ہنسکے شہ بولے مجھے حق نے بلایا کیا ہی

ہی جو قسمت مین یارب تو کبھی ہوگی نصیب
مین ہوان کیا چیز بھلا میرا ارادا کیا ہی

چاند سورج کو نہین رد بنی سے نسبت
مرحبا صل علے نور کا چہرا کیا ہی

ہی مرے سر مین بھرا عشق محمد کا جنون
پوچھے یہ کوئی مسیحا سے کہ بگڑا کیا ہی

توبہ کرتا ہی تو عصیان سے تو ای دل کرلے
موت نزدیک ہی جینے کا بھروسا کیا ہی

جسکا مداح خداوند جہان ہو آتش
اوسکی تحریر کرے نعت یہ بندا کیا ہی

بنی کیسا مسیحا ہی تو یہ ہی
الٰہی روضۂ احمد دکھادے

جہانمین ہمکو پیارا ہی تو یہ ہی
مرے دل کی تمنا ہی تو یہ ہی

ہوا ظاہر تڑپ سے دل کی ہمکو — اگر عالم مین پارا ہی تو یہ ہی
خدا کو بھولنا بے فکر رہنا — حقیقت مین جو دنیا ہی تو یہ ہی
رہون کیونکر نہ محوِ نعتِ احمد — شفاعت کا سہارا ہی تو یہ ہی
خدا برحق نبی برحق ہی بیشک — ہراک کے لب پہ کلما ہی تو یہ ہی

کبھی تو سونگھون تلوے زلف آتش
مرے سر مین جو سودا ہی تو یہ ہی

امید ہی مجھے ای شاہ جان نثار سے — بچاؤ گا کبھی دوزخ مین فضل باری سے
ہوس رکھین گے مدینے کی جیتے ہین جبتک — نہ باز آئینگے ہم اس امیدواری سے
ہمین لحد مین نکیرین سونے دو دم بھر — رہا ہی آٹھ پہر کام بیقراری سے
مدینے کی ہی زیارت جو میری قسمت مین — تو ہوگی ورنہ نہین سود اس آہ وزاری سے

نگاہِ مہر کبھی تو رسول کی ہوگی
ہمیشہ کام ہی آتش کو خاکساری سے

یا الٰہی مری بخشش کی یہ صورت نکلے — مرتے دم احمد مختار کی مدحت نکلے
کیا عجب ہی کہ طفیل آپکے روز محشر — کلمہ پڑھتی ہوئی قبرون سے سب امت نکلے
ہوگئے آتش دوزخ سے وہ انسان بری — سارے عالم مین جو پابند شریعت نکلے

دونون عالم کا کیا آپکو حق نے سردار
کام بندون کے سب آپھی کے بدولت نکلے

ہو تمنا کہ مدینے کو چلون سر کے بھل
کسی صورت سے الٰہی مری حسرت نکلے

گرچہ ہون بندۂ ناچیز مگر عاشق ہون
کیون نہ ہر ایک کے منہ سے مری مدحت نکلے

نکلون مین ہند سے طیبہ کی طرف گر آثم
ساتلے کے واسطے اللہ کی رحمت نکلے

پھیلا ہوا نبی کا زمانے مین نور ہی
ہر ایک شی کا اونکے قدم سے ظہور ہی

حق نے شفیع امت عاصی کیا تعین
محشر کے روز میری خبر بھی ضرور ہی

آثم نہین ہی حشر مین کچھ خوف باز پرس
شافع ہمارا شافع یوم النشور ہی

سب کفر دور ہو گیا حضرت کے سامنے
ظلمت تمام مٹ گئی رحمت کے سامنے

ہی یون تو ایک ایک نبی کا نسب درست
لیکن ہی کم نبی کی شرافت کے سامنے

تشبیہ کس سے دون قد اقدس کو ہی یہ فکر
طوبیٰ خجل ہو آئے جو قامت کے سامنے

پابند ہون خدا کا خدا کے رسول کا
بدعت نہ چل سکیگی شریعت کے سامنے

وہ چاہینگے تو کچھ بھی نہ بگڑیگا حشر مین
کیا کثرت خطا ہی شفاعت کے سامنے

جو عاشق رسول ہین کیا اونکو احتیاج
کیا مال و زر ہی عشق کی دولت کے سامنے

طرفہ صفا ہی روے مصفا مین آپکے — آئینہ کیون خجل نہو صورت کے سامنے
جنت ہی ایسی کوے محمد کے روبرو — جیسے جہان کے باغ ہین جنت کے سامنے

آتش کی یہ دعا ہی الٰہی کہ راتدن
روتا رہے وہ روضہ حضرت کے سامنے

یارب جو مین نے نعت لکھی ہی جناب کی — محشر کے دن نہ شکل دکھانا عذاب کی
عشق نبی ہو دلمین زبان پر ہو تیرا نام — نوبت کہین نہ پونہچے حساب و کتاب کی
چاہا جو لکھنا مدح رخ و زلف شاہ کا — حاجت دوات کو ہوئی مشک و گلاب کی
عصیان مرے معاف تو رحمت سے اپنی کر — دہشت نہ مجھے بہت ہی کتاب و حساب کی
فرقت مین شاہ دین کے نہین چین اکدم — یارب کوئی بھی حد ہی مرے اضطراب کی
روز ازل سے شاہ کے گھر کا غلام ہون — مدحت نکیون کرون مین رسالت مآب کی
پھیلا ہی جلوہ یون رخ شہ کا جہان مین — عالم مین جیسے روشنی ہی آفتاب کی
کرنا زمین مین دفن نہ مجھ روسیاہ کو — چلائیگی زمین مری مٹی خراب کی
جان عزیز تک بھی مین اوسپر کرون فدا — دہلیز ہاتھ آئے جو عالی جناب کی
پھر تو مدینے پہنچونگا جو مونگا نقش پا — میری دعا خدا نے اگر مستجاب کی
آتش تمام عمر تو غفلت مین کٹ گئی — ہشیار اب تو ہو کہ وہ باتین تھین خواب کی

خدا کی شان بندہ ہو کے محبوب خدا ٹھیرے
ہوا یہ مرتبہ حاصل تو فخر انبیا ٹھیرے

شریعت کا کیا پابند نیکی کی ہدایت کی
ہوے خضر رہ مقصود سبکے رہنما ٹھیرے

ازل سے تا ابد جتنے ہوے جن و بشر پیدا
شفیع عاصیان سبکے ہر اک کے پیشوا ٹھیرے

بصارت ہوتی ہی حاصل فقط فیض زیارت سے
مری آنکھوں کا سرمہ کیون نہ شہ کی خاک پا ٹھیرے

تمھاری ہی ضیا سے رخ کے ماہ و مہر روشن ہین
تمھین شمس الضحیٰ ٹھیرے تمھین بدر الدجیٰ ٹھیرے

خدا کا شکر اس امت مین جو پیدا کیا حق نے
مرے مالک مرے آقا محمد مصطفیٰ ٹھیرے

الٰہی خواب ہی مین شربت دیدار مل جائے
بہت اچھا ہو جو میرے مرض کی یہ دوا ٹھیرے

مہ و خورشید کیونکر تاب لائین جلوہ رخ کی
مقابل روے محبوب خدا کے کوئی کیا ٹھیرے

وہین ٹھہرا سحاب رحمت حق سایہ کرنے کو
جہان آرام کرنے کو حبیب کبریا ٹھیرے

اگر مل جائے پینے کے لیے پانی مدینے کا
ہماری زندگی ہو جائے وہ آب بقا ٹھیرے

ہمیشہ مدح خوان رہتا ہون اے آثم محمد کا
تعجب کیا ہی جو مقبول حق میری ثنا ٹھیرے

دلمین ہی مدتون سے محبت رسول کی
یارب ہو خواب ہی مین زیارت رسول کی

حق تو یہ ہی کہ مردم دیندار کے لیے
واجب خدا کے بعد ہی طاعت رسول کی

کیونکر نہ اہل کفر کی ہون پست ہمتین
جب حشر تک رہے یہ شریعت رسول کی

نفسی کہینگے حشر مین جب سارے انبیا
اوسدم قبول ہوگی شفاعت رسول کی

نکلیگا منہ سے کلمۂ طیب رسول کا
جب روز حشر اوٹھیگی امت رسول کی

موسیٰ کو فخر ہو یدبیضا پر اپنے کیا
بڑھکر تھی اوس سے مہر نبوت رسول کی

حب نبی کا داغ رہے دل پہ حشر تک
مرکر بھی ہو نہ کم مجھے الفت رسول کی

گو ہم گناہگار بہت ہین مگر صف در
جا بینگے سوے خلد بدولت رسول کی

ایسا نہین ہے کوئی شہنشاہ دوسرا
دونون جہان مین ہے رسالت رسول کی

اسلام کی جہان مین رہے کیون نہ روشنی
ہے مثل آفتاب ہدایت رسول کی

اونکا کلام حق کی ہے درگاہ مین قبول
جو صدق دل سے کرتے ہین مدحت رسول کی

آتے تھے وقت جنگ نہ زنہار سامنے
ایسی تھی اہل کفر کو ہیبت رسول کی

خالی نہین ہون عشق سے آثم مین ایکدم
دی ہے مجھے خدا نے محبت رسول کی

لب پر مدح شاہ ہدا ہے عشق محمد دلمین بھرا ہے
اسیر شاہ صبح و مسا ہے شکر خدا ہے شکر خدا ہے

ختم رسل کی شان جدا ہے رتبہ انکا سب سے سوا ہے
تاج شفاعت سر پہ کہا ہے تابع اونکا شاہ و گدا ہے

خلق کے سرور سبکے افسر حامی امت دین کے رہبر
شافع محشر قاسم کوثر نام پر اونکے صل علیٰ ہے

گل سے ہے بہتر بوے محمد مشک سے بڑھکر بوے محمد
واہ ری شان روے محمد دونون جہانمین پھیلی ضیا ہے

حق نے بنایا فخر دو عالم کب ہو مقابل نیر اعظم
سب سے معظم کل سے مکرم دونوں جہاں کا شاہ ہوا ہی

حشر کا مجکو خوف و خطر ہی آپکو لینا میری خبر ہی
آپکے تابع جن و بشر ہی شمس و قمر ہی ارض و سما ہی

مین ہون آتش نفس ہی دشمن کہنا الٰہی شیشے سے لبریز
ہاتھ مین دینا شاہ کا دامن مجکو فکر روز جزا ہی

یارب طرف مدینے کے جب قافلا چلے
آتش بھی سوے روضۂ خیر الوریٰ چلے

آتی ندائے غیب ہی ہر دم یہ کان مین
حضرت پہ جو فدا ہو مدینے چلا چلے

سب دیکھنے کو جاتے ہین اوس شہ کے روضہ کو
اللہ دن وہ آئے کہ یہ بھی گدا چلے

اللہ سے دعا ہی شب و روز یہ مری
وہ وقت آئے طیبہ کو یہ مبتلا چلے

لبیک کی جگہ پڑھین سب شعر نعت کے
ایسا ہمارے ساتھ کوئی قافلا چلے

بوے مزار پاک چلی آئے دمبدم
قدرت سے تیری ایسی الٰہی ہوا چلے

پھر کون بخشوائے کہا سچ اسیر نے
شافع نہو تو کام شفاعت کا کیا چلے

آتش نہ کیون مدینے کو جاؤن مین سر کے بل
اس رہ مین پاپیادہ بہت اولیا چلے

جو صدق دل سے شاہ پہ ایمان لائینگے
روز جزا رسول اونھین بخشوائینگے

بار گناہ سر پہ جو ہم سے لیکے جائینگے
خالق کو روز حشر مین کیا منہ دکھائینگے

منظور حق کو ہی تو مدینے کو جائینگے / سوتے ہوے نصیب کو اپنے جگائینگے

جسدم حصول ہوگی زیارت رسول کی / آنکھوں مین خاک پاے نبی ہم لگائینگے

جا کر مدینے مین جو قضا آئیگی کبھی / زائر بڑے ادب سے جنازہ اوٹھائینگے

ہم تشنہ لب ہین عشق محمد مین بیقرار / کعبے کے چشمے پیاس ہماری بجھائینگے

اللہ زندگی مین یہ ہوگا ہمین نصیب / بستر کبھی مدینے مین ہم بھی لگائینگے

ای دل تو رہ مدام شریعت پہ مستعد / پیرو بنینگے ہم تجھے رہبر بنائینگے

آثم کی طرح گو ہین ماتم مین مبتلا
پر نعت پڑھکے روبرو خالق کے جائینگے

کہتے تھے دیکھکے حضرت کے زمانے والے / ہین نبی جلوہ خالق کے دکھانے والے

بخشوائینگے وہی روز جزا خالق سے / ہین وہی آتش دوزخ سے بچانے والے

ہر بشر پر ہی محمد کی اطاعت لازم / حق تو یہ ہی وہ خدا سے ہین ملانے والے

جو ازل سے تھے شقی لائے نہ ایمان اگر / حیف کچھ راہ پر آئے نہ ستانے والے

ہین محمد کے جو پیرو وہی ہین حق پہ فدا / راہ دین مین ہین وہی گھر کے لٹانے والے

بخت سوتا ہی تو کچھ غم نہین ای چشم کرم / ہین نبی طالع خفتہ کے جگانے والے

بھیجون کسطرح نہ حضرت پہ درود و سلام / ہین یہی دونون غم و رنج مٹانے والے

کہتے تھے جملہ ملک جلد پڑھو صل علے
عرش پر آتے ہین معراج کو آنے والے

مال و زر اپنا رہ حق مین لٹا دیتے تھے
بڑھکے حاتم سے تھے احمد کے گھرانے والے

نہ مٹا پر نہ مٹا دہر سے نام حضرت
مٹ گئے آپ ہی جو جو تھے مٹانے والے

حیف بیزار ابوجہل ہو عاشق ہو اویس
جان اغیار دین دشمن ہون گھلانے والے

ہم ہین گریان غم احمد مین ہین خوف کیا ہی
نار دوزخ کو ہین اشکو نسے بجھانے والے

ذات تھی آپ ہی کی سارے جہان کو رحمت
تھے نبی بگڑے ہوے کام بنانے والے

قدم پاک پہ رکھتے تھے نظر شاہ مگر
گر نے دیتے تھے نہ آنکھو نکو بچھانے والے

پاے اقدس سے ہٹا یگا نہ سر حشر کے روز
لاکھ آثم کو ہٹا ئینگے ہٹانے والے

رحمت خدا کی عفو گناہی مین رہ گئی
کچھ کچھ سپیدی آگے سیاہی مین رہ گئی

واپس نہ آئی مورد الطاف ہو گئی
درخواست جا کے دفتر شاہی مین رہ گئی

بخشش کی تھی امید جو پوچھا فرشتون سے
ڈگری ہماری دو کی گواہی مین رہ گئی

جب اوسکے ہاتھ دامن توبہ نہ آسکا
رو کر خطا جناب الٰہی مین رہ گئی

دریاے عشق شہ سے نہ ہم پار ہو سکے
کشتی ہمارے دل کی تباہی مین رہ گئی

اللہ و مصطفے سے بہت کی ہی التجا
کوشش ذرا نہ عذر گناہی مین رہ گئی

طیبہ چلا تو موت نے لی راہ مین خبر
حسرت دل مسافر راہی مین رہ گئی

حامی ہر ایک جا ہین مرے شافع امم
مشکل نہ کوئی عفو گناہی مین رہ گئی

پونہچے مدینے بحر الم سے اوتر کے لوگ
کشتی مری حضور تباہی مین رہ گئی

پونہچا نہ جب مین طیبہ تو ظاہر یہ ہو گیا
جا کر دعا جناب الٰہی مین رہ گئی

آثم اگر ہی تجکو محبت رسول کی
پھر کتنی دیر فضل الٰہی مین رہ گئی

میرے دلمین نہ یہ ارمان خدا رہنے دے
عمر بھر کوچۂ احمد مین پڑا رہنے دے

جاؤن روضے کی زیارت کو تو خادم یہ کہین
اسکو بھی در پہ تو ای شاہ پڑا رہنے دے

طبع کہتی ہی جہالت کا نکر پاس ذرا
مدح کر شاہ کی تو شرم و حیا رہنے دے

کیون نکرتا رہون ہر وقت شکایت اسکی
جب مقدر مجھے احمد سے جدا رہنے دے

تجکو ای دل ہی اگر سرور دین کی الفت
پیش اللہ تو سر اپنا جھکا رہنے دے

نامہ کیا خود ہی مین اوڑ جاؤنگا ہو کر کاغذ
اپنا احسان تو ای باد صبا رہنے دے

جو تصور نکرے وصل کا اوسکا ای دل
تیغ فرقت سے تو تسمہ نہ لگا رہنے دے

کیا تعجب ہی جو دیدار محمد ہو نصیب
آثم آنکھون کو دم نزع کھلا رہنے دے

ذرا قبول جو میرا سلام ہو جائے
تو سارے مدح سرا ؤنمین نام ہو جائے

نصیب ہو جو گدائی حضور کے در کی
تو سر بلند یہ ادنے غلام ہو جائے

الٰہی کرتے رہین مدحِ روز لفِ نبی
بسر ہماری یون ہی صبح و شام ہو جائے

خیال احمدِ مرسل ہمین مدام رہے
اسی مین عمر ہماری تمام ہو جائے

الٰہی جس گھڑی تقسیم ہو شرابِ طہور
نصیب ہمکو بھی اک اوسکا جام ہو جائے

الٰہی پونہچے مدینے مین جب کبھی آثم
قبول درگہِ شہ مین سلام ہو جائے

جان ہی شہ پہ فدا کوئی بشر کیا جانے
جو نہ بیمار رہو وہ دردِ جگر کیا جانے

عزت سرورِ دین سے تھے صحابہ واقف
رتبہ اوس شاہ کا ہر ایک بشر کیا جانے

اشک بہتے ہین جو فرقت مین محمد کے مدام
جانتا ہی مرا دل دیدۂ تر کیا جانے

گیسو و چہرۂ حضرت مین جو کچھ ہی خوبی
اوسکو اس دہر کی شام و سحر کیا جانے

مجھسے پوچھو کہ ہون مداحِ نبی اور کوئی
جز مرے مدح سرائی کا ہنر کیا جانے

مجھسے اوس چہرۂ پرنور کی پوچھو تعریف
شمس حیران ہی داغی ہی قمر کیا جانے

اخترِ نور ہون دندان مبارک جب صاف
کوئی وصاف بھلا اونکو گہر کیا جانے

جسکو اللہ نہ دے عقلِ سلیم اے آثم
کفر و اسلام کا وہ نفع و ضرر کیا جانے

حیف سب لوگ مدینے کو ہین آتے جاتے
ہم وہ بدبخت ہین رہتے ہین جاتے جاتے

آرزو یہ ہی کہ جاتے جو مدینے کی طرف
جاکے لبیک غزل اپنی سناتے جاتے

ہوتے اسطرح پریشان نہ سودا ہوتا
زلف اپنی ہمین سرور جو سلجھاتے جاتے

مرتبہ ہی یہ محمد کا کہ خادم اونکے
بے کہے قم کے ہین مردونکو جلاتے جاتے

فضل اللہ سے ہم مورد الطاف ہین
کیون کسی اور کا احسان اٹھاتے جاتے

ہوتی ای شاہ ذرا بھی نظر لطف اگر
داغ عصیان دل مجرمونسے مٹاتے جاتے

خواب مین بھی ہمین ہوتا جو نظارہ شہ کا
بخت خوابیدہ کو ہم پھر تو جگاتے جاتے

ہم گنہگار ہین اللہ سے شرمندہ ہین
نقش عصیان کو نہ کیون رو کے مٹاتے جاتے

طرفگی جو کبھی کان مین آتی آواز
ہم سر راہ ان آنکھون کو بچھاتے جاتے

ہاتھ آتی جو در شاہ کی خاک ای اکرم
سوے طیبہ اوسے آنکھونمین لگاتے جاتے

وہی عدوے رسالت مآب رہتا ہی
خدا کا جیسے جہان مین عتاب رہتا ہی

بڑھے نکیون ورق مہر کی مثال فروغ
زبان پہ وصف رسالت مآب رہتا ہی

حجاب ہی رخ شہ سے جو مہر گردون کو
تو نقش پا سے خجل ماہتاب رہتا ہی

نہ وہ بلاتے ہین طیبہ نہ موت آتی ہی
اسی سے دلکو مرے اضطراب رہتا ہی

مجھے یہ ظلمت عصیان بھلا دے ڈرا گئی کیا
تصور آپ کا ہر دم جناب رہتا ہی
مدینے جا کے بناتا ہی کیون نہین گھر تو
کہان پڑا ہی دل خانہ خراب رہتا ہی
خیال مدح ہی لبہاے شکرین کا مجھے
زلال سیرے دہن کا لعاب رہتا ہی
ہوا جو صورت بوجہل منکر حضرت
مدام اوس پہ خدا کا عذاب رہتا ہی

ہی اپنے وقت کا حسان تو بھی ای آثم
سوال مدح مین حاضر جواب رہتا ہی

دلمین ہی عشق ذوق سراسر دہن مین ہی
وصف نبی کی چاشنی سیرے سخن مین ہی
مین گیسوے رسول کو تشبیہ کس سے دون
عنبر مین یہ نہ بو ہی نہ مشک ختن مین ہی
کیون حب لعل لب مین نہ روئین فرشتے خون
کب یہ چمک یہ حسن عقیق یمن مین ہی
ابر کرم مین آپ بلا لیجیے مجھے
فرقت نے اب تو آگ لگائی بدن مین ہی
غم بھی دیا خدا نے تو احمد کا غم دیا
عالم نشاط خانہ کا بیت الحزن مین ہی

قدسی پکارتے ہین کہ آثم نے کیا پڑھا
صل علے کا شور جو اس انجمن مین ہی

الٰہی لب پہ نالہ ہی فغان ہی آہ وزاری ہی
زیارت جلد ہو روضے کی بیحد بیقراری ہی
خدا و مصطفے کے حکم سے کوئی نہین منکر
ہر اک عالم مین دیکھا کلمۂ توحید جاری ہی

یہ جبریل امین سنکر شب معراج کہتے تھے
بلایا پاس حضرت پر نہایت لطف باری ہی

مدینے مین مرون جا کر تمنا ہی یہی میری
تماشا ہی وہانکی زندگی مرنے پہ بھاری ہی

دکھاؤن حشر مین کیا منہ سراپا غرق عصیان ہون
اوٹھا سکتا نہین سر کو نہایت شرمساری ہی

تکبر جو کوئی کرتا ہی مٹتا ہی وقار اوسکا
وہی ہی اوج پر جسمین طریق خاکساری ہی

کسی صورت پہونچ جائے مدینے مین مرے مولا
میان ہند رہنا ابتو اس آثم کو بھاری ہی

صفات شہ کو سنکر حق تعالی یاد آتا ہی
عطائے شہ کو پا کر لطف رب کا یاد آتا ہی

میسر ہو خدایا دولت دیدار اب مجکو
کہ ہر دم چہرۂ انور کا جلوا یاد آتا ہی

فلک پر دیکھتا ہون جب کبھی خورشید تابان کو
تو شہ کا مونمونقش کف پا یاد آتا ہی

ٹپک پڑتے ہین آنسو نکلے بید مشک کے قطرے
نبی کی زلف کا جسدم پسینا یاد آتا ہی

اوڑا لیچل صبا مجھ وحشی لاغر کو بھی اکدن
مدینے کا مجھے ہر وقت صحرا یاد آتا ہی

خدا کا نام لیکر بھیجتا ہون مین سلام اونپر
مجھے نام خدا اک یہ وظیفا یاد آتا ہی

مین طوبی دیکھتا ہون عالم رویا مین اے سرور
تو مجکو آپکا یہ قد بالا یاد آتا ہی

نہین بھولا سماتا ہون کسیصورت مین جامے غیر
شہا نام گرامی جب تمھارا یاد آتا ہی

خدایا جلد پونہچا دے مدینے مین تو آثم کو
نبی کا تیرے ہر دم اسکو روضا یاد آتا ہی

آثم ہون کیا مین جاؤنگا داور کے سامنے — پھیلا رہیگا ہاتھ پیمبر کے سامنے

یہ آرزو ہی جاکے مدینے مین نکلے دم — مدفن ہو میرا روضۂ سرور کے سامنے

ٹکرا کے سر ہلاک مین ہو جاؤن یا رسول — ملجاؤن خاک مین بھی ترے در کے سامنے

کیا منہ ہی ماہ کا جو مقابل ہوا ی فلک — شرمندہ مہر ہی رخ انور کے سامنے

آثم رکھین گے راہ شریعت پہ جو قدم
محشر مین خوش وہ ہونگے پیمبر کے سامنے

نام حضرت ہم دم محشر سناتے جائینگے — کلمۂ طیب زبان پر اپنے لاتے جائینگے

آمد آمد حشر مین سن پائینگے جب شاہ کی — نقش پا کی خاک آنکھون مین لگاتے جائینگے

راستہ عشق نبی کا جو ہمین ملجائیگا — دیکھنا اس راہ مین آنکھین بچھاتے جائینگے

ہم ہین عاشق شاہ کے غم تیرگی سے کیا ہمین — جسطرف جائینگے داغ دل دکھاتے جائینگے

عشق احمد رنگ لائیگا اگر ای مومنو — پھول تربت پر مرے قدسی چڑھاتے جائینگے

تابش خورشید سے اندیشہ محشر مین نہین — فرقت حضرت مین ہم آنسو بہاتے جائینگے

تشنگی حشر کا کیا خوف ای آثم ہمین
آب کوثر آپ امت کو پلاتے جائینگے

مدحت ہو کس زبان سے جناب رسول کی — جو کی دعا نبی نے خدا نے قبول کی

بیدین ہو گئے جو محمد سے پھر گئے
گویا اونھون نے بات خلاف اصول کی

کیا جاہ کیا وقار ہی اللہ رے شرف
حوریں بھی ہین کنیز جناب بتول کی

جسنے خلاف شرع کہی نعت مو بمو
حق تو یہ ہی کہ اوسنے مشقت فضول کی

کیا جاے شک ہی ہو چکا معراج مین طی
بے شبہہ بخششی ہو جائیگی امت رسول کی

جیسے بندھی ہی اوس گل رخسار کی ہوا
عزت کہان ہی گلشن عالم مین پھول کی

آثم نبی کی مدح مین قاصر زبان ہی
تھوڑا ابھی ہی بہت نہین کچھ فکر اول کی

مخمسات وغیرہ

تضمین غزل استاد زمانہ شاعر یگانہ جناب منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی

روز ازل سے ہم ہین طلبگار مصطفےٰ
رہتے ہین اک زمانے سے بیمار مصطفےٰ

یارب دکھا دے جلوۂ رخسار مصطفےٰ
آنکھیں ہین اپنی طالب دیدار مصطفےٰ

گوش آشنا ہے لذت گفتار مصطفےٰ

اعلی ہی سارے شاہو نسے سرکار مصطفےٰ
مشہور ہی زمانے مین دربار مصطفےٰ

ہر ایک ہی جہان مین طلبگار مصطفےٰ
کیونکر بیان ہو گرمی بازار مصطفےٰ

خود صانع ازل ہی خریدار مصطفےٰ

اللہ نے نبی کو دیے تھے جو مرتبے
اونکا بیان ذرا بھی کسی سے نہو سکے

سارا جہان اونھین کی ہی خدمت کے واسطے — مژگان کا شانہ لیکے چلی حور خلد سے

آئے نظر جو گیسوئے خمدار مصطفی

کچھ اسمین شک نہین ہی وہ ہین کل کے مقتدا — ہادی تمام خلق کے ہر اک کے رہنما

انسان کیسے جن و ملک کے ہین پیشوا — کیسے ملک سلام کو آتے ہین انبیا

کیا کرم ہی مدینے مین دربار مصطفی

رتبہ ملائکہ سے بھی ہی آپ کا سوا — اللہ نے عجیب کیا ہی شرف عطا

گردون کا آگے آپکے ہی پست مرتبا — زائر ہوا جو آپکا وہ جنتی ہوا

جنت ہی زیر سایۂ دیوار مصطفی

آثم بنا ہون مین بھی در شاہ کا فقیر — ہون فضل رب سے بلبل سدرہ کا ہم صفیر

پیرو بھی اوسکا دہر مین رکھتا نہین نظیر — کیون عالمان دین کا نہ قائل ہون ای امیر

یہ لوگ بھی ہین مظہر انوار مصطفی

تضمین غزل شاعر شیرین مقال جناب کرامت علیخان شہیدی مرحوم

کیا ہو سکے وصف قد دلجوے محمد — ہی غیرت گلزار ارم کوے محمد

بے مثل حقیقت مین ہی ہر خوے محمد — ہی سورۂ والشمس اگر روے محمد

واللیل کی تفسیر ہوے موے محمد

رخسار کی تنویر سے شرمائی تجلی
غش کر گیا مین خواب مین جو پائی تجلی
دیدار کی پھر تاب نہین لائی تجلی
جب روے محمد کی نظر آئی تجلی
سمجھا مین شب قدر ہی گیسوے محمد

دیتی نہین ہمکو تو کبھی اپنا نشان عید
سب بے چاند کے نکلے نہین ہوتی ہی عیان عید
فرقت ہوئی جسد نسے لگی ہنسے نہان عید
ماہ نو شوال سے عاشق کو کہان عید
جبتک نظر آجائے نہ ابروے محمد

ہی حسن مین احمد سے کہین حور جنان کم
ششدر ہین فرشتے نہین حیران فقط ہم
پھرتا رہے کیونکر گل رخ کا نہ ہر اکدم
کس طور اوٹھائے ہوئے ہین بار دو عالم
ظاہر مین تو نازک سے ہین بازوے محمد

جب نام سنو شہ کا کہو صل علے تم
کہتے ہوے لازم ہی چلو صل علے تم
ترک ایک گھڑی بھی نکرو صل علے تم
گلگشت گلستا نین پڑھو صل علے تم
ہر پھول کے پتے مین ہی بوے محمد

حق کا وہ پیمبر ہی وہی حق کا ہی پیارا
کسطرح نہ مخلوق کی ہو آنکھونکا تارا
فرقت نہین اللہ کو اک دم کی گوارا
کعبے کی طرف منہ ہی نماز و نہین ہمارا
کعبے کا شب و روز ہی منہ سوے محمد

فردوس کا عالم مین مدینہ ہی نمونا
ہر نقش قدم میرے لیے گل ہی وہانکا

ہراک چمن خلد سے بڑھکر ہی وہ کوچا
ہر نخل بیابان عرب مجکو ہی طوبا

ہون شیفتہ قامت دلجوے محمد

ہو میری بھی آتش کی طرح بات شہیدی
ہو جائے جو پرنور مری ذات شہیدی

پیدا ہو ملائک سے ملاقات شہیدی
رضوان کے لیے لیجاون سوغات شہیدی

جو ہاتھ لگے خار وخس کوے محمد

تضمین غزل شاعر بے عدیل و بے نظیر جناب خواجہ وزیر مرحوم و منفور لکھنوی

ہین آبروے ابر کرم موے محمد
حوران جنان شیفتہ روے محمد

بڑھکر مہ نو سے کہین ابروے محمد
اللہ رے حسن رخ نیکوے محمد

ہی چشم خداوند جہان سوے محمد

عصیان کے سبب جو ہین خلل تو لیے ہین
بدکار جو ہین روز ازل تو لیے ہین

کیا غم ہی ہین کفار کے دل تو لیے ہین
نظرو نہین شفاعت نے عمل تو لیے ہین

پلے پہ ہی امت کے ترازوے محمد

افلاک سے گذرے شب معراج جو حضرت
امت کے گنہ عفو ہوئے شہ کی بدولت

تو پاس خدا کے گئے دونی ہوئی عزت
بخشش ہین مصروف یہ سرگرم شفاعت

اللہ سے ملتی ہوئی ہی خوے محمد

غفلت ہی جو کچھ ہمکو کرین اوسکا بیان کیا
روزی سے ہین محروم عبادت سے مبرا
آثم ہی مگر پاس رسول عربی کا
کرتی ہی گنہ خلق خدا کچھ نہین کہتا
واقف ہی کہ نازک ہی بہت خوے محمد

تضمین غزل استاذی معظمی حضرت مولوی حکیم نواب نیاز احمد خانصاحب
ہوش رئیس بریلے

کیا کیجیے وصف رخ نیکوے محمد
کیونکر ہو ثناے قد دلجوے محمد
سب خلق کی رہتی ہی نظر سوے محمد
ہر سر مین ہی سودا لے سر موے محمد
سارا ہی جہان بستہ گیسوے محمد

ہی پرتوۂ نور خدا چہرۂ سرور
وہ دیکھے چمکتا ہوا ہو جسکا مقدر
ہو قرب خدا شہ کی اطاعت سے میسر
اللہ سے واصل ہو جھکائے جو کوئی سر
آغوش خدا ہی خم ابروے محمد

کیا گلشن عالم مین کھلے اوسکی حقیقت
ہر باغ کے پھولونسے جدا جسکی ہو نکہت
رضوان بھی کہے دیکھکے بے رو رعایت
رنگ گل وحدت ہی بہار رخ حضرت
اللہ کی بو دیتی ہی خوشبوے محمد

ہم وہ ہین کہ مشتاق ہماری ہوئی جنت	حضرت ہی کے باعث سے یہ حاصل ہوئی عزت
اسکی رہتی ہی ادھر چشم عنایت	پہلے ہین جو رحمت کے تو ہی مرغ شفاعت

اوڑتا ہوا شاہین ترازوے محمد

لازم ہی زبان دھوکے محمد کا مین لون نام	شایستہ بھر مدح وستایش ہی وہ گلفام
ہر بحثیہ دم وصف نظر آئے نکیون خام	موسی کی جہان شمع نظر نے ندیا کام

ادسن نم کے اگے ہین دبازوے محمد

وہ کون ہی کرتا نہین جو دلسے اطاعت	کس شیشۂ دلمین یہ نہین بادۂ الفت
ہر ایک کا کیونکر نہو میلان طبیعت	جب عین خدا کی ہو ادھر چشم عنایت

پھر کسکی نظر ہی جو نہو سوے محمد

آثم سے ہو کیا حسن محمد کا بیان ہوش	صورت ہی کہ اسکی قدرت ہی عیان ہوش
کب رخ کے مقابل ہو گل باغ جنان ہوش	کیا حورون کی تزئین کا ہی ذکر یہان ہوش

عرفان ہی آئینۂ زانوے محمد

تضمین غزل عالم عدیم المثال نازک خیال جناب مولوی کفایت علے کافی مرحوم مغفور مرادآبادی

رہے ہر دل نکیون سوے محمد	ہی طوبی قد دلجوے محمد

ہی سنبل خلد کا موے محمد　　بہار خلد ہی روے محمد

شمیم جان فزا بوے محمد

ہواے شہ سے ہو کیا کوئی خالی　　عجب صورت ہی حضرت نے نکالی
وہ ابرو ہین کہ یا بیت ہلالی　　نہین سرو ریاض ہمثالی

قد رعناے دلجوے محمد

نہ لینگے ہم کوئی ہمکو دے فردوس　　نہین دلچسپ ہی طیبہ سے فردوس
مدینے سے نہ دیکھین جاکے فردوس　　نہ دیکھا ہو زمین پر جسنے فردوس

وہ آکر دیکھلے کوے محمد

کوئی نقشہ بنا ایسا نہ ہوگا　　کسی کا نقش پا ایسا نہ ہوگا
کوئی حاجت روا ایسا نہ ہوگا　　کوئی پیدا ہوا ایسا نہ ہوگا

عدیم المثل ہی خوے محمد

سمجھتے بادشہ کو ہین عبادت　　ہمین ہی خاک پاے شہ کی حاجت
جہان بیٹھے وہان ہین محو رویت　　ہمین ہی وہ جگہ محراب طاعت

جہان ہی ذکر ابروے محمد

کسی صورت مدینے مین جو جاتا　　وہان جاکر ذرا آرام پاتا

یہان تو دھیان ہی جب شہ کا آتا
دل وحشی ہی زنجیرین ترڑاتا
بہ شوقِ یادِ گیسوے محمد

نہو آثم کی صورت اب تو بیتاب
ہی مضمون وصف شہ کا دریا بہا
ہوا کیا جو کہا بھی رشک مہتاب
بس اب کافی ہی آگے جائے ادب ہا
کہان تو ہی کہان روے محمد

تضمین غزل شاعر بےبدل جناب فقیر محمد خان گویا مرحوم لکھنوی

نکیون کعبہ ہوا ایوان محمد
ہون جب جبریل دربان محمد
نہون کیا مین ثنا خوان محمد
فلک ہی زیر فرمان محمد
بڑی ہی عرش سے شان محمد

عجب عالم مین ذات مصطفے ہی
کہ مثل اوسکا نہین پیدا ہوا ہی
رخ روشن تجلی خدا ہی
بیان اوسکا بیان کبریا ہی
کلام حق ہی فرمان محمد

ہوا سارا جہان دیوانہ جسکا
فضای عرش ہی کاشانہ جسکا
شعاع مہر ہی نذرانہ جسکا
چراغ ماہ ہی پروانہ جسکا
وہ ہی شمع شبستان محمد

وہی ہی سامع فریاد عالم | اوسی سے ہوتی ہی امداد عالم
اوسیکے دم سے ہی بنیاد عالم | ہوا وہ باعث ایجاد عالم

دلا ہی سب پہ احسان محمد

بشر سے ہو ثنا کب ہی یہ امکان | ہی فخر انبیا محبوب سبحان
عجب بخشی ہی حق نے شوکت و شان | کہون کیونکر نہ مین دربان کو رضوان

کہ جنت ہی گلستان محمد

پڑے ہل چل جہان برباد کل ہو | مثال اک تیغ کے دوزخ پہ پل ہو
قیامت آگئی پیدا یہ غل ہو | چراغ آسمان اکدم مین گل ہو

نہ ہو جو زیر دامان محمد

جو وہ چاہین شفا پیدا ہو سم مین | رہے نام مرض باقی نہ ہم مین
رہین پھر کیون پھنسے اندوہ و غم مین | مسیحا کی ہوئی امت کو دم مین

جلا دیوین غلامان محمد

ثنائے شاہ کیونکر لب سے کہیے | مدد کے واسطے اب رب سے کہیے
اونھین پیدا جہانین کب سے کہیے | خدا سے کم زیادہ سب سے کہیے

یہی کلمہ ہی شایان محمد

کروں کیونکر صفت میں مصطفیٰ کی　　زبان لاؤں کہاں سے کبریا کی
یہاں ہے عقل حیران اصفیا کی　　محمد سے صفت پوچھو خدا کی
خدا سے پوچھیے شانِ محمد

ترے محبوب پر اور تجھ پر ایمان　　میں لایا دل سے ہوں اے خالق جہان
میں اس دنیا میں ہوں جس طرح شادان　　رہوں محشر میں بھی یا رب میں خندان
برائے چشم گریانِ محمد

ہلائیں شکر میں کیونکر نہ ہم لب　　کہ تیرا لطف کم ہم پہ ہوا کب
تو اس آثم کے اپنے فضل سے اب　　گنہ گویا کے یارب بخش دے سب
بحق آل و یارانِ محمد

تضمین غزل خود

حقیقت میں یہاں کی جو بلندی ہے وہ پستی ہے　　خدا کی خلق راحت کے لیے ہر دم ترستی ہے
مری صورت کو غمگین دیکھ کر مخلوق ہنستی ہے　　کرم کر یا الٰہی مجھ کو گھیرے تنگدستی ہے
مرے نزدیک دنیا کیا خراب آباد بستی ہے

ہمایوں بخت ہے جس نے مدینے کی زیارت کی　　وہاں کی جو گلی ہے وہ فضا رکھتی ہے جنت کی
اُسی سمت آنکھ رہتی ہے لگی ہر وقت امت کی　　مجھی کو اک فقط خواہش نہیں دیدارِ حضرت کی

زیارت کو شہ عالم کی اک دنیا ترستی ہی

الٰہی یہ تمنا ہی کبھی طیبہ مین جا پہونچون
مین نقشہ لوح دل پر روضۂ پرنور کا کھینچون
ہوا شوق مین اوڑجاؤن جبتک آنکھ سے دیکھون
مرے جی مین ہی جو اڑکر کہ آئے اوس سے مین پوچھون
بتا بہر خدا مجکو مدینہ کیسی بستی ہی

حقیقت مین غضب ہی اک بلا انگیز یہ دنیا
چلن سے اوسکے سب ناخوش ہین خوش کوئی نہین اصلا
رہون اس سے جدا اسکی محبت ہی بہت بیجا
تکبر سے اوٹھایا جسنے سر وہ ہوگیا نیچا
عروج اسکو نہین کہتے ہین یہ تو عین پستی ہی

ہمیشہ سے رہی مجپر مرے اللہ کی رحمت
مرے کام آگئی الفت مرے کام آگئی الفت
مٹی ہرگز نہ مرکر بھی رہی باقی وہی صورت
ہوا آثم مین شغل نعت جس سے یہ خوش قسمت
کہ بعد مرگ تربت پر مری رحمت برستی ہی

ترجیع بند

کیا تاب نعت پاک ذرا ہو سکے رقم
لکھے جو کچھ زبان قلم ہو ابھی قلم
تجسا نہین ہی دوسرا ای شافع امم
کہتا ہون اس سبب سے دم نعت دمبدم
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تجپر تو خاص فضل خدا ے قدیر ہی
تو شاہ دین ہی صاحب تاج و سریر ہی

ہر ایک خاکسار کا تو دستگیر ہی	دونون جہان مین ایک تو ہی بے نظیر ہی

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

کیا میرے آگے رتبہ کسیکا دوچند ہو	مضمون کسیکا کب مرے آگے بلند ہو
ممکن نہین زبان جو دم نعت بند ہو	مرغوب سبکو یہ سخن دل پسند ہو

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ادریس و شیث و یوسف و یعقوب خوش سیر	ایوب و نوح و عیسیٰ و اسحاق نامور
یہ سب تھے اہل رتبہ زمانے مین ہمدگر	لیکن تمھین کو حق نے بلایا بکروفر

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حق ہی یہ اسمین شک نہین ای شافع امم	میکال و جبرئیل ہین عالم مین ذی حشم
انکے سوا بھی اور ملائک ہین محترم	لیکن قسم خدا کی کہے جائینگے یہ ہم

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ظاہر تمھارے چہرے سے ہی قدرت آلہ	اللہ نے کیا ہی دو عالم کا بادشاہ
محشر مین بخشوائینگے امت کے جب گناہ	سب انبیا کہینگے کہ ای شاہ دین پناہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تو خیل انبیائے سلف کا امام ہی	جتنا شرف جہان کا ہی تجپر تمام ہی

تو آخر زمان کا نبی لاکلام ہی | ناز ل ملائکہ کا تجھی پر سلام ہی

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ہر ایک بزم دہر مین پروانہ ہی ترا | ہر شمع کی زبان پہ افسانہ ہی ترا
آتش گناہگار بھی دیوانہ ہی ترا | کہتے ہین نقد جان جسے نذرانہ ہی ترا

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حلیۂ مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

للہ الحمد چمکنے کو ہی میری تقدیر | جلوہ گر ہونے کو ہی مہر عرب کی تنویر
دل پہ کھنچنے کو ہی اب مصحف رخ کی تصویر | پیدا ہونے کو ہی ہر شعر مین بلوے تفسیر

ہین اوترنے کو مضامین فلک سے مجپر
شہرہ ہونے کو ہی حسان سے میرا بڑھکر

حلیہ کرتا ہون بیان سنکے پڑھین صل علے | واہ ری شان خدا نے کہا لولاک لما
خالق ارض وسما آپ کا ہی مدح سرا | دعوی مدح سرائی کرون کس منہ سے بھلا

تم جو چاہو تو طبیعت مین روانی ہوجاے
منکشف مجپہ ہر اک راز نہانی ہوجاے

آپکا وصف کرے کیا ہی مجال انسان | جز خدا اور کسیکو نہین مدحت شایان

لال پاتے ہین یہان ہم تو فرشتونکی زبان ۔۔۔ آپکے حسن کا جلوہ تو ہر اک جا ہی عیان

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

آپکے وصف سے کاغذ کو ہوئی ہی رونق ۔۔۔ غیرت مہر بنا ہی مرے دیوان کا ورق
آپکے حکم سے سینہ ہوا مہتاب کا شق ۔۔۔ آپ واللہ جہان مین ہین نبی برحق

آپکے نور سے معمور ہی عالم سارا
آپکے خلق کا کس جا پہ نہین ہی چرچا

آپکے روی منور کی کرون کیا مین ثنا ۔۔۔ سورہ والشمس کا ہی مدح مین اوسکی آیا
دیکھ پائے تو نہ بے نور ہو کیون مہر سما ۔۔۔ آپکے جلوۂ رخسار سے نسبت ہی اوسے کیا

سورۂ نور کے ہین معنی یہ تنویر نہین
زلف کو کیون کہین واللیل کی تفسیر نہین

سر انور ہی کہ برج فلک شوکت ہی ۔۔۔ فضل اللہ سے ہر سر پہ اوسے عظمت ہی
نور پیشانی اقدس ہی کہ اک قدرت ہی ۔۔۔ طاق ابرو ہی وہ کعبہ کہ فدا خلقت ہی

چشم مین سرمۂ مازاغ ہی ماشاءاللہ
واہ خود دیکھتا ہی اوسکا تماشا اللہ

عندلیبان چمن ہین رخ حضرت پہ نثار
لعل آگے لب لعلین کے ہین بالکل بیکار
گل زنبق مین کہان ہے گل مینی کی بہار
سامنے دانتون کے بے آب ہے در شہوار
یہ زبان دیکھکے سحبان کی فصاحت گم ہو
لب اعجاز سے اظہار صدائے قم ہو

دونون شانون کی کرون شان بیان کیا ہے مجال
نور کے ہین وہ ستون جنکو کبھی ہو نہ زوال
گردن پاک کی کیونکر ہو صراحی سے مثال
بادۂ حسن و لطافت سے ہے یہ مالامال
کب پری کا ہے گلو حور کی گردن ایسی
بزم عالم مین کہان شمع ہے روشن ایسی

ہاتھ وہ ہاتھ کہ مثل انکا نہ پایا یکسر
پس کف دست سے شرمندہ ہو وہ شاخ ثمر
ہو کسی دن جو مقابل ید بیضا آکر
پنجہ بھی پھیر دے خورشید کا پنجہ اکثر
واہ یکدست نظر آگئی احمد کی شان
انگلیون پر جو ہے تار شعاعی قربان

بخدا مخزن ہر علم و ہنر سینہ ہے
نام کو اوسمین سیاہی ہے نہ کچھ کینہ ہے
پاک و شفاف صفائی کا اک آئینہ ہے
دولت راز الہی کا وہ گنجینہ ہے
کیون نہو اوس سے بھلا قدرت یزدان ظاہر
ہوتی ہے دیکھکے ماہیت عرفان ظاہر

وہ کمر ہی نظر آتا نہین جسکا سایہ
دیکھ سکتے نہین والعد آدمی کم مایہ
پشت کا مہر نبوت سے ہی اعلیٰ پایہ
ہو وہ انسان جو آنکھون کا بنے ہمسایہ

سرزد اعجاز نہین ہوتے ہین کب آنکھون سے
صاد اونپر نہین کب کرتے ہین سب آنکھون سے

پانون کا قدر مین ہی عرش سے بڑھکر پایا
مرتبہ انکا کسیکے بھی نہین ہاتھ آیا
اونکی مدحت جو بشر کوئی زبان پر لایا
اوسنے فردوس مین وہ رتبۂ برتر پایا

دیکھکر جسکو پڑھا صل علیٰ حورون نے
نعت گو ہی یہ محمد کا کہا حورون نے

جاہ و اجلال کا ہو آپکے کس منہ سے بیان
آپکی شان پہ ہوتے ہین ملائک قربان
سب رسولون پہ ہی فخر آپکو ای شاہ زمان
پائینگے حشر کے دن آپ ہی کے دم سے امان

وہی تھا حکم خدا آپ جو فرماتے تھے
آپکے پاس تو جبریل امین آتے تھے

توہی مالک ہی سوا تیرے نہین کوئی رفیق
دے مدینے کے چلے جانے کی ہمکو توفیق
ہی توہی بحر کرم بحر عطا بالتحقیق
پار کیا ہون کہ یہ دریا مصیبت ہی عمیق

اکرم اسپہ گنہگار ترا خادم ہی
یہ بھی اک بندۂ ناچیز ترا آثم ہی

مسدس دربیان شبِ معراج مسمیٰ بہ نورِ عرش

معراج مصطفےٰ کی صفت ہوتی ہی کہیں
حق نعت کا ادا کرے ایسا کوئی نہیں
تھا آسمان جلوہ نما پر ضیا زمیں
کہتے تھے سب ملک کہ ہی معراج شاہِ دیں
پر تھی وہ رات قدرتِ ربِ انام سے
رحمت کے ساتھ نور برستا تھا شام سے

خورشید شام ہوتے ہی فوراً نہاں ہوا
گردوں پہ ماہتاب کا جلوہ عیاں ہوا
گھر عیش و انبساط کا ہر آسمان ہوا
کثرت سے ہر مکینِ فلک شادماں ہوا
اللہ جانتا ہی جو تھی پر بہار شب
کمتر تھی جسکے سامنے ستّر ہزار شب

تھا حکم حق فلک نہ پھریں اب ٹھہر رہیں
اور اپنی اپنی جا پہ یہ شمس و قمر رہیں
روحیں ہیں جتنی عیش میں وہ رات بھر رہیں
استادہ کل فرشتے ادھر اور ادھر رہیں
آتی ہی اب سواری ہمارے حبیب کی
چومے قدم جو خوبی ہو انکے نصیب کی

حکم خدا سے پھر ہوا جبریل کو خطاب
جنت سے لے براق جو ہو سب میں انتخاب
کوثر کے پانی سے اُسے نہلا کے تو شتاب
لیجا سوار شاہ کو کر تو ہو ہم رکاب

تاکید جان آمین ذرا بھی نہ دیر ہو
طبع حبیب سیر سے قدرت کی سیر ہو

سوتے تھے ام ہانی کے گھر شاہ مصطفے
اوٹھو کہ بخت جاگتا ہی سو رہے ہو کیا
جبریل جاکے بولے کہ ای فخر انبیا
پھر ملکے اپنے پر کف پا سے جگا دیا

اوٹھے جو وہ سلام کیا یہ دیا پیام
مشتاق ہی لقا کا خدا ای شہ انام

پھر لائے جبرئیل بڑے آب و تاب سے
بڑھکر تھی اوسکی بو کہیں مشک و گلاب سے
طشت طلا بھرا ہوا کوثر کے آب سے
دھوئی گیا ہی صدر رسالت مآب سے

چوکی طلائی ایک وہان لاکے پھر دھری
چھاتی نبی کی نور سے ایمان کے بھری

چوکی سے بعد غسل اوٹھایا جناب کو
سر پر رکھا عمامہ سجایا جناب کو
اور حلہ بہشت پنھایا جناب کو
نوری ردا اوڑھاکے بٹھایا جناب کو

نعلین سبز و پاک جو زیر قدم ہوئی
گردن سر غرور کی فی الفور خم ہوئی

پٹکا مرصع شاہ کے زیب کمر کیا
پھر ایک تازیانہ زمرد کا لادیا

مسجد سے نکلے جلوہ کناں فخر انبیا
تھا سیکڑون فرشتون کا دونو طرف پرا

تھا دبدبہ جناب کا سب خاص و عام پر
سارے ملک تھے فکر ادائے سلام پر

اسّی ہزار داہنے جانب فرشتے تھے
ہاتھون مین شمعین نور کی تھے سب لیے ہوے
ستر ہزار بائین طرف کو بھی تھے کھڑے
شمع جمال پاک پہ پروانے تھے بنے

لبیک کہتے جاتے تھے جملہ حضور مین
صلِّ علےٰ کا شور تھا نزدیک دور مین

جام آئے تین اونمین تھا اک شیر سے بھرا
مملو شراب ناب سے ساغر تھا تیسرا
اور دوسرے پیالے مین شفاف شہد تھا
پھر مصطفےٰ نے شیر تھا جسمین وہ پی لیا

آیا سرور آنکھون مین دل آئینا ہوا
شوق لقائے خالق باری سوا ہوا

جبریل نے نبی سے یہ کی عرض ایکبار
عقبےٰ ہی شیر نیک ہین سب اسکے خواستگار
دنیا ہی جام مے تو زمانہ ہی بادہ خوار
پیتے نہین شراب کو جتنے ہین ہوشیار

مطلق غرض نہین ہی اونھین کائنات سے
اونکو ہی کام خالق اکبر کی ذات سے

پیش حضور آکے جو حاضر ہوا براق　خوش ہو گیا کہ تھا اوسے حضرت کا اشتیاق
سرور ہوے سوار گیا صدمۂ فراق　بولا زہے نصیب یہ ہی حسن اتفاق

کی عرض اس غریب کی بھی سنیے گفتگو
محشر میں بھولیے نہ مجھے ہی یہ آرزو

کیا دخل وصف اوسکا جو آئے زبان تک　جسدم چلا وہ حکم خدا سے سوے فلک
صرصر کی چال اوڑائی تو بجلی کی لی چمک　گرد اوسکے آگے عنبر سارا کی تھی مہک

پھرتے طرفہ جو ہزاروں فلک چلے
انجم عروج بخت سے اونکے چمک چلے

حکم خدا سے آئی یہ جبریل کو ندا　ستر نقاب نور سے تا آب ایک لے اوٹھا
جبریل نے نقاب جو رخ سے اوٹھا دیا　جلوے سے پھر تو آپکے روشن جہان ہوا

ہر روشنی خجل تھی محمد کے نور سے
گردوں بھرے تھے قدرت رب غفور سے

خوش خوش رسول مسجد اقصیٰ میں آئے جب　ٹھیرے پئے نماز عشا مسجد عرب
حاضر تھے انبیا وہاں پہلے سے سب　اک ایک نے وضو کیا ہر صلوٰۃ رب

ہر ایک کو نبی کی زیارت کا شوق تھا　آنکھوں کو انتظار بہت دلکو ذوق تھا

اک مرتبہ صفین ہوئین آراستہ تمام
سب مقتدی کھڑے ہوے لیکر خدا کا نام
تکبیر کی ہر اک نے ادا با صد احترام
آگے ہوے صفون کے کھڑے شافع انام

سب نے حضور دل سے ادا جو نماز کی
رحمت جہان مین پھیل گئی بے نیاز کی

جب دونون ہاتھ اوٹھائے نبی نے پئے دعا
باعجز و انکسار یہ اللہ سے کہا
آنسو بھر آئے آنکھون مین بیحد الم ہوا
امت کو میری بخشدے ای میرے کبریا

آئی ندا ملول نہ تم ای حبیب ہو
شافع ہو روز حشر مین ہمسے قریب ہو

مسجد سے پھر سوار ہوے شاہ دین پناہ
پہلے فلک پہ پونہچے وہ ہمصورت نگاہ
حضرت کے ساتھ ساتھ ملک کی چلی سپاہ
آدم کو دیکھا بیٹھے ہوے تکتے ہین راہ

حضرت نے ہاتھ اوٹھائے جو تسلیم کے لیے
آدم بھی اوٹھ کھڑے ہوے تعظیم کے لیے

پھر دوسرے فلک پہ گئے شاہ بحر و بر
آئے محمد عربی سید البشر
دربان نے جا کے حضرت یحیی کو دی خبر
تعظیم پہلے دیجیے پھر کیجیے نظر

ذی مرتبہ ہر طرح کا کوئی بھی بشر نہین
یکتا ہین ثانی انکا جہان مین مگر نہین

پھر تیسرے فلک پہ گئے سید الامم — تعظیم کو وہان کے ملک بھی اوٹھے بہم
پھیلی خبر کہ آتے ہین سلطان محترم — یوسف یہ بولے عین عنایت ہے کرم

آنے سے آپکے مری عزت بڑی ہوئی
فضل خدا سے حل ہوئی مشکل اڑی ہوئی

پھر چوتھے آسمان پہ پونہچے شہ انام — ادریس اور مسیح اوٹھے باصد احترام
آنکھونکے آگے پھر گیا تسلیم کا مقام — دونون نے بڑھ کے فرط ادب سے کیا سلام

دیکھا جو نور دور سے اوس دین پناہ کا
کلمہ پڑھا پس اشہد ان لا الہ کا

پھر پانچوین فلک پہ جو وہ سید عرب — پونہچے تو اوٹھ کھڑے ہوئے قدسی پئے ادب
دیکھے قدم تو سبکے خوشی کا ہوا سبب — ہارون سنکے بولے کہ آئے حبیب رب

خوبی نہ یہ فقط مرے بخت رسا کی ہی
ہی یہ کرم خدا کا عنایت خدا کی ہی

پھر پونہچے آسمان ششم پر حبیب حق — پھولا خوشی سے مثل گل اوس چرخ کا ورق
عیش و سرور ہی تھا نہ تھا نام کو قلق — صلوٰ علیہ حضرت موسے کا تھا سبق

آگے رکھا قدم جو رسول کریم نے — آنسو بہائے آنکھونسے اپنے کلیم نے

پھر ساتوین سپہر پہ پونہچے شہ زمان
شادی کا تھا ہجوم خوشی تھی جہان جہان
گلزار نقش پا سے بنایا وہ آسمان
تسلیم کی خلیل نے پھر ہو گئے شادمان

فرمایا یون کہ آج ہمارے کھلے نصیب
کب شکر ہو ادا ہے قسمت خوشا نصیب

پھر پونہچے عین سدرہ پہ وہ فخر انبیا
شاخین زمردین ہین تو پتے ہین ضیا
دیکھا تو آگئی نظر اک قدرت خدا
پھل پھول لعل و گوہر یاقوت خوشنما

اوس پیڑ پر ظہور جو ہی نور نے کیا
چارون طرف شجر کے ہی جلوا گھرا ہوا

شرمندہ شاخ شاخ سے ہوتی ہی کہکشان
بیٹھے ہوے ہین اور فرشتے بھی شادمان
روح الامین کے رہنے کا بھی ہو وہی مکان
انجم کی طرح گنتی سے باہر ہین بیگمان

بیٹھے ہین سب نبی کی سواری کے منتظر
آنکھین کھلی ہوئی ہین زیارت کے شوق منتظر

پونہچی وہان سواری شاہنشہ انام
کی عرض ہنسنے کی ہو عبادت جو صبح و شام
اک ایک نے ادب سے کیا شاہ کو سلام
دیتے ہین اجر آپکی امت کو وہ تمام

یہ سن کے پھر تو شاد رسول خدا ہوے
رخصت سبھو نسے ہو کے پھر آگے جو بڑھے

بولے یہ جبرئیل کہ ای سید البشر
آگے ذرا بڑھون تو جلین میرے بال و پر
اسدم جو اس غریب کو گھیرے غم و خطر
رخصت یہان سے کیجیے قربان ہون آپ پر

شہ نے کہا کہ ایسے مین بھائی نہ چھوڑ تو
تنہائی مین غضب ہے نہ منہ مجھسے موڑ تو

رخصت کیا نبی نے جو اس عذر خواہ کو
تب چھوڑ کر چلا وہ حبیب الہ کو
میکائیل آکے بولے چلو کاٹین راہ کو
پھر لے چلے پرون پہ رسالت پناہ کو

حضرت کو آگے لیچلے میکائیل اوگھڑی
طی کین وہ ایکدم مین جو تھین منزلین کڑی

کچھ بڑھکے مصطفی سے یہ کی عرض شاہ دین
آگے بڑھون پر دمین یہ طاقت ذرا نہین
گو چاہتا یہ امر نہین ہے دل حزین
رخصت کا خواستگار ہون ای فخر مرسلین

لیکن اجازت شہ عالم پناہ لی
بھیجا سلام آپ پر اور اپنی راہ لی

راہی جو وہ ہوئے تو سرافیل نامدار
پھر طواف شہ کے پھرے گرد چند بار
بعد اوسکے بازوؤن پہ بٹھا کر وہ ذی وقار
لیکر اوڑے مثال ہوا شہ کو ایکبار

جتنے حجاب تھے وہ برابر دکھائے سب
شہ نے بھی لطف شان خدا دیکھے عجب عجب

حد تک جو اپنے پونہچے سرافیل نامور — کرنے لگے یہ عرض کہ ای شاہ بحر و بر
مجبور اب تو مین بھی ہون آگے نہین گذر — رخصت یہانسے کیجیے فدوی کو بے خطر

رخصت کا حکم پاکے رسالت مآب سے
راہی ہوے وہ خدمت عالیجناب سے

بعد اسکے رفرف آیا محمد کے واسطے — آئی سواری خمسہ ہی احمد کے واسطے
آئی ندا کہ بیٹھو اب جد کے واسطے — ہے یہ حریر آپکی مسند کے واسطے

جھالر ہی موتیون کی ہے اک ردائے نور
وہ لے اڑا نبی کو نہے قدرت غفور

رفرف پہ شاہ بیٹھکے پونہچے جو عرش پر — پایا وہان یہ نور عجب ایک جلوہ گر
دیکھا جو غور سے تو پڑے شاہ کو نظر — ستر ہزار پردے تو ستر ہزار در

پھرتے تھے جو ملائکہ اسوقت رک گئے
دیکھا جو شاہ دین کو تو اکبار جھک گئے

مانند ابر ایک ہوا نور پھر عیان — وہ لے گیا جناب محمد کو پھر وہان
جسجا کہ ہست و بود کا کچھ بھی نتھا نشان — آئی صدا قریب ہوا ای فخر جہان

اک اک قدم پہ رتبہ حضرت فزون ہوا — جو کچھ سوا خدا کے تھا دلسے برون ہوا

اکدم مین پھر دنیٰ فتدلیٰ مین آگئے ۔۔۔ پایا شرف مقام علیٰ مین آگئے
قوسین سے چلے حد ادنیٰ مین آگئے ۔۔۔ کس شان سے مقام فاوحیٰ مین آگئے

قرب خدا مین پھر تو وہ مسند نشین ہوے
احمد احد کے جلوہ مین خلوت گزین ہوے

بعد اسکے ماومن کا نہ پھر دخل کچھ رہا ۔۔۔ نور خدا سے جاکے ملا نور مصطفےٰ
راز و نیاز ہونے لگے پھر تو برملا ۔۔۔ دونون کے بیچ مین تھا فقط پردہ نور کا

شافع کیا تمام کا راضی خدا ہوا
بخشین نمازین علم لدنی عطا کیا

واپس پھرے وہان سے جو سلطان دوجہان ۔۔۔ آداب تھا رکاب مبارک سے ہم عنان
جنت کی سیر کو بھی چلے ہوکے شادمان ۔۔۔ رضوان کو حکم پہنچا کر آراستہ جنان

حورین رہین سنگار برابر کیے ہوے
غلمان ہون برمین جامہ خوشتر کیے ہوے

آتا ہی سوے گلشن رضوان مرا حبیب ۔۔۔ دیکھیگا سر مکان کو جا جا کے وہ قریب
خوش ہوگا دیکھکر وہ مری قدرت عجیب ۔۔۔ اوسکے قدم سے تو ہو مشرف خوشا نصیب

اندر جنان کے آئین جو سلطان محترم ۔۔۔ غلمان و حور آنکھین ملین چوم لین قدم

اتنے مین پونہچے شاہ امم خسرو زمان
دیکھین بہت لدی ہوئی پھولون سے ڈالیان
رکھا قدم جو شاہ نے تازہ ہوا جنان
پائی نئی بہار سے ہر شاخ گلفشان

چلتی تھی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کس بہار سے
ہوتا تھا تازہ قلب حزین اس بہار سے

پرتو فگن ہوا جو رخ پاک ایکبار
جب چشم حور جلوۂ شہ سے ہوئی دوچار
ہر سو دو چند ہو گئی گلزار مین بہار
بلبل کی طرح ہو گئی بیتاب و بیقرار

حورون کو جب حضور کی صورت نظر پڑی
کہنے لگی تجلی قدرت نظر پڑی

جتنے تھے پھول رنگ خوشی کا جماتے تھے
غنچے تمام صل علیٰ لب پہ لاتے تھے
پھولے نہ اپنے جامۂ تن مین سماتے تھے
جتنے تھے برگ گوہر شبنم لٹاتے تھے

فوارے نہرون کے تھے برابر چلے ہوئے
ہر ایک قصر کے تھے دریچے کھلے ہوئے

نرگس کو نور دیکھ کے حیرت سوا ہوئی
دیکھا جو چہرہ گل کی نزاکت سوا ہوئی
نہرون کی اور لطافت سوا ہوئی
نسرین و نسترن مین بھی زینت سوا ہوئی

جتنے تھے مصطفیٰ کے قدم چومنے لگے
شادی سے پھول ڈالیون [illegible] لگے

جنت کو دیکھکر جو پھرے سرورِ زمان	دوزخ کی آگ پانی نہایت شرر فشان
دیکھا طرح طرح کا عذاب اوسکے درمیان	تشریف لائے پھر شۂ دین جانب مکان

زنجیرِ در مین تھا وہی جنبش کا سلسلا
گرمی وہی تھی بستر راحت پہ برملا

آئم سخن کو طول نہ دے حق سے کر دعا	مان باپ میرے اور اعزا و اقربا
استاد و خاندان و احباد و آشنا	ان سب کو بخشنا تو پئے ذات مصطفےٰ

دلمین سوا ترے نہ کبھی جا غیر ہو	ایمان کے ساتھ خاتمہ سبکا بخیر ہو

تقاریظ و قطعات تاریخ ترتیب و طبع دیوان ہذا

از طبع عالی رشک ہلالی و جلالی عالم باعمل شاعر بے بدل استاد یگانہ یکتائے زمانہ ناظم و ناثر بے نظیر حضرت منشی امیر احمد صاحب امیر لکھنوی استاد جناب ذوالاخطاب حاجی حرمین شریفین نواب کلب علیخان بہادر مرحوم و مغفور والی ریاست دار السرور رامپور

حضرت کی مدح مین جو کیا ہو رقم آپنے	مطبوع خاص و عام ہو دیوان حضور کا
ہاتف سے سال طبع جو پوچھا امیر نے	بولا کلام نعت شہنشاہ کا چھپا

۱۳۰۳ھ

از افکار عالی وقار جریدۂ روزگار شاعر نازک خیال عدیم المثال

مشہور زمانہ مجدد رنگ عاشقانہ جناب نواب محمد مرزا خانصاحب داغ دہلوی

ہو گیا ہی جناب آثم سے	داغ کیا اہتمام نعت شریف
ہی یہ تاریخ طبع کا مصراع	جان دل ہی کلام نعت شریف ۱۳۱۳ھ

از علامۂ زمان فہامۂ دوران شہسوار عرصۂ فصاحت یکہ تاز میدان بلاغت جناب نواب حافظ مولوی عبدالعزیز خانصاحب عزیز وکیل عدالت ضلع [illegible]

شاعر نامی حضور احمد چو کرد	جمع دیوانے بمضمون لطیف
بہر سال طبع او طبع عزیز	گفت یک مجموعۂ نعت شریف ۱۳۱۳ھ

از شاعر ثانی فخر انوری و خاقانی محقق زمان معجز بیان جناب قاضی محمد ممتاز حسین صاحب ممتاز متوطن حافظ آباد عرف پیلی بھیت

ای حضور احمد من باد ترا	بہرہ یابی بحضور احمد
بہر دیوان تو گفتم تاریخ	بہرہ یابی بحضور احمد ۱۳۱۳ھ

از جناب شاعر عالی فکر فخر زمان مولوی حکیم عنایت اللہ خانصاحب قیس متوطن علیگڈھ

خوش رقم این نسخۂ رنگین سواد	ریختہ از خامۂ عنبر فشان
مشتمل نعت رسول زمن	فخر جہان خاتم پیغمبران

هر ورق تش چمن گل نو تازہ رنگ
غیرت آرایش باغ جنان

نزہت و سیر اسے مضمون تر
ساختہ در جد ولش آب روان

جلوہ پذیر نگ سواد و بیاض
رونق ہنگامہ چشم تبان

لفظ و حروفش بصد ادل نشین
رنگ معانی بہ ادا دل نشان

سلسلہ انگیز طراز سخن
سلسلہ آویز گلوے بیان

رنگ فروز دل اہل ہنر
مصقلہ خاطر ایقانیان

یافت چو ترتیب بہ آئین نیک
خواستہ تاریخ دل طالبان

قیس رقم کرد خوشا مصرعے
طبع شدہ نعت رسول زمان

۱۳ھ

از نازک خیال شیرین مقال جناب میر اکبر علیصاحب تمیز تلمیذ
باتمیز نواب عاشور علیخان مرحوم لکھنوی

دیوان کہا نعت میں کیا کام کیا ہی
سچ یہ ہی حضور آپنے خالق کی خوشی کی

تھی فکر کہ دیوان کی تاریخ ہو مرقوم
اور دھیان تھا یہ بھی کہ نہو ایسی کسی کی

ہاتف نے کہا کان میں کہدے یہ تمیز آج
مقبول ہی کل پیش خدا مدح نبی کی

۱۳ھ

از شاعر خوش بیان شیرین زبان جناب منشی امداد حسین صاحب
شوق بریلوی ابن شیخ محمد بخش صاحب سب اوورسیر محکمہ گڑھ کپتانی

آگرہ شاگرد جناب استاذی مکرمی حضرت ہوش یسین بریلی مدظلہ العالی

گیاہی آثم نے باغ عالم مین
گل نعت نبی کھلا یاہی
حق تو یہ ہی طفیل حضرت ہوش
تازہ اس گل نے رنگ پایاہی
بندش صاف سے ہی آئینہ
گل خورشید اسکا سایاہی
اور رنگینے مضامین سے
لطف فردوس کا دکھایاہی
پھر تاریخ شوق آثم سے
کہدے مرآت خلد پایاہی
۱۳۱۳ھ

از فصیح زمن جناب مولوی محمد حسن رضا خانصاحب حسن بریلوی شاگرد جناب داغ دہلوی

ہی یہ دیوان اوسکی مدحت میز
جسکی ہربات ہی خدا کو قبول
جسکے قبضے مین دو جہانکا ملک
جسکے بندو نمین تاجدار شمول
جسپہ قربان جنان جنان کے چمن
جسپہ پیارا خدا خدا کے رسول
جسکے صدقے مین اہل ایمان پر
ہر گھڑی رحمت خدا کا نزول
جسکی سرکار قاضی حاجات
ق
جسکا دربار معطے مامول
یہ ضیا ئین اوسیکے دم کی ہین
یہ سخا ئین اوسیکی ہین معمول
دن کو ملتا ہی روشنی کا چراغ
شب کو کھلتا ہی چاندنی کا پھول

اوسکے در سے ملے گدا کو بھیک	اوسکے گھر سے ملے دعا کو قبول
ای حسن کیا حسن ہی مصرع سال	باغ اسلام کے کھلے کیا پھول

۱۳ ھ

دیگر

آثم نے نعت مین وہ دیوان کیا مرتب	ہر شعر جسمین ہی اک دیوان کا خلاصہ
کلک حسن نے اوسکی تاریخ یون سنائی	وصف نبی رب ہی ایمان کا خلاصہ

۱۳ ھ

ازشاعر خوش فکر جناب میرزا رستم بیگ صاحب قیصر خلف الصدق
مرزا عباس بیگ صاحب نادر بریلوی شاگرد جناب عزیز میں بریلی

کردیا حسان کو محجوب آپنے	مدح لکھی ہی خوش اسلوب آپنے
یون کہا ہاتف نے قیصر وقت فکر	نعت لکھی بے بدل خوب آپنے

۱۳ ھ

حافظ خلیل الدین حسن صاحب حافظ وکیل عدالت ضلع پیلی بھیت
شاگرد جناب قاضی محمد ممتاز حسین صاحب ممتاز حافظ آبادی

دیوان ہی یہ دلیل بخشش	آثم کو ہی کفیل بخشش
تاریخ اگر ہی اسکی لکھنا	حافظ لکھو سبیل بخشش

۱۳ ھ

ازفکر صائب جناب منشی محمد عبد المجید صاحب مجید ساکن کرت پور
ضلع بجنور ملازم محکمۂ فوجداری علی گڑھ

حضور احمد خدا حافظ تمھارا | تمھارا ہر سخن ہی دل کو مرغوب
یہ دیوان نعت کا ہی سبکو مطبوع | ہوا مطبوع بھی کتنا خوش اسلوب
سناتا ہی مجید اب طبع کا سال | لکھی ہی نعت احمد واہ کیا خوب ۱۳۰۴ھ

از نتائج فکر عالی جناب محمد عبد العزیز خانصاحب عزیز دہلوی
خلف الصدق غلام رسول خان مرحوم تلمیذ داغ دہلوی

تخلص آپکا آثم حضور احمد نام | اور آپکے پدر نامور ہین جعفر خان
بیان خلق و محبت کا کسطرح مین کرون | جو مل گئے تو ہوے دیکھتے ہی وہ شادان
نکیون ہو عقل رسا اور انکی فکر بلند | جناب ہوش کے شاگرد ہین وہ عالی شان
کہا جو نعت کا دیوان تو مجھسے ہاتف نے | کہا کہ مادہ وہ کہہ سے جو ورد زبان
کہا یہ مصرع تاریخ پھر تو مین نے عزیز | چھپا ہی نعتیہ دیوان یہ گہر افشان ۱۳۰۴ھ

از شاعر خوش فکر جناب مولوی سید حسین صاحب سید مرادآبادی
وکیل عدالت شاگرد جناب داغ دہلوی

مجھے کسطرح غل نہ صل علے کا | چھپا نعت مین ہی یہ دیوان عجائب
ہوئی فکر تاریخ مجکو جو سید | ندا آئی لکھدے کلام غرائب ۱۳۰۴ھ

از نازک خیال شیرین مقال جناب محمد سعادت یار خانصاحب

عاشق بریلوی تلمیذ باتمیز مرزا عباس بیگ نادر مرحوم و حضرت ہوش رئیس بریلی

شد طبع چو دیوانِ رقم کردۂ آثم — در سلسلۂ نظمِ دُرِ نعت بسفتہ
عاشق پئے تاریخ چو بے پاست مسیحا — در عیسوی سن گو چمنِ نظم شگفتہ

ایضاً در سنہ ہجری

لکھا آثم نے جو یہ دیوان نعت — فکر ہی کس سے اوسے تشبیہ دون
دلمین ہی عاشق پئے تاریخ طبع — بوستان شاعری اوسکو لکھون

از طبع عالی منشی شمشاد علیخان حقیر تاجر متوطن کلکتہ شاگرد مصنف

وہ کیا دیوان آثم نے تمام — سیر جسکی اہل دل کا چین ہی
فیض پایا ہی جناب ہوش سے — خوب نعت قبلۂ دارین ہی
لکھدے بہر سال یہ مصرع حقیر — وارث عالم شہ کونین ہی

از طبع عالی جناب منشی تفضل حسین صاحب راغب بریلوی

کیا جب نظم وصف سید ابرار آثم نے — جہان مین شور اوٹھا ہر طرف اللہ اکبر کا
بڑی رغبت سے سال طبع لکھا کلک راغب نے — عجب دیوان یہ موزون ہوا ہی نعت سرور کا

ایضاً

چو نعت احمدی از فکر آثم مرتب ہمدرین ایام گردید
برای سال طبع از شوق رآہ عنب بگو مشتاق خاص و عام گردید
۱۲۸۶ع

از سخنور والا گہر ذکی الطبع جناب شیخ محمد حسن صاحب ضبط
ساکن قصبۂ کانٹ ضلع شاہجہانپور شاگرد جناب نواب حکیم
محمد اسمعیل خانصاحب ذبیح رئیس بریلی

ہو گیا خلق مین مشہور کلام آثم نعت گوئی سے بڑھا رتبہ و نام آثم
واہ ری طبع رسا واہ رے مضمون بلند شاعری نیکبختی ہی ایک غلام آثم
نعت وہ نعت کہ جس نعت کا کیا کہنا ہی آئین حسان یہان بہر سلام آثم
ضبط اس نظم کا جب لطف ملے پائے ثواب گل جنت سے سوا ہی یہ کلام آثم
۱۳۰۵ھ

از شاعر خوش فکر محمد واحد یار خانصاحب صادق تلمیذ جناب
محمد سعادت یار خانصاحب عاشق بریلوی من زمرۂ تلامذۂ
حضرت ہوش رئیس بریلی

خوب آثم کا چھپ گیا دیوان جسکا صادق ہی چارسو شہرا
جیم جنت کا لیکے لکھ تاریخ کیا ہی دیوان بے نظیر ہوا
۱۳۰۵ھ

از فکر عالی محمد مظفر علیخانصاحب فیض شاگرد جناب قیصر بریلوی

نہین کچھ بھی آثم کو خوف گناہ	کہ ہی نعت فردوس اعلےٰ کی راہ
کہا فیض ہاتف نے ہنگام فکر	لکھی نعت احمد ہی کیا خوب واہ

۱۲ ہ ۱۳

چکیدۂ قلم اعجاز رقم جناب فیروز شاہ خانصاحب فیروز رامپوری
شاگرد رشید جناب نواب مرزا خانصاحب داغ دہلوی

ہون عاشق دیوانہ جو محبوب خدا کا	غل نالۂ زنجیر مین ہی صل علےٰ کا

صبح کا سہانا وقت ہی افق پر ہلکی ہلکی سفیدی پھیلی ہوئی نظر آتی ہی تارے چھپتے چلے ہین شمعین جھلملا رہی ہین جدھر دیکھو نور کا عالم ہی ہر شجر پر نخل طور کا عالم ہی دریا سینہ صافی کی طرح نشۂ محبت مین لہرین لے رہا ہی اشجار کا صوفیون کی طرح حال وجد مین جھومنا عجب کیفیت دے رہا ہی گلشن پر جوبن پھٹا پڑتا ہی ہر طرف ایک نئی بہار ہی باد صبا عجب نزاکت و دل فریبی کے ساتھ روشون پر اٹکھیلیان کرتی پھرتی ہی پھولون کی لہک خوشبویون کی مہک مشام جان کو معطر کر رہی ہی غنچے چٹک چٹک کر شادیانے بجا رہے ہین مرغان چمن خوش ہو ہو کر مبارک باد گا رہے ہین طوطی کے دلاویز نغمے بلبل کے فرحت انگیز ترانے دلون کو بیچین کیے دیتے ہین رنج و الم دنیا سے مفقود ہی سامان عیش و عشرت ہر جگہ موجود ہان خمخانۂ سخن کے متوالو عشق نبی مین نالے کرنے والو مژدہ ہو آج وہ شاہد مراد جسکی آمد جان نواز

کے لیے تم چشم براہ و گوش برآواز تھے جسکی تمکو مدت سے تمنا تھی جسکے تم برسون سے خواستگار و طلبگار تھے جلوہ گر ہونے والا ہی یعنی دیوان فصاحت عنوان جناب حافظ مولوی حضور احمد خان صاحب متخلص بہ آثم بریلوی شاگرد جناب مولوی حکیم نواب نیاز احمد خان صاحب المتخلص بہ ہوش رئیس بریلی کا جو نعت سرور کائنات علیہ الصلوات مین ہی زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوکر تمھاری آنکھون مین روشنی بڑھا یگا سبحان اللہ دیوان ہی یا فصاحت کی جان دیوان ہی یا بلاغت کا ایمان دیوان ہی یا متانت کا خزینہ دیوان ہی یا رزانت کا گنجینہ الحق کہ جسکے زبان مدح ممدوح باری مین عاری ہین اسیطرح وصف موصوف کے اوصاف مین عاجز و مجبور فیروز حضرت خالق مین بتوسل جناب مخبر صادق دعا کرتا ہون کہ الٰہی بادشاہا جبتک زمین پر آسمان آسمان پر چاند تارے چاند تارون مین روشنی جلوہ گر ہے یہ دیوان مقبول خاص و عام ہو مولف و راقم سطور کا نیک انجام ہو آمین آمین آمین تاریخ

حضور احمد آثم نے وہ کہا دیوان	کہ جسکی وجہ سے دنیا مین نام آثم ہی
جو فکر سال ہوئی غیب سے ندا آئی	کلید گنج سعادت کلام آثم ہی

از نتائج طبع عالی جناب سید واجد علیصاحب واجد خلف الصدق سید اولاد علی مرحوم متوطن قدیم لکھنو حال ساکن اورنگ آباد ضلع بلند شہر تلمید حضرت ہوش رئیس بریلی

وہ دامن خیال پہ رنگ بہار ہی	جسکا فضائی گلشن رضوان وقار ہی

ہزار بلبل خامہ چمن حمد نخل بند باغ عالم اور گلشن نعت گل گلزار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم مین ترانہ سنجی کا رنگ جمائے لیکن غنچہ مراد ہرگز شگفتگی پر نہ آئے یہ خار صحرائے جہالت یعنی واجد علی ابن سید اولاد علی مرحوم لکھنوی تو ایک ضعیف البنیان ہی کیا حقیقت ہی اس مقام پر بنے فروغ ہر ایک کا حسن بیان قابل مذمت ہی کیا مین کیا میری بساط جب کچھ پڑھ چکا تو نئی لہر آئی سوسے نظم طبیعت مائل پائی استاد کی تلاش مین ہر اطراف و جوانب کی سیر کی میزان چشم انصاف سے ہر ایک کی جنس استعداد بخوبی تول لی حسب اتفاق شہر بریلی مین جسکی شان مین کسی نے کہا ہی شعر

لکھنؤ شرق غرب دہلی ہی	دونون شہرون کا دل بریلی ہی

وارد ہوا یا درہے بخت سے استاد زمانہ سخنور یگانہ ارسطوے دوران علامہ جہان ناظم و ناثر با جوش و خروش حضرت مولوی حکیم نواب نیاز احمد خان صاحب ہوش نبیرہ مکرم الدولہ حافظ الملک حافظ رحمت خان بہادر نصیر جنگ والی سابق ملک روہیلکھنڈ ارشد تلامذہ جناب تدبیر الدولہ دبیر الملک منشی سید مظفر علیخان بہادر بہادر جنگ اسیر مرحوم لکھنوی کی خدمت فیض درجت مین پونہچا سبحان اللہ فسبحان اللہ ثم سبحان اللہ جمیع صفات ظاہری و باطنی مین ادا کرکے یہ زبان پر لایا ع للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست * آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید * پھر تو بے تامل سر عقیدت جھکایا جو کچھ رطب و یابس اوسوقت تک بکا تھا ملاحظے مین لایا حضرت ممدوح نے حال زار پر عنایت فرمائی مربیانہ شفقت فرما کر ہر طرح غزلہای صاف کی

پھر تو گاہ گاہ اورنگ آباد ضلع بلندشہر سے حاضر ہوکر خرمن فیض سے خوشہ اور خوان کرم سے توشہ پاتا رہا بے کھٹکے نظم و نثر کی مشق بڑھاتا رہا ان روزون جو آیا عجب باغ شگفتہ پایا جسکے ہر نخل کے پتے پتے سے ہوا سے خوش اسلوب آتی تھی بے تکلف غنچہ خاطر کھلاتی تھی چشم غور سے جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ حقیقت مین یہ چمن کیا ہی ایک نعت کا دیوان ہی قدسیون کی جان اہل دل کا ایمان ہی مضامین تازہ انوکھی بہار دکھلاتے ہین بلحاظ نعت شریف ہزارہا گلہاے فردوس شگفتہ نظر آتے ہین نشست الفاظ ہو گشت معانی خیال ہلالی کو موزون اور حسن بندش بیت جمالی کو مفتون کر رہی ہی تشنگی آب کوثر کا دم بھر رہی ہی مصنف کریم الاشفاق عمیم الاخلاق خندہ رو خوشخو نازک خیال شیرین مقال مولوی حافظ حفیظ احمد خانصاحب آثم ابن حاجی حرمین شریفین حافظ محمد جعفر خانصاحب تاجر اعلی بریلوی شاگرد استاذی حضرت ممدوح الصدر نظر آئے پھر تو وسعت دلمین بخ بی شادمانی نے پاؤن پھیلائے سال ترتیب دیوان کا خیال آیا ہاتف غیبی نے یہ قطعہ سنایا

کیا ہی دیوان لکھا ہی آثم نے
روح کی جو غذا ہی ای واجد
سال پوچھے جو کوئی تو کہدے
کیا ہی لذت فزا ہی ای واجد

تاریخ طبع از نتائج فکر سید سخندان وحید حافظ محمد ابوسعید خانصاحب سعید سلمہ الصمد الحمید

زہی شد طبع این دیوان مصفا
تو گوئی گوہر شہوار نعت ست
خہی مضمون او از تازہ بندش
بہار گلشن بیجار نعت ست
سواد حرف چشم ناظرین را
سواد سرمۂ دیدار نعت ست

زذوقِ معنیِ شیرین بیانی	زبان را لذتِ گفتارِ نعت ست
سعید از بہر سالِ انطباعش	بگو بوے گلِ گلزارِ نعت ست ۱۲ھ

ایضاً از نتائجِ طبعِ گرامی مولوی محمد عبد اللطیف صاحب آسی مدراسی مصحح مطبعِ نظامی

بحمد اللہ یہ کیا دیوان چھپا ہی نعتِ حضرت مین — ہی جسکی نظم پر دیوانہ دل ہر ایک ناظم کا
نہ کیونکر اسپہ ہو دیوانہ ہر دل بلکہ پروانہ — بیاں ہی شمع ساں روشن تو مضموں ہی عزائم کا
سبب دو ہین خفیف اسمین تو ایک آیا وتد مجموع — دوبالا ہوگیا لطفِ ہزج اس بحرِ سالم کا
نہاں تاثیرِ اکسیر اسکے ہی ہر نورِ معنی مین — عیاں ہی نار مین جیسے اثر سیمابِ قائم کا
نہین دیکھا کلام ایسا کسیکا نعتِ حضرت مین — نہ شاعر کا نہ ناثر کا نہ منشی کا نہ عالم کا
دلِ افسردہ امت نہ کیوں ہو مثلِ گل خنداں — چلے لیغ شفاعت سے جو اک جھوکا نسائم کا
جب آنحضرت ازل سے ہین شفاعت کے لیے ماذون — تو پھر کیا خوف ہی ہمکو قیامت مین مآثم کا
چھپا نعتِ حضورِ احمدی مین دیوانِ حضورِ احمد — یہ ہی احسن نتیجہ حسنِ فکرِ طبعِ ناظم کا
وہی ہی سال چھپنے کا جو ازرو حساب آئے — کہو آسی چھپا کیا خوب ہی دیوان آثم کا ۱۲ھ

ایضاً از طبعِ عاجز کلیل الخاطر محمد عبد الرحمن خان شاکر

نخلبندِ کن فکان کے فضل سے	کیا ہی یہ پھولا پھلا بستانِ نعت
طبع کا سن بے تکلف صاف صاف	کہہ دو شاکر نسخۂ دیوانِ نعت ۱۲ھ

درجہ مہر و دستخط مہتمم مطبع

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب مطبعِ نظامی کی چھپی ہوئی ہی مہر و دستخط مہتمم کے ثبت کیے گئے

۸۹۱۴ہ۳۱۵

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

ح م   ۸۹۱۴۳۱۵

منظور حق

کتب خانہ
جامعہ عثمانیہ
۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس عاملہ، مجلس انتظامی، مجالس تعلیمات و نصاب پانچ کتابیں ایک ماہ کیلئے اپنے پاس رکھ سکیں گے۔
۲۔ اساتذہ جامعہ عثمانیہ و کلیہ جات ملحقہ و گزیٹیڈ عہدہ داران جامعہ اور اراکین دار الترجمہ دس کتابیں ایک ماہ تک اپنے پاس رکھ سکیں گے۔
۳۔ طلبا … جمع شدہ دو کتابیں بی۔ اے اور انٹرمیڈیٹ کے طلبہ تین کتابیں ایم۔ اے، ایل ایل بی و تحقیقاتی جماعتوں کے طلبہ پانچ کتابیں دو ہفتہ تک اپنے پاس رکھ سکیں گے۔
۴۔ مدت مقررہ پر کتابیں واپس نہ ہوں تو طلبہ سے بحساب ایک آنہ یومیہ فی کتاب جرمانہ لیا جائے گا۔
۵۔ بشرط موقع کتابیں مکرر جاری کی جا سکیں گی مگر اس غرض کے لئے کتب خانہ میں کتاب کا لانا لازم ہے۔
۶۔ کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو مستعیر پر ذمہ داری عائد ہوگی۔
۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان سیاہی یا پنسل سے نہ لگایا جائے۔
۸۔ قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں جاری نہ کی جا سکیں گی فقط